Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna
Website : www.live7tv.com
Group Editor : Aziz Burney
अवामी न्यूज़
روزنامہ
عوامی نیوز
کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com
بے باک صحافت کا علمبردار
₹5/- only
کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں
Pages-08 ● 203:شمارہ ● 13:جلد ● KOLKATA ● Thursday, 30th July 2026 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ● E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 ● ۱۴۴۸ھ بمطابق ۱۵ صفر المظفر ● جمعرات، ۳۰ جولائی ۲۰۲۶ء ● کلکتہ

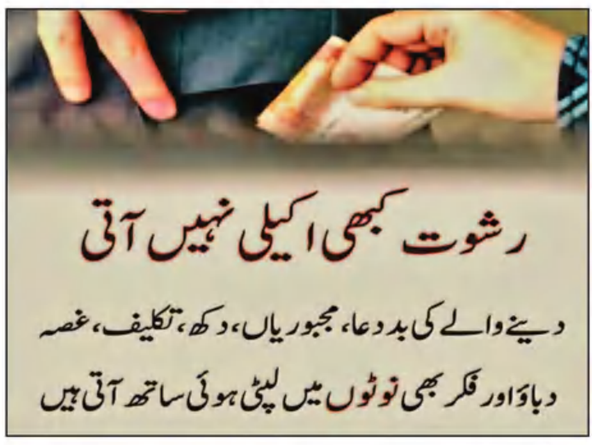

آسام میں قدرت کا قہر
سیلاب میں اب تک 75 ہلاک
3.32 لاکھ افراد متاثر، لاکھوں گھر تباہ ہوگئے

29 ؍جولائی: حکام نے بدھ کے روز بتایا کہ آسام کے سیلاب میں مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 75 ہوگئی ہے، گزشتہ 24 گھنٹوں میں مزید سات اموات کی اطلاع ملی ہے، یہاں تک کہ متاثرہ افراد کی تعداد 3.32 لاکھ تک کم ہوگئی ہے۔ ریاستی حکومت نے سیلاب متاثرین کے خاندانوں کے لیے دی جانے والی ایکس گریشیا امداد کو بڑھا کر 9 لاکھ روپے کر دیا ہے اور معاوضے کا دعویٰ کرنے کے اصولوں میں نرمی کی ہے۔ سات اضلاع - شیواساگر، چرائیڈیو، گولاگھاٹ، جورہاٹ، ناگون، سونیت پور اور کامروپ میٹروپولیٹن - سیلاب سے بدستور متاثر ہیں، جس سے 21 ریونیو حلقے اور 622 گاؤں متاثر ہوئے ہیں۔

چارائیدیو سب سے زیادہ متاثرہ ضلع ہے، جس میں 1.42 لاکھ لوگ متاثر ہوئے ہیں، اس کے بعد شیوساگر (97,074) اور جورہاٹ (57,371) ہیں۔ منگل کو اطلاع دی گئی سات اموات شیوساگر ضلع کے ناظریہ ریونیو سرکل میں ہوئیں۔ پیر کو چھ اضلاع متاثر ہوئے، جن میں 4.45 لاکھ لوگ متاثر ہوئے۔ اس وقت 81 ریلیف کیمپ کام کر رہے ہیں، جو 32,477 بے گھر لوگوں کو پناہ فراہم کر رہے ہیں۔ مزید 34 امدادی مراکز بھی کام کر رہے ہیں۔

فوج، فضائیہ، نیشنل ڈیزاسٹر رسپانس فورس (این ڈی آر ایف)، اسٹیٹ ڈیزاسٹر رسپانس فورس (ایس ڈی آر ایف)، فائر اینڈ ایمرجنسی سروسز کے (باقی صفحہ 5 پر)

’مظاہرین طلبا کے ساتھ 5 طریقوں سے بربریت ہوئی، امت شاہ اس کے ذمہ دار‘، پریس کانفرنس میں راہل گاندھی کا سخت حملہ

نئی دہلی، 29 ؍جولائی: لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے آج پریس کانفرنس کر ایک بار پھر لوک سبھا میں انھیں بولنے کی اجازت نہ دیے جانے کا سنگین الزام عائد کیا۔ انھوں نے کہا کہ دہلی میں مظاہرین طلبا پر 5 طریقوں سے بربریت ہوئی، اس کے لیے امت شاہ ذمہ دار ہیں۔ جب اس (باقی صفحہ 5 پر)

ایودھیا میں اب جلد بنے گی مسجد، معاشی مدد نہ ملنے پر 300 کروڑ کا منصوبہ گھٹ کر 5 کروڑ روپے تک پہنچا

29 ؍جولائی: ایودھیا کے دھنّی پور میں مسلم طبقہ کو الاٹ 5 ایکڑ اراضی پر مسجد تعمیر کا منصوبہ ایک بار پھر رفتار پکڑتا نظر آرہا ہے۔ ’انڈو اسلامک کلچرل فاؤنڈیشن‘ (آئی آئی سی ایف) نے پہلے مجوزہ تقریباً 300 کروڑ روپے کے دیرینہ منصوبہ میں بڑی تبدیلی کرتے ہوئے اب تقریباً 5 کروڑ روپے کے خرچ سے مسجد کی تعمیر شروع (باقی صفحہ 5 پر)

مینو میں انڈے: ISKCON کولکاتا کے اسکولوں میں یکم اگست سے مڈ ڈے میل فراہم کرے گا

کولکاتا، 29 ؍جولائی: ISKCON یکم اگست سے کولکتہ کے اسکولوں میں دوپہر کا کھانا فراہم کرنا شروع کردے گا۔ انڈے کو ایک علیحدہ شے کے طور پر پیش کیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ سویندو ادھیکاری نے اعلان کیا کہ یہ انڈے سیلف ہیلپ گروپس (SHGs) کے ذریعے طلباء میں تقسیم کیے جائیں گے۔ ہمیں ابھی (باقی صفحہ 5 پر)

مودی حکومت نے ’’نئی پیپر لیک بل‘‘ پاس کردیا
بدعنوانوں پر 10 برس کی قید 10 کروڑ کا جرمانہ عائد ہوگا

نئی دہلی، 29 ؍جولائی: لوک سبھا نے بدھ کو نیٹ ترمیمی بل، "2026 کو منظوری دے دی۔ نیٹ امتحان میں (غیر منصفانہ ذرائع کی روک تھام) ایکٹ 2024 میں سخت دفعات کو شامل کرنے کے لیے پیش کیا گیا اس ترمیمی بل پر لوک سبھا میں گرما گرم بحث ہوا۔ بحث کے دوران، قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کے کچھ تبصروں پر حکمران اور اپوزیشن جماعتوں کے درمیان گرما گرم تبادلہ ہوا۔ ہنگامہ آرائی کے درمیان وزیر اعظم کے دفتر میں وزیر مملکت جتیندر سنگھ نے بل پر بحث کا جواب دیا اور ان کے جواب کے بعد ایوان نے صوتی ووٹ سے بل کی منظوری دے دی۔ بل کی منظوری کے بعد، اسپیکر اوم برلا نے کانگریس کے ارکان پارلیمنٹ کے نعرے کے درمیان کارروائی دن بھر کے لیے ملتوی کردی۔

بحث کا جواب دیتے ہوئے جتیندر سنگھ نے کہا کہ حکومت نے این ای ای ٹی پیپر لیک معاملے میں فوری

کارروائی کی اور 12 جولائی کو تحقیقات سی بی آئی کو سونپ دی۔ انہوں نے کہا کہ 28 جولائی کو کیس میں چارج شیٹ داخل کی گئی تھی، اور آج سماعت شروع ہوئی۔ سنگھ نے کہا کہ نئے ترمیمی بل کے نافذ ہونے کے بعد، اس کیس کا فیصلہ پانچ ماہ کے اندر کیا جائے گا، جس کی سماعت فاسٹ ٹریک عدالت میں ہوگی۔ جتیندر سنگھ نے کہا کہ اصل قانون 2024 میں سوالیہ پرچہ لیک ہونے کے خلاف سخت دفعات کے ساتھ نافذ کیا گیا تھا اور آج سوالیہ پرچہ لیک ہونے سے متعلق خامیاں سامنے آنے کے بعد حکومت نے اس قانون کو مزید سخت کرنے کی ضرورت کو تسلیم کیا۔ جتیندر سنگھ نے گوگوئی اور پرینکا گاندھی کو نشانہ بناتے ہوئے کانگریس کے دور حکومت میں پیپر لیک ہونے کو یاد کیا۔ مرکزی وزیر جتیندر سنگھ نے کہا کہ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ گورو گوگوئی نے بحث کے دوران کہا کہ دہلی میں معصوم بچوں کو مظالم کا نشانہ بنایا گیا، جب کہ حکومت نے انتہائی تحمل سے کام لیا اور اس بات کو یقینی بنایا کہ کوئی جانی نقصان نہ ہو۔ انہوں نے کہا، "شاید (باقی صفحہ 5 پر)

حَیَّ عَلَی الصَّلاۃ
الصَّلاۃُ خَیْرٌ مِنَ النَّوْمِ
(اوّل وقت)
برائے کولکاتا و مضافات

30 /جولائی 2026

فجر	3 بج کر 38 منٹ
طلوع آفتاب	5 بج کر 06 منٹ
ظہر	11 بج کر 42 منٹ
عصر	4 بج کر 19 منٹ
مغرب	6 بج کر 24 منٹ
عشاء	7 بج کر 40 منٹ

مندرجہ ذیل شہروں میں اضافہ کریں:
بردوان 2 منٹ ، رانی گنج 5 منٹ، آسنسول 5 منٹ ، دھنباد 8 منٹ، پرولیا 8 منٹ ۔

اسمارٹ کلاسز سے لے کر ویڈیو ٹیوٹوریلز تک

بنگال کے سرکاری اسکول نجی اداروں سے مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہیں

کولکاتا: 9 2 جولائی (عوامی نیوز سروس) پچھلی حکومت نے تعلیم کو ایک شے سمجھا۔ ایک سرکاری تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر اعلیٰ شھبیند و ادھیکاری نے ماضی کی انتظامیہ پر تنقید کی اور اعلان کیا کہ بنگال کے سرکاری اسکولوں میں اسمارٹ کلاسز شروع کی جائیں گی۔ طلباء کو ویڈیو ٹیوٹوریل فراہم کیے جائیں گے، اور جدید انفراسٹرکچر تیار کیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مغربی بنگال ایجوکیشن پورٹل اور پی ایم ای ودیا چینل کے ذریعے اعلیٰ معیار کے آڈیو ویژول تعلیمی مواد کو آسانی سے قابل رسائی بنایا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اعلیٰ تعلیم میں مصنوعی ذہانت، مشین لرننگ اور ڈیٹا سائنس کو شامل کیا جارہا ہے۔

بدھ کو وزیر اعلیٰ شھبیند و ادھیکاری نے 80,375 سرکاری اور سرکاری امداد یافتہ اسکولوں میں گرانٹ تقسیم کرنے کی تقریب میں شرکت کی۔ ان اسکولوں کے لیے کل 295 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں، جس میں کمپوزٹ اسکول گرانٹ فنڈ کے ذریعے مالی امداد فراہم کی جارہی ہے۔ تقریب میں، وزیر اعلیٰ نے کہا، ”مغربی بنگال قومی تعلیمی پالیسی کے ساتھ موافقت کرے گا، جس سے ریاست مرکزی حکومت سے گرانٹ حاصل کر سکے گی۔“ مختصر آڈیو ویژول کلپس بچی تعلیمی شعبے میں بے حد مقبول ہیں، جو مخصوص ابواب پر تفصیلی گفتگو پیش کرتے ہیں۔ اب سرکاری شعبے کے طلبہ بھی اس سے مستفید ہوں گے۔ وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا کہ اعلیٰ معیار کی سمعی و بصری تعلیم آسانی سے دستیاب کرائی جائے گی۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ 1,200 سے زیادہ سرکاری اور سرکاری امداد یافتہ اسکولوں کو ڈیجیٹل تعلیمی امداد اور انٹرایکٹو لرننگ ٹیکنالوجیز فراہم کی جارہی ہیں، اس اقدام سے خاص طور پر دور دراز کے اضلاع اور دیہی علاقوں کے اسکولوں کو فائدہ پہنچے گا۔ 1000 ہائیر سیکنڈری اسکولوں میں اٹل لیبارٹریز قائم کرنے کی اجازت دی جارہی ہے۔ مزید برآں، انہوں نے ریاست بھر میں مزید SHRIPM اسکولوں کے قیام کی بات کی۔

مجمع سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا، ”پچھلی حکومت کے دور میں ریاستی اسکولوں میں تعلیم کا معیار گرا ہے۔ نئی انتظامیہ کے تحت، ریاستی اور مرکزی دونوں حکومتیں تعلیمی نظام کو بحال کرنے کے لیے فعال اقدامات کر رہی ہیں۔ ہم نے ایک علیحدہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ بنایا ہے۔ ہمارا مقصد حکومت ہند کے ساتھ شراکت داری کے ذریعے تعلیم کے معیار کو بہتر بنانا ہے۔“

ریاست نے 1.26 کروڑ میں سیاما پرساد کا آبائی گھر حاصل کیا، میوزیم پروجیکٹ شروع

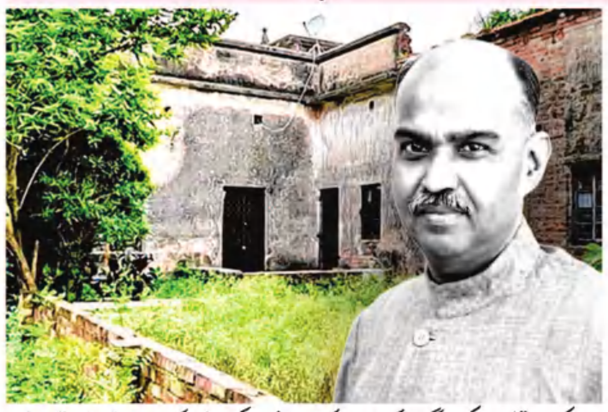

ہگلی :29 جولائی (عوامی نیوز سروس) اپنی انتخابی مہم کے دوران مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے وعدہ کیا تھا کہ جیراٹ میں شیاما پرساد مکھرجی کے آبائی گھر کی تزئین و آرائش کر کے ایک میوزیم اور لائبریری بنائی جائے گی۔ آخرکار، ریاستی حکومت نے براہ راست مکان خرید لیا ہے، جو بالاگڑھ، ہگلی میں واقع ہے۔ ضلعی سطح کے اجلاس کے صرف تین دن کے اندر، رہائش گاہ کو حاصل کر کے محکمہ اطلاعات و ثقافتی امور کی ملکیت میں دے دیا گیا۔ 'بھارت کیشری' شیاما پرساد مکھرجی کی وراثت سے وابستہ یہ گھر اس طرح نجی ملکیت سے ریاستی ملکیت میں منتقل ہو گیا ہے۔ محکمہ اطلاعات اور ثقافتی امور نے چار ورثاء سے کل 1,25,99,822 روپے میں جائیداد خریدی۔ زمین کے اندراج کا عمل 3 جولائی کو کولکاتا میں رجسٹرار آف ایشورنس کے دفتر میں مکمل ہوا، اور اسی دن بینک ٹرانسفر کے ذریعے چار شریک مالکان کو فنڈز منتقل کر دیے گئے۔

جیرات کی رہائش گاہ خریدنے کا فیصلہ 3 جون کو ریاستی کابینہ کی میٹنگ کے دوران کیا گیا تھا۔ 29 جون کو ہگلی کے اسپیشل لینڈ ایکوزیشن آفیسر نے ضلع کی 'ڈائریکٹ لینڈ پرچیز کمیٹی' کے ساتھ میٹنگ کی۔ ریاستی حکومت نے اس میٹنگ کے صرف تین دن کے اندر حصول کا عمل مکمل کر لیا۔ مقامی ایم ایل اے اور ریاستی وزیر صحت سمنا سرکار نے نوٹ کیا کہ امت شاہ نے اپنی انتخابی مہم کے دوران یہ وعدہ کیا تھا۔

گارڈ کی تبدیلی کے بعد، اور وزیر اعلی شھبیند و ادھیکاری کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے، مکان کے تمام شریک مالکان سے مشورہ کرنے کے بعد ریکارڈ وقت میں ملکیت کی منتقلی کو عمل میں لایا گیا۔ میوزیم کے قیام پر کام شروع ہو چکا ہے۔ رپورٹس بتاتی ہیں کہ ایکوائر کی گئی اراضی بشمول رہائش کا کل رقبہ 0.30179 ایکڑ ہے۔ زمین کی قیمت 1.15 کروڑ تھی، جب کہ مکان کی ساخت کی قیمت 10.56 لاکھ تھی، جس سے کل تقریباً 1.26 کروڑ ہو گیا۔ ملکیت کی منتقلی کے انتظامی اخراجات (2 لاکھ) اس میں شامل کیے گئے، جس کے نتیجے میں تقریباً 1.28 کروڑ کا کل خرچ ہوا۔

میونسپل بھرتی گھوٹالہ معاملے میں ای ڈی کی تحقیقات میں تعاون کروں گا: مدن مترا

کولکاتا: 9 2 جولائی (عوامی نیوز سروس) میونسپل بھرتی گھوٹالہ کے سلسلے میں پورا مترا خاندان ای ڈی کی نظر میں ہے۔ اپنی بیوی اور بیٹوں کے بعد کمرہٹی ترنمول کے ایم ایل اے مدن مترا بدھ کو ای ڈی کے دفتر میں حاضر ہوئے۔ سفید پنجابی اور پاجامہ میں ملبوس اور دھوپ کا چشمہ پہنے ہوئے، مترا نے اپنی کار سے باہر نکلنے کے فوراً بعد نامہ نگاروں سے بات کی۔ ”میں تحقیقات میں مکمل تعاون کروں گا۔ میں وہ تمام دستاویزات لے کر آیا ہوں جن کی انہوں نے درخواست کی تھی۔ میں کسی بدعنوانی میں ملوث نہیں ہوں۔ ED جس کو بھی ضروری سمجھے اسے طلب کر سکتا ہے۔“ ایم ایل اے کو بدھ کے روز صبح 11 بجے کے قریب اپنی کولکاتا کی رہائش گاہ سے نکلتے ہوئے اور سیدھے سی جی او کمپلیکس کی طرف جاتے ہوئے دیکھا گیا۔

مدن مترا کے دونوں بیٹے گزشتہ ہفتے بدھ اور جمعرات کو ایجنسی کے سامنے پیش ہوئے تھے۔ ان کی بیوی ارچنا مترا گزشتہ جمعہ کو ای ڈی کے دفتر میں حاضر ہوئی تھیں۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے کچھ دن پہلے میونسپل بھرتی گھوٹالہ کے سلسلے میں مترا کی بیوی اور بیٹوں کو سمن جاری کیا تھا۔ نوٹس ملنے کے فوراً بعد، مدن مترا نے ممتا بنرجی سے اپنی بیعت ریتوبرت کے کیمپ میں منتقل کر دی۔ آنے والے تنازعہ کے درمیان، مترا نے ریمارک کیا کہ ”اے بی“ (ابھیشیک بنرجی) کو ای ڈی سے زیادہ ڈرنا تھا۔ کیمپوں کو تبدیل کرنے کے بعد، انہوں نے تحقیقات میں مکمل تعاون کا وعدہ کیا۔ اس کے مطابق، ان کا چھوٹا بیٹا، شوبھروپ مترا بدھ کو سی جی او کمپلیکس میں حاضر ہوا، جہاں اہلکاروں نے ان سے تقریباً نو گھنٹے تک پوچھ گچھ کی۔ اپنے چھوٹے بھائی کے بعد مدن کا بڑا بیٹا سوروپ مترا جمعرات کو ای ڈی کے دفتر میں حاضر ہوا اور تفتیش کاروں نے ان سے پوچھ گچھ بھی کی۔ مدن کی بیوی ارچنا ای ڈی کے سمن کے جواب میں جمعہ کو سی جی او کمپلیکس میں حاضر ہوئی اور فی الحال حکام ان سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں۔ اب ای ڈی کے افسران میونسپل بھرتی گھوٹالہ کے تعلق سے مدن سے خود پوچھ گچھ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

ای ڈی کا الزام ہے کہ ٹیٹا گڑھ میونسپلٹی میں 125 افراد نے کافی رقم کے عوض نوکریاں حاصل کیں۔ اس جانچ کے دوران کمرہٹی کے ایم ایل اے مدن مترا کا نام سامنے آیا۔ اس کے بعد مرکزی تفتیشی ایجنسی نے اس سے جڑے کئی مقامات پر چھاپے مارے۔ ای ڈی نے ایم ایل اے کے دفتر اور رہائش گاہ سمیت متعدد مقامات پر تلاشی لی۔ مدن مترا سے اس کیس کے سلسلے میں پہلے بھی پوچھ گچھ کی گئی تھی۔ ای ڈی ذرائع کے مطابق افسران اس بات کی جانچ کر رہے ہیں کہ آیا تقرریوں کے بدلے کوئی غیر قانونی مالی لین دین ہوا ہے۔ رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ ایجنسی نے تحقیقات کو آگے بڑھانے کے لیے کامرہٹی ایم ایل اے کے خاندان سے بینک دستاویزات سمیت مختلف تفصیلات طلب کی ہیں۔ یہ دیکھنا باقی ہے کہ کمرہٹی کے ایم ایل اے ای ڈی کی پوچھ گچھ میں کس حد تک تعاون کرتے ہیں۔

آخری رسومات سے واپسی پر المناک حادثہ

ایک موٹر سائیکل پر سوار چار افراد کی موت

ندیا :29 جولائی (عوامی نیوز سروس) چار نوجوان آخری رسومات میں شرکت کے بعد ایک ہی موٹر سائیکل پر گھر واپس جا رہے تھے۔ راستے میں ایک المناک حادثہ پیش آیا۔ رانا گھاٹ پولیس اسٹیشن کے دائرہ اختیار میں مسونڈا کے قریب بدھ کو پیش آنے والے اس واقعے میں چاروں کی جان چلی گئی۔ پولیس اور مقامی ذرائع کے مطابق چاروں نوجوان بالاگڑھ گھاٹ پر آخری رسومات مکمل کرنے کے بعد ایک موٹر سائیکل پر واپس مسونڈا علاقے کی طرف جا رہے تھے۔ واپسی پر موٹر سائیکل اچانک قابو سے باہر ہوگئی۔ یہ پہلے سڑک کے کنارے بجلی کے کھمبے سے ٹکرا گیا اور پھر قریبی دیوار سے ٹکرا گیا۔ دو نوجوانوں کی موقع پر ہی موت ہوگئی۔ دیگر دو، جو شدید زخمی تھے، رانا گھاٹ سب ڈویژنل اسپتال لے جانے کے دوران دم توڑ گئے۔ ہسپتال پہنچنے پر ڈاکٹروں نے چاروں کو مردہ قرار دے دیا۔

مرنے والوں کی شناخت سبز بسواس، پرتاپ پرمانک، امیت بسواس اور سومین ہلدر کے طور پر کی گئی ہے۔ ان سبھی کی عمریں 30 سال سے کم تھیں اور ان کا تعلق رانا گھاٹ کے مسونڈا علاقے سے تھا۔ متوفی پرتاپ پرمانک کے چچا بسواجیت بسواس نے بتایا کہ بالاگڑھ گھاٹ پر ایک رشتہ دار کی آخری رسومات ادا کرنے کے بعد چاروں ایک موٹر سائیکل پر گھر لوٹ رہے تھے جب یہ حادثہ پیش آیا۔

واقعے کی اطلاع ملتے ہی رانا گھاٹ اسٹیشن کی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی، لاشوں کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے رانا گھاٹ پولیس مردہ خانے بھیج دیا۔ پولیس کنٹرول کھونے کی وجہ کی تحقیقات کر رہی ہے - آیا یہ تیز رفتاری کی وجہ سے تھا یا کوئی اور وجہ۔ چار نوجوانوں کی بے وقت موت کے بعد مسونڈا پر سوگ کا سماں ہے۔

حکومت بدلتے ہی ممتا کا دیا ہوا تاپسی ملک کا نام سنگور مارکیٹ سے ہٹا دیا گیا

ہگلی :29 جولائی (عوامی نیوز سروس) ریاست میں سیاسی تبدیلی کے بعد سنگور زرعی منڈی (کرشی منڈی) کا نام بدل گیا۔ ترنمول دور کے دوران، مارکیٹ کا نام تاپسی ملک کے نام پر رکھا گیا تھا، جو سنگور اراضی تحریک کی 'شہید' تھیں۔ خاص طور پر اس وقت کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے خود اس کا نام 'تاپسی ملک کرشک بازار' رکھا تھا۔ بی جے پی کے دور اقتدار میں اس کا نام بدل کر سنگور کرشک بازار کر دیا گیا ہے۔ اس اقدام سے علاقے میں سیاسی بحث چھڑ گئی ہے۔ تاپسی ملک کے والد منورنجن ملک نام بدلنے سے پریشان ہیں۔ سنگور اراضی تحریک نے اس وقت بائیں محاذ کی حکومت کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ ترنمول لیڈر ممتا بنرجی نے کسانوں کی جانب سے مسلسل تحریک کی قیادت کی تھی۔ نتیجتاً، ٹاٹا نے اپنے منصوبوں کو ترک کر دیا اور فیکٹری بنائے بغیر ریاست چھوڑ دی۔ مبصرین کا خیال ہے کہ سنگور اور نندی گرام میں تحریکوں نے ترنمول کے لیے بائیں بازو کو شکست دینے اور بڑے پیمانے پر عوامی حمایت کے ساتھ اقتدار میں آنے کی راہ ہموار کی۔ سپریم کورٹ کی ہدایت کے بعد، ترنمول حکومت نے وہ زمین واپس کر دی جو بائیں بازو کے دور حکومت میں صنعت کے لیے حاصل کی گئی تھی۔ ممتا بنرجی نے خود سنگور کا دورہ کیا تھا۔ 2014 میں، اس نے زمین کی تحریک کے جذبے کے احترام کے لیے مارکیٹ کا نام 'تاپسی ملک کرشک بازار' رکھا۔ یہ نام طویل عرصے سے نیلے اور سفید بورڈ پر چمک رہا تھا، لیکن حال ہی میں، اس بورڈ کو ہٹا کر اس کی جگہ سرخ اور سفید میں 'سنگور کرشک بازار' لکھا گیا تھا۔

مقامی بی جے پی ایم ایل اے اروپ کمار داس نے کہا، ”وقت کے ساتھ بہت سی چیزیں بدل جاتی ہیں، اور مزید تبدیلیاں آئیں گی۔ سنگور کے لوگوں نے اس نام کی تبدیلی کے خلاف کوئی احتجاج نہیں کیا ہے۔“ انہوں نے دعویٰ کیا، ”سنگور تحریک کے نتیجے میں ایک سیاسی پارٹی نے اقتدار حاصل کیا اور دولت اکٹھی کی، جب کہ سنگور کے لوگ غریب تر ہوتے گئے۔ اس تحریک سے سنگور کا زوال ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ سنگور کے لوگوں نے یہ تبدیلی لائی ہے۔“ مقامی ترنمول لیڈروں نے الزام لگایا کہ بی جے پی نے تاپسی ملک کے معاملے پر سیاست کی ہے۔ اس کے والد منورنجن ملک نے اپنی پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا، ”نام بدلنا درست نہیں تھا۔ یہ تکلیف دہ ضرور ہے۔“

کولکاتا میں ڈیتھ سٹوفکیٹ کا بحران: 16 بورو میں رجسٹرار کی تقرری، پھر بھی اجرا بند، سیکڑوں خاندان مشکلات میں

کولکاتا: 29 جولائی (عوامی نیوز سروس) کولکاتا میونسپل کارپوریشن (کے ایم سی) کے دائرہ اختیار میں ڈیتھ سٹوفکیٹ کے اجرا پر عائد غیر اعلانیہ پابندی نے سیکڑوں خاندانوں کو شدید مشکلات میں مبتلا کر دیا ہے۔ گزشتہ ہفتے 25 جولائی سے شہر کے تمام شمشان گھاٹوں اور قبرستانوں سے ڈیتھ سٹوفکیٹ اور آخری رسومات یا تدفین کی تکمیل کا سٹوفکیٹ (دہ شنسا پتر) جاری کرنا بند کر دیا گیا ہے جس کے باعث سوگوار خاندان ضروری سرکاری دستاویزات حاصل کرنے سے محروم ہیں۔

ذرائع کے مطابق گزشتہ چند دنوں میں ایک ہزار سے زائد میتوں کی آخری رسومات اور تدفین مکمل ہو چکی ہے، لیکن متعلقہ خاندانوں کو نہ تو آخری رسومات کی تکمیل کا سٹوفکیٹ ملا اور نہ ہی ڈیتھ سٹوفکیٹ کے حصول کے لیے ضروری دستاویزات فراہم کی گئیں۔ فی الحال صرف فیس جمع کرانے کی رسید دی جا رہی ہے جو کسی بھی قانونی یا سرکاری کارروائی میں قابل قبول نہیں ہے۔ اطلاعات کے مطابق پیدائش اور اموات کے سٹوفکیٹ کے اجرا میں مبینہ بے ضابطگیوں کی جاری تحقیقات کے پیش نظر زبانی ہدایات کے ذریعے یہ عمل روک دیا گیا ہے۔ اسی سلسلے میں سب رجسٹراروں کو بھی اگلے حکم تک موت سے متعلق کسی بھی قسم کا سٹوفکیٹ جاری نہ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ تاہم کولکاتا میونسپل کارپوریشن کی جانب سے اب تک اس سلسلے میں کوئی باضابطہ نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا گیا جس سے شہریوں میں غیر یقینی کی کیفیت برقرار ہے۔

ذرائع کا کہنا ہے کہ حالیہ دنوں میں کولکاتا سمیت ریاست کے مختلف بلدیاتی اداروں میں پیدائش اور اموات کے سٹوفکیٹ کے اجرا سے متعلق مبینہ بے ضابطگیوں کی تحقیقات جاری ہیں۔ اسی سلسلے میں تفتیشی ٹیم نے کیوڑا تلہ اور نیم تلہ شمشان گھاٹوں کا بھی معائنہ کیا جس کے بعد احتیاطی اقدام کے طور پر سٹوفکیٹ جاری کرنے کا عمل روک دیا گیا۔

اس فیصلے سے سب سے زیادہ متاثر وہ خاندان ہوئے ہیں جو ریاست کے مختلف اضلاع سے اپنے عزیزوں کی آخری رسومات کے لئے کولکاتا آتے ہیں۔ کیونکہ مقامی بلدیہ سے باضابطہ ڈیتھ سٹوفکیٹ حاصل کرنے کے لئے شمشان یا قبرستان کی جانب سے جاری کردہ آخری رسومات یا تدفین کا سٹوفکیٹ لازمی ہوتا ہے جو اس وقت جاری نہیں کیا جارہا۔

ہوڑہ میں چلتی بس میں مبینہ ڈکیتی کی کوشش ناکام، مسافروں نے ایک ملزم کو پکڑ لیا

ہوڑہ:29 جولائی (محمد شبیب عالم) ہوڑہ کے خیرتلا علاقے میں اُس وقت خوف و ہراس پھیل گیا جب روٹ نمبر 72 کی ایک مسافر بس میں تین مبینہ شرپسند سوار ہوئے۔ عینی شاہدین کے مطابق ملزمان نے پہلے بس کے ڈرائیور پر حملہ کیا گاڑی میں توڑ پھوڑ کی اور بعد ازاں کنڈکٹر کا نقدی سے بھرا بیگ چھیننے کی کوشش کی۔

تاہم بس میں موجود مسافروں نے ہمت اور بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے مبینہ ملزمان کی مزاحمت کی جس کے باعث ڈکیتی کی کوشش ناکام ہوگئی۔

اطلاعات کے مطابق دو مبینہ ملزمان موقع سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے جبکہ ایک شخص کو مسافروں نے پکڑ کر پولیس کے حوالے کرنے سے قبل تشدد کا نشانہ بنایا۔

واقعے کی اطلاع ملتے ہی بانترا تھانے کی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی اور مشتعل ہجوم سے مبینہ ملزم کو اپنی تحویل میں لے لیا۔ پولیس نے ملزم کو حراست میں لے کر واقعے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں جبکہ فرار ہونے والے دیگر ملزمان کی تلاش جاری ہے۔

پولیس کا کہنا ہے کہ واقعے کے تمام پہلوؤں کا باریک بینی سے جائزہ لیا جارہا ہے اور مزید قانونی کارروائی تحقیقات کی روشنی میں عمل میں لائی جائے گی۔

کمرہٹی میں دریا میں ڈوبنے سے 10 ویں جماعت کے طالب علم کی موت، علاقے میں غم کا ماحول

کمرہٹی: 29 جولائی (نور عالم) اسکول کی چھٹی کے دن دوستوں کے ساتھ گھومنے اور کھیلنے کے لیے گھر سے نکلا 10 ویں جماعت کا طالب علم محمد احسان پانی ہٹی کے پی بی گھاٹ کے قریب دریا میں نہاتے وقت ڈوب گیا۔ اس افسوسناک حادثے میں اس کی جان چلی گئی۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق، 1/92 کرگ اسٹریٹ، کمرہٹی کا رہنے والا محمد احسان پہلی مرتبہ دریا میں نہانے کے لیے پانی میں اترا تھا۔ بدقسمتی سے یہی اس کی زندگی کا آخری غسل ثابت ہوا۔ حادثہ آج دوپہر تقریباً ایک بجے پیش آیا۔ واقعے کے بعد مقامی نوجوانوں نے فوری طور پر احسان کی تلاش شروع کی۔ کئی گھنٹوں کی کوشش کے بعد نوجوانوں نے دریا کی تہہ سے اس کی لاش برآمد کر لی۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچی اور لاش کو اپنی تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ احسان کی اچانک موت کی خبر پھیلتے ہی علاقے میں غم اور سوگ کی کیفیت پیدا ہوگئی۔ اہلِ خانہ اور مقامی لوگوں کا رو رو کر برا حال ہے۔ ”دریا کی لہریں خاموش تھیں، مگر ایک خاندان کی خوشیاں اپنے ساتھ بہالے گئیں۔“

شانتی پور میں عجیب واقعہ: چور نے چوری کی نقدی اور زیورات 24 گھنٹے کے اندر لوٹائے

ندیا:29 جولائی (عوامی نیوز سروس) گھر کا دروازہ کھلا چھوڑ دیا گیا تھا۔ موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک چور تقریباً 50,000 روپے نقد اور کئی لاکھ مالیت کا سونا لے کر فرار ہو گئے۔ پھر، واقعات کا ایک حیران کن موڑ 24 گھنٹے بعد آیا: چور نے شام کے وقت گھر کے بالکل سامنے کچھ نقدی اور چوری شدہ زیورات کا ایک حصہ واپس کر دیا۔ کالے کاغذ کے پیکٹ کو کھولنے پر اندر سے 2760 روپے نقد اور کچھ سونے کے زیورات ملے۔ تاہم نقدی اور سونے کا ایک حصہ ابھی تک برآمد نہیں ہوا ہے۔ پولس معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے۔ چوری کی یہ واردات پیر کی صبح شانتی پور پولیس اسٹیشن کے دائرہ اختیار میں رام نگر مستری پاڑہ علاقے کے ایک مکان میں ہوئی۔ اہل خانہ نے باضابطہ شکایت درج کرائی، اور پولیس نے فوری طور پر تحقیقات شروع کر دیں۔ واقعہ میں ملوث ہونے کے شبہ میں ایک نوجوان کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے علاوہ علاقے میں ایک مشکوک خاتون کے کردار کی بھی جانچ کی جارہی ہے۔ جب تفتیش جاری تھی، خاندان کی ایک خاتون رکن کو منگل کی شام گھر کے سامنے جھاڑو لگاتے ہوئے ایک سیاہ کاغذ کا پیکٹ ملا۔ اس نے دریافت کے بارے میں سب کو آگاہ کیا۔ پیکٹ کھولنے پر چوری شدہ سونا اور نقدی کا ایک حصہ سامنے آیا۔ تاہم سونے کا ایک ہار اور سونے کی دو انگوٹھیاں ابھی تک غائب ہیں۔ پولیس نے لواحقین کو یقین دلایا ہے کہ باقی ماندہ زیورات بھی جلد برآمد کر لیے جائیں گے۔ گھر کی مالکہ چائنہ بی بی کا کہنا تھا کہ ”پولیس کے سخت اقدامات کی وجہ سے ہی چور خوف زدہ ہو گئے اور چوری شدہ سامان کا کچھ حصہ واپس کر دیا، مجھے یقین ہے کہ باقی زیورات بھی برآمد کر لیے جائیں گے۔“

ای-نیلامی اعلامیہ برائے پارکنگ ٹھیکہ کے لئے کھڑگپور ڈویژن میں

ای-نیلامی اعلامیہ نمبر: کوم/جی-30-2/پارکنگ/سی آر پی او/12/26 بتاریخ: 28.07.2026

کی طرف سے وصدر جمہوریہ ہند کی جانب سے یونین آف انڈیا، سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر، کھڑگ پور ڈویژن، ساؤتھ ایسٹرن ریلوے، ای-نیلامی کی طلبی پارکنگ لاٹ اور دو پہیے کی پارکنگ بر گھیا، نرائن گڑھ، موری گرام، داس نگر دیولتی، بلدیہ، چنگیل، نال پور اور بیناپور وطلوط پارکنگ کا لائی کنٹرا باوڑیا (ساؤتھ) میں، **نیلامی کیٹیلاگ نمبر:** پارکنگ کے جی پی-26-1، **نیلامی تاریخ:** 12.08.2026، **نیلامی آغاز کا وقت:** 11.00 بجے اور **بند کا وقت:** 13.10 بجے جو کہ کیا جا چکا ہے ان میں، https://www.ireps.gov.in/website، پر خواہش مند پارٹیاں اور ٹھیکہ دار اسے دھیان میں رکھیں اور ویب سائٹ پر جائیں مذکورہ کیلئے، تفصیلات و متعلقہ اطلاعات ای-نیلامی اعلامیہ کے لئے، برائے جانکاری/قرارداد اگر کوئی ہو تو برائے مہربانی دیئے گئے آفس سے رابطہ کریں۔

سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر / کے جی پی (PR-543)

ساؤتھ ایسٹرن ریلوے
ہم خدمت کرتے ہیں مسکراہٹوں کے ساتھ

تسلسل عارضی ٹھہراؤ سیالدہ-راناگھاٹ-سیالدہ اے سی ای ایم یو لوکل ٹرینوں کے سورالی، حالی شہر و اچھاپور اسٹیشنوں میں

31638 **راناگھاٹ-سیالدہ اے سی ای ایم یو لوکل** و 31637 **سیالدہ-راناگھاٹ اے سی ای ایم یو لوکل ٹرینوں** کی متواتر رہے گی مہیا کرنے کے لئے اضافی عارضی ٹھہراؤ کے لئے **سورالی، حالی شہر و اچھاپور** اسٹیشنوں میں دونوں جانب سے آزمائش کے طور پر 31.08.2026 تک

کم سرپرستی کی وجہ سے آزمائشی مدت کے دوران، عارضی ٹھہراؤ کا 31638 **راناگھاٹ-سیالدہ اے سی ای ایم یو لوکل اور** 31637 **سیالدہ-راناگھاٹ اے سی ای ایم یو لوکل ٹرینوں** کی **جگتدل و کانکی نارہ** اسٹیشنوں میں دونوں جانب سے اٹھالیا گیا ہے نافذ العمل ہوگا 01.08.2026 کو

ڈویژنل ریلوے منیجر، سیالدہ

پوربی ریلوے

آٹھ ای ایم یو لوکل کی منسوخی ہوڑہ ڈویژن کے لئے

ترمیم برائے ایس ایس ڈی کراسنگ پلیٹ فارم نمبر 136A × 141 انتساب ہے کرائے کے لئے/ ڈاؤن ہوڑہ-بردوان کورڈ لائن 2- کے **06 گھنٹے ٹرافک بلاک** 22.30 **کو** 01.08.2026 **(سنیچر) تا** 04.30 **بجے مورخہ** 02.08.2026 **(اتوار)** کو مطلوبہ طور پر رہیں گے ڈانکونی اسٹیشن حدود کے ہوڑہ ڈویژن میں تاوقتیکہ مندرجہ ذیل ٹرینیں پوری طرح منسوخ رہیں گی

● **منسوخی:** (1) **ہوڑہ سے** -37849 ہوڑہ-بردوان لوکل کا (آغاز سفر 01.08.2026) کو، 36087 ہوڑہ-مساگرام لوکل کا (آغاز سفر 01.08.2026) کو، 36811 ہوڑہ-بردوان لوکل کا (آغاز سفر 02.08.2026) کو (2) **بروئی پور سے** -32414 بروئی پور-سیالدہ لوکل کا (آغاز سفر 01.08.2026) کو (3) **سیالدہ سے** -32413 سیالدہ-بروئی پور لوکل کا (آغاز سفر 01.08.2026) کو (4) **مساگرام** -36088 مساگرام-ہوڑہ لوکل کا (آغاز سفر 01.08.26) کو اور (5) **بردوان سے** -36860 بردوان-ہوڑہ لوکل کا (آغاز سفر 01.08.26) کو اور 36812 بردوان-ہوڑہ لوکل کا (آغاز سفر 02.08.26) کو۔

خصوصی پیغام: اسپیشل وتاخیر سے چلنے والی ٹرین وکوئی دوسری نئی دریافت ٹرین/ پارسل ٹرینیں/ ٹی او ڈی بلاک مدت کے دوران، اگر کوئی، اختیار میں/ معقول طور پر سفر کے دوران مڑ جائے گی۔ مسافروں سے درخواست ہے کہ وہ اسٹیشنوں پر پبلک ایڈریس سسٹم کو دھیان میں رکھیں۔ تکلیف کے لئے معذرت خواہ۔

ڈویژنل ریلوے منیجر، ہوڑہ

پوربی ریلوے

بمل گورنگ کی کولکاتا میں وزیر اعلیٰ سے خصوصی ملاقات

کولکاتا، 29 رجولائی : (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال کی سیاست میں دارجلنگ کی پہاڑیوں کا مسئلہ ایک بار پھر خبروں میں ہے۔ گورکھا جن مکتی مورچہ (جی جے ایم) کے سربراہ بمل گورنگ نے کولکاتا میں وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات ایک ایسے وقت میں ہوئی جب گورکھا لینڈ کا مطالبہ اور GTA (گورکھا لینڈ ٹیریٹوریل ایڈمنسٹریشن) کا مستقبل پہاڑیوں میں ایک گرما گرم موضوع ہے۔ میٹنگ کے دوران، بمل گورنگ نے وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری کو آئندہ GTA یوم تاسیس کی تقریبات میں شرکت کے لیے باضابطہ دعوت دی۔ ذرائع کے مطابق دونوں رہنماؤں نے دارجلنگ، کالیمپونگ، ترائی اور ڈوارس خطے سے متعلق مختلف امور پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ میٹنگ کے دوران طویل عرصے سے زیر التوا گورکھا لینڈ مسئلہ پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اگرچہ ملاقات کے بعد دونوں طرف سے کوئی تفصیلی سرکاری بیان جاری نہیں کیا گیا، لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ بات چیت میں انتظامیہ، ترقی اور پہاڑی علاقے کے دیرپا سیاسی حل سے متعلق مسائل پر توجہ مرکوز کی گئی۔ جی جے ایم اور گورکھا لینڈ مسئلہ کا کردار طویل عرصے سے دارجلنگ کی سیاست میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ چنانچہ وزیر اعلیٰ اور بمل گرونگ کے درمیان ہونے والی اس ملاقات کو سیاسی طور پر اہم سمجھا جارہا ہے۔ اب سب کی نظریں جی ٹی اے کے یوم تاسیس کی تقریبات اور ریاستی حکومت کی مستقبل کی حکمت عملی پر ہیں۔

☆

اقبال پور: 3.5 لاکھ روپے کی چوری کے الزام میں نوجوان گرفتار، 172 گرام سونا برآمد

کولکاتا، 29 رجولائی: (عوامی نیوز سروس) کولکاتا پولس نے شہر کے اقبال پور علاقے میں ایک مکان سے تقریباً 3.5 لاکھ روپے مالیت کے سونے کے زیورات اور نقدی چوری کرنے کے الزام میں ایک 21 سالہ شخص کو گرفتار کیا ہے، پولس نے بدھ کو بتایا۔ ملزم کی شناخت آصف حسین کے نام سے ہوئی۔ جسے محکمہ جاسوسی کے انسداد چوری ونگ کے افسران نے نیوٹاؤن کے ایک ریزورٹ سے گرفتار کیا، جہاں وہ مبینہ طور پر چھپا ہوا تھا۔ پولس نے بتایا کہ چوری شدہ زیورات میں سے زیادہ تر انٹالی میں واقع اس کے گھر میں ایک الماری میں ایک خفیہ والٹ سے برآمد ہوئے تھے۔ تفتیش کاروں نے یہ بھی دریافت کیا کہ اس نے ریزورٹ میں خواتین ساتھیوں کے ساتھ تفریح پر تقریباً 400,000 روپے خرچ کیے تھے۔ پولس کے مطابق چوری کی واردات ایم ایم پر اقبال پور میں علی روڈ کے گھر میں ہوئی۔ جہاں زوجین گھر کو تالا لگا کر کام پر چلے گئے تھے۔ واپس آنے پر انہیں گھر کے اندر ایک الماری ٹوٹی ہوئی ملی، جب کہ مرکزی دروازہ محفوظ طریقے سے بند تھا۔ گھر سے تقریباً 201 گرام سونے کے زیورات اور 4 لاکھ روپے کی نقدی چوری ہونے کی اطلاع ہے۔ چوری شدہ قیمتی سامان اس جوڑے کی حال ہی میں شادی شدہ بیٹی کا تھا، جو انہیں کینیڈا جانے سے قبل اپنے والدین کے پاس چھوڑ کر گئی تھی۔ چوری نے خاندانی تنازعہ کو جنم دیا، کیونکہ داماد نے اپنے سسرال والوں پر شک کیا اور ان پر قیمتی سامان چوری کرنے کا الزام لگایا۔ اس کے بعد بیٹی کینیڈا سے واپس آئی اور اقبال پور پولس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی۔ محکمہ تفتیش نے تحقیقات کو اپنے قبضے میں لے لیا اور علاقے سے سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ کی۔ جس کے بعد آصف حسین کی شناخت مرکزی ملزم کے طور پر ہوئی۔ بعد میں تفتیش کاروں نے اسے راجرہاٹ علاقے کے ایک ریزورٹ سے گرفتار کیا، جہاں وہ مبینہ طور پر ایک تاجر کے طور پر مقیم تھا۔ دوران تفتیش ملزم نے پولس کو بتایا کہ وہ چوری کی رقم پہلے ہی خرچ کر چکا ہے۔ تاہم ابتدائی طور پر زیورات برآمد نہیں ہوئے تھے۔ بعدازاں اس کے گھر کی تلاشی کے دوران الماری میں چھپایا گیا تقریباً 172 گرام سونا برآمد ہوا۔ پولس نے بتایا کہ باقی چوری شدہ سامان کی بازیابی کے لیے کوششیں جاری ہیں اور کیس کی تفتیش جاری ہے۔

ابھیشیک بیرون ملک آنکھوں کے علاج کیلئے سپریم کورٹ سے رجوع

کولکاتا، 29 رجولائی: (عوامی نیوز سروس) ترنمول کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی نے اب سپریم کورٹ سے رجوع کیا ہے اور آنکھوں کے علاج کے لیے بیرون ملک سفر کی اجازت مانگی ہے۔ سپریم کورٹ اس معاملے کی سماعت 3 اگست کو کرے گی۔ واضح ہو کہ کلکتہ ہائی کورٹ نے پہلے انہیں ہدایت دی تھی کہ وہ ایس ایس کے ایم اسپتال کے اوتھلمولوجی ڈیپارٹمنٹ میں معائنہ کرائیں اور ماہر کی رپورٹ پیش کریں۔ سپریم کورٹ میں دائر درخواست میں ابھیشیک نے کہا ہے کہ ہائی کورٹ نے آنکھوں کے علاج کے لیے بیرون ملک سفر کی اجازت دینے کی درخواست پر ابھی تک راحت نہیں دی ہے۔ 20 جولائی کو ابھیشیک کے وکیل نے علاج کے لیے بیرون ملک جانے کی اجازت مانگی۔ جسٹس سوگتا بھٹاچاریہ نے پوچھا کہ کیا ابھیشیک نے کولکاتا کے کسی اسپتال میں آنکھوں کا معائنہ کرایا ہے۔ جواب میں ان کے وکیل نے بتایا کہ ڈائمنڈ ہاربر کے رکن پارلیمنٹ گزشتہ 10 برسوں سے امریکا میں آنکھوں کا علاج کروا رہے ہیں اور وہ وہاں باقاعدہ چیک اپ کرواتے ہیں۔ ریاستی حکومت نے بیرون ملک سفر کی اجازت کی مخالفت کی۔ ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل راجدیپ مجمدار نے دلیل دی کہ ابھیشیک کئی معاملات میں زیر تفتیش تھے اور انہیں بیرون ملک سفر کرنے کی اجازت دینے سے تحقیقات کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ دونوں فریقوں کے دلائل سننے کے بعد، ہائی کورٹ نے کہا کہ اگر ان کی آنکھوں کی حالت کا علاج کولکاتا میں ممکن نہیں ہے، تو اسے پہلے ایس ایس کے ایم اسپتال کے شعبہ امراض چشم کے سربراہ سے معائنہ کرانا چاہیے۔ اگر ماہرین اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ علاج کے لیے بیرون ملک سفر ضروری ہے، تو عدالت اس طبی رائے کی بنیاد پر بیرون ملک سفر کی اجازت دینے پر غور کر سکتی ہے۔ ابھیشیک نے ہائی کورٹ میں ایک علیحدہ درخواست بھی دائر کی ہے جس میں بیرون ملک علاج کرانے کی اجازت مانگی گئی ہے۔ عدالت نے اس معاملے میں جلد سماعت کی ان کی درخواست کو مسترد کر دیا، حالانکہ درخواست ابھی زیر التوا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اکتوبر 2016 میں ابھیشیک مرشدآباد میں ایک پارٹی پروگرام سے کولکاتا واپس آتے ہوئے سڑک حادثے میں زخمی ہو گئے تھے۔ ان کی آنکھ کے نیچے شدید چوٹ آئی۔ اس کے بعد ملک کے مختلف اسپتالوں میں علاج کروایا اور بعد میں بیرون ملک بھی آنکھوں کا علاج کروایا۔

اسرو-آئی سی آر بی بھرتی 2026: اسسٹنٹ سمیت 244 آسامیوں پر بھرتی، درخواست کی آخری تاریخ 16 اگست

29 جولائی: انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (اسرو) کے ذیلی شعبے اسرو سنٹرلائزڈ ریکروٹمنٹ بورڈ (آئی سی آر بی) نے بھرتیوں کے لیے سرکاری نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے۔ اس نوٹیفکیشن کے تحت اسرو کے مختلف مراکز، زونل دفاتر، ڈپارٹمنٹ آف اسپیس (ڈی او ایس) کے برانچ سکریٹریٹ اور ڈی او ایس کے خودمختار اداروں میں اسسٹنٹ سمیت 244 آسامیوں پر اہل امیدواروں سے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ اسرو میں نکلی 244 آسامیوں میں اسسٹنٹ کی 113، جونیئر پرسنل اسسٹنٹ کی 81، اپر ڈویژن کلرک کی 22، اسٹینوگرافر کی 10، ڈپارٹمنٹ آف اسپیس (ڈی او ایس) کے خودمختار اداروں کے لیے اسسٹنٹ کی 17 اور جونیئر پرسنل اسسٹنٹ کی ایک آسامی شامل ہے۔ یہ بھرتیاں اسرو کے مختلف مراکز اور زونز کے لیے کی جارہی ہیں، جن میں احمد آباد، بنگلورو، حسن، حیدر آباد، مہندر گیری، نئی دہلی، سری ہری کوٹا اور تروانت پورم شامل ہیں۔ ان تمام آسامیوں کے لیے آن لائن درخواست کا عمل 27 جولائی کو صبح 10 بجے شروع ہو چکا ہے، جبکہ درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ 16 اگست مقرر کی گئی ہے۔ ایسے میں اہل اور خواہش مند امیدوار اسرو کی سرکاری ویب سائٹ پر جا کر مقررہ آخری تاریخ تک یا اس سے قبل آن لائن رجسٹریشن مکمل کرتے ہوئے اپنا درخواست فارم کامیابی کے ساتھ جمع کرا سکتے ہیں۔ درخواست دینے والے امیدواروں کے پاس کسی تسلیم شدہ ادارے یا یونیورسٹی سے متعلقہ عہدے کے مطابق کم از کم 60 فیصد نمبروں کے ساتھ گریجویشن، کمرشیل یا سکریٹریل پریکٹس میں ڈپلومہ، اسٹینو ٹائپسٹ یا اسٹینوگرافر کے طور پر کم از کم ایک سال کا تجربہ، کمپیوٹر کے استعمال میں مہارت اور انگریزی شارٹ ہینڈ میں کم از کم 60 الفاظ فی منٹ کی رفتار جیسی مطلوبہ اہلیت ہونی چاہیے۔ امیدواروں کی زیادہ سے زیادہ عمر 28 سال مقرر کی گئی ہے، جس کا تعین درخواست جمع کرانے کی آخری تاریخ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ حالانکہ ریزروزمرے سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کو ضابطے کے مطابق زیادہ عمر کی حد میں رعایت دی جائے گی۔

نیوٹاؤن: دکان کے باہر نامعلوم شخص کی لاش برآمد

کولکاتا، 29 رجولائی: (عوامی نیوز سروس) بدھ کی صبح کولکاتا کے شمالی مضافات میں واقع نیوٹاؤن میں سڑک کے کنارے کھانے پینے کی دکان کے باہر ایک شخص مردہ پایا گیا۔ اس واقعہ سے علاقہ مکینوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ پولس نے تفتیش شروع کر دی ہے۔ پولس کے مطابق لاش شمالی کولکاتا کے نیوٹاؤن علاقے میں رام مندر کے قریب ایک پرانے ہوٹل کے قریب سے ملی۔ صبح جب دکان کا مالک دکان کھولنے پہنچا تو اس نے دیکھا کہ باہر ایک شخص زمین پر پڑا ہے۔ اس نے اور آس پاس کے دکانداروں نے اسے جگانے کی کئی بار کوشش کی لیکن کوئی جواب نہیں ملا جس کے بعد انہوں نے پولس کو اطلاع دی۔ اطلاع ملتے ہی ایکو پارک تھانے کے اہلکار جائے وقوعہ پر پہنچے۔ انہوں نے لاش کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ متوفی کی تاحال شناخت نہیں ہو سکی ہے۔ پولس کا کہنا ہے کہ موت کی اصل وجہ پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے کے بعد ہی معلوم ہو سکے گی۔ مقامی لوگوں کا دعویٰ ہے کہ اس شخص کے ماتھے پر چوٹیں تھیں، حالانکہ تفتیش کاروں نے گرنے کے امکان کو مسترد نہیں کیا ہے۔ بدھان نگر پولس کمشنریٹ کے ایک سینئر عہدیدار نے بتایا کہ غیر فطری موت کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے اور متوفی کی شناخت کی کارروائی جاری ہے۔ آس پاس کے علاقوں کی سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ کی جارہی ہے تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ وہ موقع پر کیسے پہنچا اور کیا لاش وہاں لائی گئی۔ تفتیش کار دیگر تھانوں کے ساتھ بھی رابطہ کر رہے ہیں تاکہ متوفی کی شناخت کی جا سکے اور واقعہ سے پہلے اس کی نقل و حرکت کا پتہ لگایا جا سکے۔ یہ واقعہ 23 جولائی کو دم دم پارک کے علاقے میں ایک نوجوان کی لاش ملنے کے چند دن بعد پیش آیا ہے۔ اس واقعے نے مقامی لوگوں میں اس علاقے میں سیکورٹی کو لے کر تشویش کا اظہار بھی کیا۔

صحافیوں پر حملے کی رپورٹ ہائی کورٹ نے طلب کر لی

کولکاتا، 29 رجولائی: (عوامی نیوز سروس) کلکتہ ہائی کورٹ نے NEET معاملے پر ایک جلوس کے دوران صحافیوں پر حملے پر ریاست سے رپورٹ طلب کی ہے۔ ریاست نے کیا قدم اٹھایا ہے اس کی رپورٹ پیش کرنی ہوگی۔ ساتھ ہی عدالت نے ریاست سے کہا کہ وہ جلسہ، جلوس اور بدتمیزیوں پر قابو پانے کے لیے ایک گائیڈ لائن یا ایس او پی تیار کرے۔ آئندہ تین ہفتوں میں رپورٹ طلب کر لی گئی ہے۔ واضح ہو کہ گزشتہ جمعہ کو کولکاتا کی سڑکوں پر NEET سوال لیک کے خلاف احتجاج کے لیے ایک جلوس نکالا گیا۔ اس جلوس میں کئی صحافیوں پر حملہ کیا گیا۔ اس جلوس میں زخمی ہونے والے ایک صحافی نے کلکتہ ہائی کورٹ میں مقدمہ دائر کیا۔ آج بدھ کو جسٹس کرشنا راؤ نے اس معاملے میں رپورٹ طلب کی۔ عدالت سے استدعا کی گئی کہ طلبہ یا کسی تحریک کے خلاف نہ ہو۔ ریاست کو گائیڈ لائن تیار کرنی چاہیے۔ تاکہ جلوس میں کوئی بدتمیزی نہ ہو۔ درخواست میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر کوئی سماج مخالف حرکت ہوتی ہے تو سیاسی جماعتوں یا منتظمین کو اس کی ذمہ داری قبول کرنی ہوگی۔ سپریم کورٹ پہلے ہی طلبہ تحریک پر خصوصی احکامات دے چکی ہے۔ سپریم کورٹ نے پولس مظالم کی تحقیقات کے لیے ہائی پاور تحقیقاتی کمیٹی بنانے کا عندیہ دیا ہے۔ اس کے علاوہ سپریم کورٹ نے مغربی بنگال حکومت سے طلبہ کے احتجاج کے دوران پولس کے لاٹھی چارج اور مظالم پر رپورٹ طلب کی ہے۔ مغربی بنگال کے علاوہ دہلی، مہاراشٹر، کیرالہ، بہار، آسام، اترپردیش اور مرکزی حکومت سے رپورٹیں مانگی گئی ہیں۔ جسٹس سوریہ کانت نے ریاستوں کو یہ بھی ہدایت دی ہے کہ کسی بھی طالب علم کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی ہے۔

ڈینگو سے نمٹنے کیلئے ریاست میں بڑا اقدام، سرکاری اسکول یونیفارم میں فل آستین والی شرٹ اور پینٹ لازمی

کولکاتا، 29 رجولائی: (عوامی نیوز سروس) ریاست میں مانسون کے موسم اور بعد میں ڈینگو کے پھیلنے کے امکانات کو ذہن میں رکھتے ہوئے ریاستی حکومت سرکاری اسکولوں کے طلبہ کے ڈریس کوڈ میں بڑی تبدیلی لانے جارہی ہے۔ اب ڈینگو سے بچاؤ اور طلبہ کو مچھروں کے کاٹنے سے محفوظ رکھنے کے لیے سال کے چھ مہینے پورے جسم کے لباس پہننا لازمی قرار دیا جارہا ہے۔ ریاستی وزیر صحت شردوت مکھرجی نے بدھ کو ہیلتھ بھون میں منعقدہ ایک خصوصی میٹنگ میں طلبہ کی حفاظت کے لیے ڈریس کوڈ کے حوالے سے اس اہم فیصلے کا اعلان کیا۔ وزیر صحت نے کہا کہ یہ نیا اصول ہر سال جولائی سے دسمبر تک لاگو ہوگا۔ ان چھ ماہ کے دوران سرکاری سکولوں کے طلبہ کو پوری آستین والی شرٹ اور مکمل پینٹ پہننا ہوگی۔ دوسری جانب اگر اسکول یونیفارم میں اسکرٹ بھی ہے تو ان کی ٹانگیں مکمل طور پر ڈھانپنی ہوں گی۔ محکمہ صحت اور خاندانی بہبود نے مطلع کیا ہے کہ اس سلسلے میں جلد ہی حکومتی ہدایت جاری کی جائے گی۔ انتظامیہ نے بچوں کو ڈینگو جیسی مہلک مچھر سے پھیلنے والی بیماری سے بچانے کے لیے اس احتیاطی ڈریس کوڈ پر عمل درآمد کے لیے اقدامات کیے ہیں۔ اگرچہ یہ اصول سرکاری اسکولوں کے لیے لازمی قرار دیا گیا ہے لیکن پرائیویٹ اسکولوں کے معاملے میں حتمی فیصلہ متعلقہ اسکول حکام کے ہاتھ میں چھوڑ دیا گیا ہے۔ تاہم، حکومت نجی اسکولوں سے بھی اپیل کرے گی کہ وہ طلبہ کی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈریس کوڈ میں یہ تبدیلی لائیں، وزیر صحت نے واضح کیا ہے۔ طلبہ کے والدین نے اپنے بچوں کو مچھروں سے بچانے کے لیے ریاستی حکومت کے اس بروقت فیصلے پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

بارانگر سے بارکپور میٹرو کے کام کا عنقریب آغاز

کولکاتا، 29 رجولائی: (عوامی نیوز سروس) حکومت بدل گئی ہے۔ امید کی روشنی ریاست میں ایک اور میٹرو پروجیکٹ کو گھیرے ہوئے ہے۔ ترنمول کے دور میں اس پروجیکٹ کو لے کر امید کی تھوڑی سی روشنی تھی۔ لیکن بات آگے نہیں بڑھی۔ صرف 10 فیصد کام مکمل ہونے کے بعد پوری سوچ رک گئی۔ ذرائع کے مطابق بارانگر-بیرک پور میٹرو پروجیکٹ میں پیچیدگیاں آخرکار کم ہونے والی ہیں۔ ٹینڈرز شائع ہو چکے ہیں، ساڑھے تین سال میں کام مکمل ہو جائے گا، کام کے سروے کی ذمہ داری آئی آئی ٹی کھڑگپور پر ہے۔ ذرائع کے مطابق اس میٹرو پروجیکٹ میں بارانگر سے بیرک پور تک کل 12.5 کلومیٹر سڑک ہوگی۔ کل 10 مجوزہ اسٹیشن ہیں۔ بارہ نگر، کمرہٹی، آگرپاڑہ، پانی ہٹی، سودپور، کھردہ، ٹاٹا گیٹ، ٹیٹا گڑھ، تالپوکور، بیرک پور اسٹیشن شامل ہیں۔ واضح رہے کہ جب اس منصوبے کا اعلان کیا گیا تھا، اس وقت مختص 2070 کروڑ روپئے تھا۔ ممتا بنرجی نے، جب وہ ریلوے کی وزیر تھیں، 2010 میں اس پروجیکٹ کا اعلان کیا تھا۔ 2011 میں، فائل کو لے کر بی ٹی روڈ پر ہلکی سی حرکت ہوئی تھی۔ پھر یہ منصوبہ 16 سال تک التوا کا شکار رہا۔ اس میٹرو منصوبے میں شروع سے سب سے بڑا چیلنج پانی کی کئی پائپ لائنوں کا تھا۔ کولکاتا میونسپل کارپوریشن کے پانی کی فراہمی کے محکمے کے مطابق کل چھ پائپ لائنیں ہیں۔ 64 انچ، 60 انچ، 42 انچ، 48 انچ، 72 انچ، 62 انچ۔ پلتا جل پراجیکٹ سے کل 240 ملین گیلن پانی ٹالہ آبی ذخائر تک پہنچتا ہے۔ پھر ٹالا کے ذخائر سے، وہ پانی جنوبی کولکاتا، شمالی کولکاتا اور سالٹ لیک کے ایک حصے تک پہنچتا ہے۔ آئی آئی ٹی کھڑگپور کے ماہرین نے پہلے ہی اس پر کام شروع کر دیا ہے۔ سب سے پہلے مائیکرو ٹنلنگ ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے زیر زمین متبادل پائپ لائن نصب کرنے کا منصوبہ ہے۔

مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری ایک ورچوئل پروگرام میں سرکاری اور سرکاری امداد یافتہ اسکولوں کو جن کی تعداد 80,375 ہے اسے چند بہترین گرانٹ دینے کا اعلان نابھو سے کیا۔

کولکاتا کارپوریشن کا پیدائش اور موت کے سرٹیفکیٹ جاری کرنے کیلئے رجسٹرار مقرر

کولکاتا، 29 رجولائی: (عوامی نیوز سروس) کولکاتا میں قبرستانوں یا شمشان گھاٹ کے سب رجسٹرار اب موت کے سرٹیفکیٹ جاری نہیں کریں گے۔ اس بار، یہ رجسٹرار سے دستیاب ہوگا۔ اس لیے کولکاتا میونسپل کارپوریشن ہر بورو میں ایک رجسٹرار کا تقرر کیا گیا ہے۔ ڈیتھ سرٹیفکیٹ کے حوالے سے مختلف بے ضابطگیاں سامنے آنے کے بعد انتظامیہ نے حال ہی میں قبرستانوں سے ڈیتھ سرٹیفکیٹ جاری کرنا بند کر دیا ہے۔ جس سے مرنے والوں کے اہل خانہ پریشانی میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اس بارے میں شکوک و شبہات تھے کہ انہیں یہ اہم دستاویز کب ملے گی۔ چونکہ ایسے خاندانوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے، انتظامیہ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ آج سے ہر بورو میں ایک رجسٹرار کا تقرر کیا گیا ہے۔ مرنے والوں کے لواحقین ان سے ڈیتھ سرٹیفکیٹ وصول کریں گے۔ کولکاتا میونسپل کارپوریشن کے ذرائع کے مطابق یہ تقرری پہلے ہی مکمل ہو چکی ہے۔ چونکہ اس بار سرٹیفکیٹ ڈیجیٹل طور پر جاری کیے گئے ہیں، اس لیے رجسٹراروں کی تمام معلومات کو ڈیجیٹل طور پر ریکارڈ کیا جارہا ہے۔ 13 بورو ہیلتھ ایگزیکٹوز کو 13 بورو میں رجسٹر کیا گیا ہے۔ دو میڈیکل آفیسرز اور ایک ڈپٹی سی ایم او ایچ کا بھی اندراج کیا گیا ہے۔ وہ اپنے بورو میں پیدائش اور موت کے سرٹیفکیٹ کا اندراج کریں گے۔ وہ سول رجسٹریشن پورٹل کے ذریعے ڈیجیٹل اور سافٹ کاپی دستاویزات کے تحفظ کی نگرانی کریں گے۔ رجسٹرار سرٹیفکیٹس کی دیر سے جمع کرنے یا موت اور پیدائش کے سرٹیفکیٹس میں املا یا معلومات کی درستگی کا بھی خیال رکھیں گے۔ اب سے شمشان گھاٹ میں آخری رسومات کے دوران آدھار کارڈ اور اسپتال کے دستاویزات جمع کرانے کے بجائے اہل خانہ کو سب رجسٹرار سے رسید ملے گی۔ انہیں وہ رسید بورو دفتر میں جمع کرانی ہوگی اور اپنے سرٹیفکیٹ جمع کرنا ہوں گے۔ سب رجسٹرار محکمہ صحت کے دیگر کام بھی کریں گے۔ اگرچہ فی الحال یہ سرٹیفکیٹ حاصل کرنے میں بحران ہے لیکن حکام یقین دلاتے ہیں کہ ماہ کی پہلی تاریخ سے معاملہ معمول پر آ جائے گا۔ زبانی نوٹیفکیشن کے ذریعے ڈیتھ سرٹیفکیٹ کا اجراء چند دنوں سے روک دیا گیا تھا۔ جس کی وجہ سے روزانہ کئی خاندانوں کو سرٹیفکیٹ نہیں ملے۔ اسپتال کی طرف سے دیا گیا کاغذ اور متوفی کا آدھار کارڈ جمع کرنے کے بجائے کولکاتا میونسپل کارپوریشن کی طرف سے رسید دی جارہی ہے۔ لیکن یہ کسی بھی قانونی مقصد کے لیے قابل قبول نہیں ہے۔ بہت سے لوگوں کو انشورنس یا دیگر مقاصد کے لیے سرٹیفکیٹ کی کاپی کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن بہت سے لوگوں کو یہ نہ ملنے کی وجہ سے پریشانی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اب یہ حل ہونے جارہا ہے۔ پیدائش کے معاملے میں، اگرچہ اسپتال بنیادی طور پر سرٹیفکیٹ دیتا ہے، لیکن اگر کسی کو اسے ملنے میں دیر ہو جاتی ہے یا اسے کوئی اصلاح کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، تو اسے میونسپل کارپوریشن سے رجوع کرنا پڑتا ہے۔ رجسٹرار وہ سرٹیفکیٹ بھی جاری کریں گے۔ اس تناظر میں کولکاتا میونسپل کارپوریشن کے ایک اہلکار نے کہا کہ کئی سرٹیفکیٹس کا کام کچھ عرصے سے ڈھیر ہو گیا ہے۔ ہر ایک بورو کے لیے رجسٹرار مقرر کیے گئے ہیں۔ دستاویزات کی تصدیق اور ڈیجیٹائزیشن کے ذریعے تمام عمل کو تیزی سے مکمل کیا جائے گا۔ مجھے امید ہے کہ ماہ کی پہلی تک مسئلہ حل ہو جائے گا۔ جن لوگوں کو رسیدیں دی گئی ہیں، انہیں جلد سرٹیفکیٹ مل جائے گا۔

کولکاتا کارپوریشن پر ٹیکس جمع کرنے کا دباؤ

کولکاتا، 29 رجولائی: (عوامی نیوز سروس) کولکاتا کارپوریشن پر ٹیکس جمع کرنے کا دباؤ بڑھتا جارہا ہے۔ میونسپل ذرائع کے مطابق رواں مالی سال کے پہلے تین ماہ میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی میں صرف 2.5 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں پراپرٹی ٹیکس وصولی کی شرح نمو 12 فیصد سے زائد تھی۔ جس سے بلدیہ کے خزانے پر اثر پڑنا شروع ہو گیا ہے۔ واضح ہو کہ جیسے ہی ترنمول کانگریس نے اسمبلی انتخابات میں اقتدار کھو دیا، بلدیات افراتفری کا شکار ہیں۔ یکے بعد دیگرے کولکاتا سمیت میونسپل بورڈ تاش کے پتے کی طرح منہدم ہو گئے۔ اس کا براہ راست اثر میونسپل کی آمدنی پر پڑا ہے۔ خیال رہے کہ مئی میں ریاست میں سیاسی ہلچل کے بعد فرہاد حکیم نے کولکاتا کارپوریشن کے میئر کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ کولکاتا کارپوریشن کے منتخب میونسپل بورڈ کو 8 جون کو تحلیل کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد سے میونسپل کے انتظامی نظام میں بڑی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ میونسپل ذرائع کے مطابق جون کے دوسرے ہفتے سے میونسپل کے تقریباً تمام محکموں کے ملازمین، سماجی بہبود، صحت اور پانی کے محکموں، سول انجینئرنگ کے کارکنوں، اور اسیسمنٹ ڈپارٹمنٹ کے ملازمین کو انا پورنا یوجنا پر کام سونپا گیا ہے۔ جس کے نتیجے میں کئی علاقوں میں شہریوں کی خدمات متاثر ہو رہی ہیں۔ ایک طرف سڑک، پانی اور تعمیرات پر مبنی کام ٹھپ ہیں۔ اسی طرح شدید مانسون کے دوران ڈینگو کے بارے میں آگاہی کی سرگرمیاں بھی متاثر ہو رہی ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ میونسپل ذرائع کے مطابق انتخابات کے بعد کی مدت میں پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کی شرح میں کمی آئی ہے۔ میونسپل عہدیداروں کے ایک حصے کا دعویٰ ہے کہ بہت سے ملازمین کے پاس بقایا ٹیکس دہندگان کے گھروں یا اداروں کا دورہ کرنے اور سائٹ پر ٹیکس وصولی کے عمل کو انجام دینے کا وقت بھی نہیں ہے۔ نتیجتاً ریونیو کی وصولی کے ساتھ ساتھ روزمرہ کی شہری خدمات کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔ غور طلب ہے کہ گزشتہ برسوں میں کولکاتا کارپوریشن کے 144 وارڈوں میں سرکاری پروجیکٹوں کے تمام کام کونسلر ہی سنبھالتے تھے۔ اب جبکہ میونسپل بورڈ تحلیل ہو چکا ہے، یہ ذمہ داری میونسپل ورکرز پر آ گئی ہے۔ ترنمول کے دور میں، دوارے سرکار پروجیکٹ کے معاملے میں بھی، متعلقہ علاقوں کے کونسلر پارٹی تنظیم کا استعمال کرتے ہوئے سواستھ ساتھی اور لکشمی بھنڈار جیسے پروجیکٹوں کا کام سنبھالتے تھے۔ سرکاری پروجیکٹوں کے کام کا بلدیہ کے کام پر براہ راست اثر نہیں پڑا۔ موجودہ مالی سال میں کونسلرز نہ ہونے کی وجہ سے یہ ذمہ داری بلدیہ کے مختلف محکموں کے کندھوں پر آ گئی ہے۔ وہ محلوں میں جا کر انا پورنا یوجنا پر کام کر رہے ہیں۔ بلدیاتی کارکنان اور اہلکار یکم اگست سے مردم شماری کے کام میں مصروف ہو جائیں گے۔ قدرتی طور پر میونسپل کے دیگر کام ٹھپ ہو کر رہ گئے ہیں۔ محکمہ میونسپل اینڈ اربن ڈیولپمنٹ ذرائع کے مطابق کولکاتا میونسپل کے ساتھ ساتھ دیگر میونسپل علاقوں کو بھی اسی مسئلہ کا سامنا ہے۔

سابق ترنمول کونسلر کے اثاثوں کی جانچ کا حکم

کولکاتا، 29 رجولائی: (عوامی نیوز سروس) کلکتہ ہائی کورٹ میں ایک مفاد عامہ کی عرضی دائر کی گئی ہے، جس میں ای ڈی سے سابق ترنمول کونسلر کی مالی بدعنوانی کی تحقیقات کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ درخواست گزار وکیل سیکت داس نے درخواست کی ہے کہ ای ڈی اس مالی بدعنوانی کی تحقیقات کرے۔ جس پر ہائی کورٹ نے سماعت کرتے ہوئے جانچ کا حکم دیا۔ خیال رہے کہ عرضی گزار نے یہ بھی درخواست کی ہے کہ وہ اس بات کی تحقیقات کرے کہ ترنمول کے اس سابق کونسلر کے ساتھ غیر قانونی مالیاتی لین دین میں ترنمول کے کون سے دیگر رہنما ملوث ہیں۔ گرفتار بینو منڈل ترنمول لیڈر دیبراج چکرورتی کے قریبی مانے جاتے ہیں۔ وہ بدھان نگر میونسپل کارپوریشن کے وارڈ نمبر 27 کے کونسلر تھے۔ جو وارڈ راجرہاٹ-نیوٹاؤن اسمبلی حلقہ کے تحت آتا ہے۔ تاہم، یہ الزام ہے کہ بینو کا اثر راجرگھاٹ-گوپالپور اسمبلی حلقہ میں بھی تھا۔ جبکہ 2021 سے 2026 تک، دیبراج چکرورتی کی بیوی ادیتی منشی راجرہاٹ-گوپالپور کی ایم ایل اے تھیں۔ مبینہ طور پر بنو منڈل اور ان کی اہلیہ نے گرفتار ترنمول لیڈر دیبراج چکرورتی کی طرز پر جائیدادیں خریدیں اور عمارتیں بنائیں۔ بینو سیاست میں آنے سے پہلے پانی کا کاروبار کرتے تھے۔ مبینہ طور پر سابق کونسلر اور ان کی اہلیہ اب تقریباً 35 جائیدادوں کے مالک ہیں۔ وہ کئی کروڑ روپے کے مالک ہیں۔ راجرہاٹ، نیوٹاؤن، بیر بھوم میں ان کی بڑی جائیدادیں ہیں۔ مبینہ طور پر انہوں نے علاقے کے لیڈروں کی ملی بھگت سے بھاری مالی بدعنوانی کی ہے۔ انہوں نے اپنے نام پر یا کسی سیاسی پارٹی کے بینر کے ذریعے بے حساب کالے دھن کی ایک بڑی رقم کا لین دین کیا ہے۔ خیال رہے کہ اتفاق سے بینو منڈل 4 مئی کو اسمبلی انتخابات کے نتائج کے اعلان کے بعد روپوش ہو گئے تھے۔ ان کی اہلیہ بھی لاپتہ ہیں۔ ایک بار دیوراج نے بھی خود کو انڈرگراؤنڈ کر لیا۔ پھر پولس نے انہیں گرفتار کر لیا۔ ذہن نشیں رہے کہ ملزم پہلے پانی کا کاروبار کرتا تھا۔ انہوں نے ترنمول کے ٹکٹ پر میونسپل الیکشن جیتا اور کونسلر بنے۔ پھر، اس نے مبینہ طور پر چند سالوں میں کروڑوں روپے کے اثاثے بنائے۔

انسانی وحدت اور اسلام کا آفاقی پیغام...

ایف اے مجیب

گلوبل ویلج کا تصور جدید دور کی پیداوار سمجھا جاتا ہے، مگر درحقیقت یہ انسانی تاریخ کے ایک طویل ارتقائی سفر کا نتیجہ ہے۔ آج انٹرنیٹ، سیٹلائٹ اور تیز رفتار ذرائع ابلاغ نے دنیا کو ایک گاؤں کی شکل دے دی ہے، مگر اگر ہم ساتویں صدی عیسوی کے عالمی منظرنامے پر نگاہ ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ انسانیت پہلی بار حقیقی معنوں میں باہم جڑنے لگی تھی۔ رومی اور فارسی سلطنتیں وسیع جغرافیوں پر محیط تھیں، شاہراہِ ریشم مشرق و مغرب کو ملاتی تھی، بحری تجارت عرب، افریقہ اور ایشیا کو قریب لا رہی تھی، اور علمی و فکری تبادلہ بڑھ رہا تھا۔ دنیا مکمل طور پر مربوط نہیں ہوئی تھی، مگر "عالمی شعور" کی بنیادیں رکھ دی گئی تھیں۔

ایسے دور میں اگر کوئی پیغام خود کو محض ایک قبیلے یا خطے تک محدود نہ رکھے بلکہ پوری انسانیت کو مخاطب کرے، تو یہ محض مذہبی دعویٰ نہیں بلکہ تاریخی تقاضا بن جاتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں اسلام کے عالمگیر تصور کو سمجھنا ضروری ہے۔

اسلام کا لفظی معنی "سلامتی" اور "اطاعت" ہے — یعنی انسان کا اپنے خالق کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینا، تاکہ وہ داخلی اور خارجی امن حاصل کر سکے۔ یہ کسی خاص نسل یا قوم کا مذہب نہیں بلکہ وہی ابدی دین ہے جو حضرت آدم ؟ سے شروع ہو کر حضرت نوح ؟، ابراہیم ؟، موسیٰ ؟ اور عیسیٰ ؟ تک جاری رہا۔ قرآن مجید اس تسلسل کو واضح کرتے ہوئے اعلان کرتا ہے کہ تمام انبیاء ؑ کا بنیادی پیغام ایک تھا: توحید، عدل، اخلاق اور آخرت کی جواب دہی۔

ساتویں صدی میں انسانیت ایک نئے مرحلے میں داخل ہو رہی تھی۔ زبانوں کی تدوین ہو چکی تھی، کاغذ سازی چین سے ہوتی ہوئی عالمِ اسلام تک پہنچ رہی تھی، اور تحریری مواد محفوظ کرنے کے بہتر ذرائع میسر آ رہے تھے۔ بعد کے ادوار میں طباعت کی ایجاد نے علم کو ناقابلِ تحریف بنا دیا۔ ایسے میں اگر کوئی آسمانی کتاب اپنے محفوظ رہنے کا دعویٰ کرے تو یہ تاریخی اعتبار سے ممکن نظر آتا ہے۔

قرآن مجید کے بارے میں مسلمانوں کا ایمان ہے کہ نزولِ وحی کے ساتھ اسے نہ صرف لکھا گیا بلکہ ہزاروں افراد نے اسے زبانی یاد کیا، یوں تحریف کے امکانات کم سے کم ہو گئے۔

یہ نکتہ قابلِ غور ہے کہ سابقہ کتب زیادہ تر مخصوص قوموں کے لیے تھیں، اور ان کی حفاظت کا نظام محدود تھا۔ چنانچہ وقت کے ساتھ اختلافات اور اضافے پیدا ہوئے۔ بائبل کی مختلف تراجم اور نسخے اس تاریخی عمل کی مثال ہیں۔ اس کے برعکس، اسلام کا دعویٰ ہے کہ اب ہدایت مکمل ہو چکی ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گی۔

دنیا کے کئی مذہبی متون میں ایک آنے والے رہنما یا مصلح کا ذکر ملتا ہے۔ انجیل یوحنا میں "مددگار" یا "پیرکلیطوس" کا تصور، بھوشیہ پران اور اتھرو وید میں بعض اشارات، اور تری پٹک میں مستقبل کے "میتریہ" کا خیال — یہ سب انسانی شعور میں ایک کامل رہنما کی امید کو ظاہر کرتے ہیں۔ اگرچہ ان کی تفسیری جہات مختلف ہیں، مگر ایک مشترک پہلو یہ ہے کہ انسانیت کسی حتمی رہنمائی کی منتظر تھی۔

اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ حضرت محمد ؟ "خاتم النبیین" ہیں۔ اس تصور کا مطلب یہ نہیں کہ ہدایت کا دروازہ بند ہو گیا، بلکہ یہ کہ نبوت کی تکمیل ہو چکی ہے اور اب اصولی پیغام مکمل صورت میں موجود ہے۔ اس کے بعد انسانی عقل اور اجتہاد کو اسی جامع اصول کے دائرے میں رہ کر رہنمائی حاصل کرنی ہے۔

اگر دنیا ایک گاؤں بن رہی تھی تو اخلاقی قانون بھی ایسا ہونا چاہیے تھا جو عالمی ہو۔ اسلام کا پیغام یہی ہے کہ تمام انسان برابر ہیں، کسی عربی کو عجمی پر اور کسی گورے کو کالے پر فضیلت نہیں مگر تقویٰ کی بنیاد پر۔ یہ اعلان اُس دور میں ہوا جب نسلی اور قبائلی تفاخر عام تھا۔

اسلام نے بین الاقوامی تعلقات کے اصول، جنگ و امن کے ضابطے، تجارت کے قواعد، اور انسانی حقوق کے بنیادی تصورات پیش کیے۔ یہ سب ایسے وقت میں جب دنیا مختلف سلطنتوں کے زیرِ اثر تھی اور ایک عالمی اخلاقی معیار کی ضرورت شدت سے محسوس ہو رہی تھی۔

تقریباً تمام مذاہب آخرت اور جواب دہی کا تصور پیش کرتے ہیں۔ اگر انسانی زندگی کا ایک حتمی انجام ہے تو رہنمائی کا بھی ایک مکمل مرحلہ ہونا چاہیے۔ ایک لامتناہی سلسلہ ؟ نبوت انسانی ذہن کو غیر یقینی میں رکھتا، مگر ایک آخری اور جامع پیغام انسان کو واضح سمت دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام ختمِ نبوت کو فکری استحکام کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔

آج جب ہم ڈیجیٹل عہد میں جی رہے ہیں اور دنیا حقیقی معنوں میں گلوبل ویلج بن چکی ہے، تو اسلام کا عالمگیر پیغام مزید نمایاں ہو کر سامنے آتا ہے۔ ایک خدا، ایک انسانی خاندان، ایک اخلاقی معیار — یہ تصورات عالمی ہم آہنگی کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ قرآن "یا ایہا الناس" کہہ کر پوری انسانیت کو مخاطب کرتا ہے، نہ کہ کسی خاص قوم کو۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا پیغام جغرافیائی حدود سے ماورا ہے۔

تاریخ کا مطالعہ، مذہبی متون کا تقابل، اور انسانی ارتقاء ؑ کا جائزہ — یہ سب ایک مربوط تصویر پیش کرتے ہیں۔ دنیا ایک ہونے لگی تھی، اس لیے پیغام بھی عالمگیر ہوا۔ تحریری ذرائع محفوظ ہو چکے تھے، اس لیے کتاب محفوظ رہی۔ انسانیت انجام کی طرف بڑھ رہی تھی، اس لیے ہدایت مکمل ہوئی۔

یوں گلوبل ویلج کا ابتدائی تصور اور ختمِ نبوت کا عقیدہ ایک دوسرے سے جدا نہیں بلکہ ایک ہی تاریخی و فکری تسلسل کے دو پہلو معلوم ہوتے ہیں۔ اسلام کا مفہوم — سلامتی، اطاعت اور عالمگیر وحدت — اسی تسلسل کا عملی اظہار ہے۔

☆☆☆

جنتر منتر سے آگے نکل چکی ہے نوجوانوں کی آواز!...

ہرجندر

ملک کی راجدھانی دہلی ایک ایسی طلبا تحریک کا مرکز بن گئی، جس کی گونج نہ صرف پورے ملک میں بلکہ نیویارک، سان جوس اور لندن جیسے ان شہروں تک بھی سنائی دی، جہاں ہندوستانی تارکین وطن بڑی تعداد میں رہتے ہیں۔ اس دن دہلی میں پولیس کا بے مثال انتظام تھا۔ وسطی دہلی کی جانب آنے جانے والی کئی اہم سڑکوں پر بیریکیڈ لگا کر آمد و رفت روک دی گئی تھی۔ شام تقریباً 4 بجے جب پرامن مظاہرین کا ایک بڑا ہجوم آخرکار جنتر منتر پر پولیس کی ناکہ بندی توڑتے ہوئے پارلیمنٹ مارگ کی جانب بڑھنے لگا، بیریکیڈ اور امتناعی احکامات بھی انہیں نہیں روک سکے، تو پولیس نے لاٹھی چارج، واٹر کینن، آنسو گیس، پیلیٹ گن اور دیگر طاقت کے استعمال کے ذریعے مظاہرین پر قہر برپا کر دیا۔

دہلی کے واقعات نے اگرچہ ملک بھر میں جاری احتجاجی مظاہروں کی آواز کو کچھ دیر کے لیے دبا دیا ہو، لیکن یہ تحریک پیر کو دہلی میں عروج پر پہنچنے سے پہلے ہی ملک کے مختلف حصوں میں شکل اختیار کر چکی تھی۔ اتوار، 19 جولائی کی صبح، جب سونم وانگچک کو جنتر منتر سے زبردستی ہٹایا گیا تھا، اس کے اگلے ہی دن ممبئی کے شیواجی پارک میں سینکڑوں لوگ ان کی حمایت میں جمع ہو گئے۔ مہاراشٹر کے سابق وزیر اعلیٰ ادھو ٹھاکرے بھی اس میں شامل ہوئے۔

بنگلورو کے فریڈم پارک میں طلبا اور نوجوان پیشہ ور افراد کا بڑا ہجوم امڈ آیا۔ ان کا پیغام صرف ایک امتحان (نیٹ) یا ایک وزیر (دھرمیندر پردھان) تک محدود نہیں تھا۔ پوسٹ گریجویٹ طالبات اپوروا آر۔ نے کہا کہ "اگر آج طلبا خاموش رہے، تو کل ہر ادارہ اپنی ساکھ کھو دے گا۔" کولکاتا میں جادوپور یونیورسٹی نے مغربی بنگال میں اقتدار کی تبدیلی کے بعد اپنا پہلا بڑا طلبا مارچ نکالا۔ طلبا، اساتذہ اور محققین نے ایک ساتھ مارچ کرتے ہوئے پرامن مظاہرین پر پولیس کی کارروائی کی مذمت کی۔ پریسیڈنسی یونیورسٹی کے طلبا نے بھی دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ کے مطالبے کی حمایت کی، جبکہ میڈیکل کالج کولکاتا کے تقریباً 50 طلبا نے اس وقت وانگچک کی بھوک ہڑتال کے 21ویں دن ان کی حمایت میں 12 گھنٹے کا روزہ رکھا۔

ان بڑے شہروں سے آگے بھی عدم اطمینان کی وہی تپش محسوس کی گئی۔ بھونیشور میں وزیر تعلیم کی رہائش گاہ کے باہر این ایس یو آئی کے گھیراؤ میں، لیہہ اور کرگل کی دعائیہ مجالس میں، پورنیا، سیکر، جے پور اور رانچی کی مشعل ریلیوں میں، لکھنؤ، چنڈی گڑھ، اندور، سرسا، جونپور، علی گڑھ، بھیوانی اور یمنا نگر کے مظاہروں میں یہی غصہ نظر آیا۔ یہاں تک کہ منی پور جیسی ریاست میں، جو پہلے ہی شدید نسلی تنازعہ سے نبرد آزما ہے، طلبا اور عام شہریوں نے بھی دہلی کے مظاہرین کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا۔ سب سے دلچسپ تصویر ہماچل پردیش سے سامنے آئی۔ شملہ میں طلبا موسلا دھار بارش کے درمیان کئی کلومیٹر تک پیدل مارچ کرتے رہے۔ اسی دوران ہمیر پور، نادون اور برسر جیسے ان قصبوں میں بھی مظاہرے ہوئے، جو عام طور پر قومی سرخیوں کا حصہ نہیں بنتے۔ یہ تحریک اب قومی راجدھانی اور ریاستی صدر مقامات کی حدود پار کر کے چھوٹے شہروں اور اضلاع تک پہنچ چکی تھی، جہاں مسابقتی امتحانات سماجی ترقی اور بہتر مستقبل کا تقریباً واحد راستہ بن چکے ہیں۔

2 شہروں کا خاص طور پر ذکر ضروری ہے... کوٹا اور دہرادون۔ ہندوستان میں کوچنگ کی راجدھانی کوٹا میں راہل گاندھی کے 'چھاتروں کی گونج' پروگرام میں کہیں زیادہ بھیڑ امڈ آئی۔ دہلی میں پولیس کارروائی کے بعد پیر کو طلبا بڑی تعداد میں دوبارہ سڑکوں پر اتر آئے۔ وہیں دہرادون میں طلبا تنظیموں نے مسلسل ہونے والے سوالیہ پرچے لیک کے واقعات کے لیے جواب دہی طے کرنے کا مطالبہ کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ان واقعات نے ملک کے تعلیمی نظام پر لوگوں کے اعتماد کو پوری طرح متزلزل کر دیا ہے۔

اس لمحے کو غیر معمولی بنانے والی بات صرف اس کا وسیع پھیلاؤ نہیں، بلکہ اس کی نوعیت بھی ہے۔ یہ تحریک کسی ایک طلبا تنظیم یا کسی ایک سیاسی پارٹی کے پروگرام تک محدود نہیں رہی۔ ملک بھر میں طلبا کے ساتھ اساتذہ، والدین، ریٹائرڈ سرکاری ملازمین، کسان تنظیمیں، مزدور یونینیں اور خواتین کی تنظیمیں بھی شانہ بشانہ کھڑی نظر آئیں۔ اندور میں 101 سالہ مجاہد آزادی اور سابق رکن پارلیمنٹ پنڈت رام کرشن شرما خود طلبا کے تعلیمی اصلاحات سے متعلق مطالبات کی حمایت میں مظاہرے کی جگہ تک پہنچے۔ وہاں لگے پوسٹروں پر ان طلبا کے نام لکھے تھے، جنہوں نے بار بار ہونے والے پیپر لیک یا امتحانات سے متعلق دیگر ناکامیوں کے بعد خودکشی کر لی تھی۔ موم بتی مارچ اور خاموش جلوسوں کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوا جیسے غصے پر سوگ غالب آ گیا ہو۔ تحریک کے اتنے وسیع پھیلاؤ سے واضح ہے کہ اب ایسے عوامی احتجاجوں کو کسی صدر مقام کی ضرورت نہیں رہی۔ دہلی نے اس تحریک کو وسعت نہیں دی، بلاشبہ سوشل میڈیا نے اسے پھیلانے اور رفتار دینے کا کام کیا۔ لیکن صرف ٹیکنالوجی کسی معاشرے میں غصہ پیدا نہیں کر سکتی۔ ڈیجیٹل پلیٹ فارم معلومات کو جنگل کی آگ کی طرح پھیلا سکتے ہیں، مگر دور دور بسے لوگوں کو متحد کرنے کا کام مشترکہ تجربے اور مشترکہ تکلیف نے کیا۔

دہلی میں پولیس اور مظاہرین کے درمیان تصادم کا سرخیوں میں آنا فطری تھا، لیکن ملک بھر میں امنگوں اور تشویش کا یہ خاموش سنگم بھی کم اہم اشارہ نہیں دیتا۔ ہندوستان کا نوجوان اس نظام کے خلاف کھڑا ہو رہا ہے، جس نے اسے مایوس کیا ہے۔ اب صرف اہلیت موقع کی ضمانت نہیں رہی، بلکہ اہلیت کی پہچان بھی گویا لاٹری بن گئی ہے۔ برسوں کی سخت تیاری نظام کی ناکامیوں کے سبب ایک جھٹکے میں بے معنی ہو سکتی ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ طلبا تحریکیں اکثر جمہوریت کے لیے ابتدائی انتباہ کا کام کرتی ہیں۔ اقتصادی اعداد و شمار یا انتخابی نتائج سے پہلے یونیورسٹیوں اور کیمپسوں میں ملک کی بدلتی ہوئی رائے عامہ کی سرگوشی سنائی دینے لگتی ہے۔ بہرحال، 20 جولائی کا پیغام انتہائی واضح اور گہرا ہے۔ ہندوستان کا نوجوان اس حکومت کو واضح انتباہ دے رہا ہے۔ اس نے بہت طویل عرصے تک انتظار کیا ہے کہ اس کی آواز سنی جائے۔ اب وہ تبدیلی کے لیے مزید انتظار کرنے کو تیار نہیں ہے۔

☆☆

یاد آتا ہے وہ مٹی کا گھر...

شوبھیہ شرما

شانتی بائی پیار سے لکڑی کی چوکھٹ پر ہاتھ پھیرتی ہیں۔ فخر سے مسکراتے ہوئے وہ مٹی سے بنی اس تختی کو دیکھتی ہیں، جس پر 1999 لکھا ہے۔ یہ وہی سال ہے جب انہوں نے یہ گھر بنایا تھا۔ اب وہ اس گھر میں نہیں رہتیں، لیکن تقریباً 3 دہائیاں پہلے اپنے ہاتھوں سے محبت سے بنائے گئے اس گھر کی ان کے خاندان کی زندگی میں آج بھی خاص اہمیت ہے۔ یہ گھر اب اناج اور یادوں، دونوں کا خزانہ بنا ہوا ہے۔

60 برس کی عمر پار کر چکیں شانتی بائی نے مٹی کا گھر بنانا اپنے میکے میں بچپن کے دنوں میں سیکھا تھا۔ وہ یاد کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ "میں مٹی گوندھنے اور دیواروں پر پلستر کرنے میں ہاتھ بٹاتی تھی۔ ہم نہ پڑھے، نہ لکھے ہیں، بس دیکھ کر ہی سیکھے ہیں۔" شانتی بائی کبھی اسکول نہیں گئیں۔ پریم سنگھ دھروے سے شادی کے تقریباً 14 سال بعد جب دونوں نے چھتیس گڑھ کے قبائل اکثریتی گاؤں بودلپانی میں اپنا گھر بنانے کا فیصلہ کیا، تب شانتی بائی کا یہی ہنر کام آیا۔ انہیں پورا یقین تھا کہ وہ دونوں مل کر روایتی گونڈ قبیلہ کے بنائے جانے والے مٹی کے گھر کو خود بنا سکتے ہیں۔

کبیر دھام ضلع کی جمونپانی گرام پنچایت میں بنے اس گھر کا کوئی نقشہ کاغذ پر نہیں بنایا گیا تھا۔ شانتی بائی بتاتی ہیں کہ "گھر کے نقشے کے لیے ہم نے زمین میں لکڑیاں گاڑ کر کونے طے کیے، چونے سے لکیریں کھینچیں اور رسیوں سے یہ طے کیا کہ دیواریں کہاں بنیں گی۔ پھر زمین کھودی گئی اور مٹی، کودو کے پیرے (بھوسے) اور پانی کے آمیزے سے ایک فٹ موٹی دیواریں کھڑی کی گئیں۔" گھر کی تعمیر گرمیوں میں کی گئی، کیونکہ وسطی ہندوستان کی تیز گرمی میں مٹی جلد سوکھ جاتی ہے۔ اپنے ہاتھوں سے بنائی گئی بنیاد کی گہرائی دکھانے کے لیے گھٹنوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شانتی بائی کہتی ہیں کہ "روز چڑھا دیں 2 فٹ، سوکھ گئے تو پھر چڑھا دیں مٹی لا۔"

مٹی کے گھر کے دالان میں داخل ہوتے ہوئے، جہاں ان کے بائیں طرف ایک کوٹھی بنی ہے، شانتی بائی آگے کہتی ہیں کہ "ہم نے صرف مزدوری کے پیسے دیے تھے۔ لکڑی ہم نے خود کاٹی، مٹی اپنی زمین سے لی اور کودو کا پیرا اپنی فصل سے ملا۔" مٹی اور بھوسے سے بنی اس کوٹھی میں اناج رکھا جاتا ہے۔ گھر کی پہلی منزل پر بھی الگ الگ سائز کی کئی کوٹھیاں بنی ہوئی ہیں۔ شانتی بائی مسکراتے ہوئے ہاتھوں سے دکھاتی ہیں کہ انہوں نے کس طرح مٹی کو شکل دے کر کوٹھی کے سامنے 'جے لکشمی ماں' لکھا تھا۔ ان کے گھر کی بناوٹ میں اناج رکھنے کی جگہ سب سے اہم تھی، کیونکہ خاص طور پر خشک گرمیوں کے مہینوں میں یہی خاندان کی غذائی سلامتی کو یقینی بناتی تھی۔

دیواروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شانتی کہتی ہیں کہ "فرش کو گوبر اور پانی سے لیپتے ہیں اور دیواروں پر چونا یا چونے والی مٹی پوتتے ہیں۔" یہ مٹی کے گھروں کی سالانہ دیکھ بھال کا حصہ ہے، جس سے دیواروں اور فرش پر دراڑیں یا کھردرا پن نہیں آتا۔ جب وہ سب اس گھر میں ساتھ رہتے تھے، تب وہ اور ان کی بہوئیں مل کر یہ کام باقاعدگی سے کرتی تھیں۔ گھر کی چھت کھپریل (مٹی کی ٹائلوں) سے بنی ہے۔ شانتی بائی بتاتی ہیں کہ "ہم نے لکڑی کے سانچے میں کھپریل بنائی اور یہیں بھٹے میں پکائی تھی۔" وہ آگے کہتی ہیں کہ "بانس کے ڈھانچے پر ان کھپریلوں کو ٹھیک سے جمانا اپنے آپ میں ایک فن ہے۔ اب بہت کم لوگوں کے پاس یہ ہنر بچا ہے۔" آخری بار یہ کام 4 سال پہلے ہوا تھا۔ آج ٹوٹی ہوئی کھپریلوں کی دراڑوں سے چھن کر آنے والی دھوپ دیواروں پر مختلف شکلیں بناتی ہے۔ اسی وقت چھت سے مسلسل آنے والی 'کچ کچ' کی آواز سناٹا توڑتی ہے، جو اس بات کا اشارہ ہے کہ ساگون کی لکڑی میں دیمک لگ چکی ہے۔

آہستہ آہستہ خستہ حال ہونے کے باوجود، ایسے کئی پرانے مٹی کے گھر آج بھی رہنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں، خاص طور پر گرمیوں میں، کیونکہ وہ قدرتی طور پر ٹھنڈے رہتے ہیں۔ صرف درجہ ؟ حرارت ہی نہیں، بلکہ کھانا پکانے کے لیے بھی لوگ انہیں زیادہ پسند کرتے ہیں، کیونکہ کم ہوا والے پختہ گھروں میں لکڑی کا چولہا جلانا مشکل ہوتا ہے۔ شانتی بائی کہتی ہیں کہ "اب وہ پختہ گھر میں تو کھانا نہیں بن سکے، لکڑی نہیں جل سکے۔" وہ آج بھی پرانے مٹی کے گھر میں رہنا اور وہیں کھانا بنانا زیادہ پسند کرتی ہیں۔ مٹی کے گھر کی باریک سوراخ دار دیواریں اور چھت چولہے پر کھانا پکانے کے لیے اسے موزوں بناتی ہیں۔ کچے گھر کی مٹی کی موٹی دیواریں پکے گھروں کے مقابلے میں درجہ ؟ حرارت کو بہتر طریقے سے متوازن رکھتی ہیں۔ شانتی بائی کہتی ہیں کہ "گرمی میں بھی وقت ہووے اس میں۔ جیسی دیو سہا ہے، سب اپنے حساب سے رکھتے ہی ہیں مٹی کا گھر۔" وہ آگے کہتی ہیں کہ "مٹی کا گھر گرمیوں میں ٹھنڈا اور سردیوں میں گرم رہتا ہے۔ اس میں کولر یا پنکھے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔"

اپنے روایتی گھر کی یاد کو سنبھالے رکھنے کے لیے اس جوڑے نے نئے گھر میں بھی اس کے کچھ حصوں کو اپنایا ہے۔ اس گھر کا درمیانی فرش لکڑی سے بنا ہے، جس پر مٹی، چونے اور گوبر سے پلستر کیا گیا ہے۔ اس فرش کو ذخیرہ کرنے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ شانتی بائی یہاں ایک نئی کوٹھی بنا رہی ہیں، تاکہ پرانے گھر کا اناج اس میں رکھا جا سکے۔ وہ کہتی ہیں کہ "10 سال تک اناج رکھ دیں گے، کچھ نہیں ہوگا۔"

بودلپانی گاؤں چھتیس گڑھ کی میکل پہاڑیوں کے درمیان واقع ہے۔ یہ مدھیہ پردیش کی سرحد کے قریب، بھورم دیو جنگلی حیات محفوظ گاہ کے نزدیک واقع ہے۔ یہاں کے بیشتر باشندے گونڈ یا بیگا (خصوصی طور پر حساس قبائلی گروہ) ہیں۔ تقریباً 150 خاندانوں والے اس گاؤں میں روایتی مٹی کے گھر اور جدید پکے گھر، دونوں طرح کے مکانات ہیں۔ پردھان منتری آواس یوجنا-دیہی (پی ایم اے وائی-جی) اور 'پی ایم-جمن یوجنا' کے تحت خصوصی طور پر حساس قبائلی گروہوں (پی وی ٹی جی) کے لیے کیے گئے انتظامات کی وجہ سے کئی خاندانوں نے پکے مکانات بنوائے ہیں، خاص طور پر وہ جن کے پاس کافی زمین ہے۔

پریم سنگھ اور شانتی بائی کے پاس یہاں تقریباً 5.5 ایکڑ زرعی زمین ہے، جس میں سے ڈیڑھ ایکڑ شانتی بائی کے نام ہے۔ دھان، موٹے اناج، ارہر، مکئی اور سبزیوں کی کاشت کر کے خاندان نے برسوں میں اتنی بچت کر لی کہ وہ ایک پختہ گھر بنا سکے۔ یہ گھر 2021 میں تقریباً 10 لاکھ روپے کے خرچ سے بنا، جبکہ پرانے مٹی کے گھر کو بنانے میں انہیں 50 ہزار روپے سے کچھ زیادہ خرچ آیا۔ شانتی بائی پرانے مٹی کے گھر کے برآمدے میں بیٹھ کر اپنی پوتی کے بالوں میں بادام کا تیل لگا رہی ہیں۔ اطمینان بھرے اس ماحول کے درمیان شانتی بائی کی آواز میں اچانک ناراضگی جھلکنے لگی۔ اپنے بڑے بیٹے کیدارناتھ کا ذکر کرتے ہوئے وہ کہتی ہیں کہ "کا بولے ہم؟ اپنا زمین، اپنا مرضی۔"

جب دونوں بیٹوں کے درمیان جائیداد کی تقسیم ہوئی، تو پرانا مٹی کا گھر کیدارناتھ کے حصے میں آیا۔ اس نے اپنا نیا پختہ گھر بنانے کے لیے پرانے گھر کا ایک حصہ گرا دیا۔ اس بات سے دکھی ہو کر شانتی بائی اور ان کے شوہر اپنے چھوٹے بیٹے تویندرم کے ساتھ رہنے لگے۔ تویندرم ہنستے ہوئے کہتے ہیں کہ "کیا کریں؟ اب تو ہر کوئی پختہ گھر ہی بناتا ہے۔" لیکن ان کا ماننا ہے کہ ایسے گھر زیادہ پائیدار نہیں ہوتے۔ وہ کہتے ہیں "یہ 50 سال میں خستہ حال ہو جائے گا۔" ان کے مطابق ایک مٹی کا گھر 100 سال تک بھی قائم رہ سکتا ہے۔

تویندرم بتاتے ہیں، مسئلہ یہ ہے کہ مٹی کے گھروں کی دیکھ بھال میں کافی محنت اور وقت لگتا ہے۔ چھت کی لکڑی میں دیمک لگ جائے یا بارش میں کھپریل ٹوٹ جائے، تو اس کی مرمت اور تبدیلی میں کافی کام کرنا پڑتا ہے۔ تویندرم، جو 38 سال کے ہیں اور دھان کی کاشت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ "لکڑی کی سمسیا ہے آج کل۔" ان کا اشارہ جنگل سے ملنے والی لکڑی اور دیگر جنگلاتی پیداوار پر حالیہ برسوں میں لگائی گئی پابندیوں کی طرف ہے۔

☆☆

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا | جمعرات، ۳۰ جولائی ۲۰۲۶ء

ٹرمپ اور نیتن یاہو کے درمیان رنجشیں تقویت پانے لگیں

اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو جس کی عرفیت "بی بی" ہے، اس نے منگل کے روز امریکہ صدر کی رہائش گاہ وائٹ ہاؤس میں ڈونالڈ ٹرمپ سے ملاقات کی۔ اگرچہ ان دونوں کی ملاقات ہمیشہ کچھ نہ کچھ رنگ لا کر رہتی ہے یا تو اسرائیل شہر خموشاں مغربی کنارہ اور غزہ پٹی میں بچے ہوئے باقی ماندہ فلسطینیوں کو روندنے لگتا ہے یا پھر ایران کے خلاف کوئی گھناؤنی سازش سامنے آتی ہے، لیکن منگل کے روز دشمن انسانیت کے دونوں علمبرداروں کے درمیان جو ملاقات ہوئی اس میں دونوں ایک دوسرے سے کسی قدر کھنچے کھنچے نظر آئے جس کی اہم وجہ یہ ہے کہ امریکی اور اسرائیلی عوام نے مشترکہ طور پر ٹرمپ اور نیتن یاہو کو مسترد کر دیا ہے۔ ابھی حال میں دونوں کے خلاف جو رائے شماری کی گئی اس میں دونوں کو مسترد کر دیا گیا اب ظاہر ہے کہ یہ الیکشن نہیں تھا بلکہ دونوں ملکوں کے عوام ان دونوں کو مسترد کر چکے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ دونوں فوراً اپنے عہدوں سے استعفیٰ دیں اور دنیا میں امن و امان قائم ہو۔ ٹرمپ نے جو جنگی پالیسی اختیار کی اس کی وجہ سے امریکہ مالی اعتبار سے کنگال ہونے کے قریب پہنچ گیا ہے۔ امریکی فوج کے اسلحہ، گولہ بارود، میزائل اور دیگر خطرناک آٹومیٹک ہتھیار سپلائی کرنے والے اسلحہ گودام کے انچارج نے ٹرمپ کو باخبر کر دیا تھا کہ گودام خالی ہو چکا ہے اور گولہ بارود، بمبار طیارے سب استعمال ہو چکے ہیں اور اس وقت جنگ جاری رکھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا بلکہ امریکی افواج کا صفایا ہو جائے گا۔ یہ سن کر ٹرمپ چونک پڑے اور انہیں احساس ہو رہا تھا کہ روس کے خلاف یوکرین کو جنگی امداد دینا اور فلسطینیوں کے خلاف اسرائیل کے ہاتھوں اسلحہ بازار خالی کرا دینا اب ان کے لئے سخت خطرے کا باعث بنے گا پھر انہوں نے اسلحہ گودام کے انچارج سے وقت مانگا کہ کب تک جنگ کے تمام ساز و سامان دستیاب ہو جائیں گے جس پر انہیں مطلع کیا گیا کہ ابھی کم از کم دو ہفتوں تک جنگی اسلحہ کے استعمال سے گریز کریں، لیکن ٹرمپ کے لئے یہ بہت مشکل اور شرمندہ ہو جانے والا لمحہ ہے اور انہوں نے یہ کبھی سوچا نہ ہوگا کہ اس کے امریکی عوام انہیں اس طرح سے دھتکار دیں اور شاید اب ان کا دماغی توازن بگڑ چکا ہے اسی لئے کہہ رہے ہیں وہ تیسری میعاد میں بھی امریکہ کے صدر بنیں گے، لیکن شاید وہ دماغی طور پر خبطی ہو چکے ہیں اور انہیں امریکہ کے دستور کا علم نہیں ہے کہ ایک شخص زیادہ سے زیادہ صرف دو میعاد پوری کر سکتا ہے۔ ٹرمپ کی پہلی میعاد 20-2016 تھی جب انہوں نے ہلیری کلنٹن کو چال بازی سے شکست دے کر صدر بنے تھے پھر 2024 میں کملا ہیرس جو نائب صدر تھیں انہیں بھی چال بازی سے شکست دے کر صدر بنے تھے، لہٰذا 2028 کو ان کی دوسری میعاد پوری ہو جائے گی، لیکن اگر وہ ایسا سمجھتے ہیں کہ پہلی میعاد 20-2016 اور دوسری میعاد 28-2024 الگ الگ ہے اور وہ لگاتار دو میعاد میں صدر نہیں بنے اس لئے انہیں 2028 کا الیکشن لڑنے کا موقع دیا جائے، لیکن پھر امریکن دستور کا کیا ہوگا کیا اسے توڑ مروڑ کر ڈسٹ بین کی نذر کر دیا جائے گا۔ ٹرمپ کا خبطی پن اس وقت بھی عیاں ہوا تھا جب انہوں نے اسی جولائی کے اوائل میں یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ 2028 میں اسرائیل کے وزیر اعظم کا الیکشن لڑیں گے یعنی وہ اس ملک کے شہری نہیں ہیں لیکن اس ملک کے وزیر کا الیکشن لڑنے کی بات کر رہے ہیں، لیکن اس وقت چونکہ زمانے کی ہوا بدلی ہوئی ہے اور عدالت، دستور، جج، وکیل، قانون ساز سب کے سب زر خرید بن چکے ہیں، ممکن ہے وہ سبھی اپنی جاہلیت کا سرٹیفکیٹ پیش کرنے سے پہلے اس کا اقرار کر لیں کہ ٹرمپ جو کچھ بھی کہہ رہے ہیں وہ صحیح ہے، اب کس کی ہمت ہے کہ ان کے حکم کو چیلنج کرے جب آوے کا آوا بگڑا ہوا ہے اور تیز و تند نفرت کی آندھی کے سامنے بھلا سچائی، ایمانداری، خلوص و وفا سب بیکار محض ہیں۔

اسرائیل میں عنقریب جنرل الیکشن ہونے والا ہے اور اس الیکشن سے پہلے وہاں کے عوام اپنی رائے شماری میں نیتن یاہو کو دھتکار چکے ہیں اور دوسری طرف امریکی عوام کی ناراضگی اور ٹرمپ کے تئیں بیزاری اور نفرت کھل کر سامنے آ گئی ہے اور پورے یورپ میں اس وقت ٹرمپ اور نیتن یاہو ذہن پر بوجھ بنے دکھائی پڑ رہے ہیں اور عوام نے تو اپنی رائے شماری میں فیصلہ بھی سنا دیا ہے لیکن جہاں تک ٹرمپ کا معاملہ ہے وہ جس طرح سے ہلیری کلنٹن اور کملا ہیرس جیسی بہترین سیاست داں کو دھوکے سے شکست دے سکتے ہیں تو پھر ممکن ہے امریکی عدالت ٹرمپ کے جوش کے آگے ہوش کھو دے اور مدہوشی میں فیصلہ سنا دے کہ ٹرمپ ہی امریکہ کے مسیحا ہیں لہٰذا انہیں تیسری مرتبہ بھی الیکشن لڑنے دیا جائے اور اسی طرح سے عوامی رائے شماری کو اپنی دغا بازی سے بے اثر کر کے نیتن یاہو بھی 2030 تک اسرائیل کا وزیر اعظم بن جائے اور اس پر حیرت کرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ سیاست کی پراگندہ اور مسموم ہوائیں، جمہوریت، سیکولرزم کا گلا گھونٹ چکی ہیں اور چاروں طرف دغا بازوں کی ہی حکومت ہے۔ (خ الف ف)

آسنسول-درگاپور کمشنریٹ میں 14 پولس افسران کا تبادلہ

آسنسول: 29/ جولائی،(عوامی نیوز سروس):عوامی خدمات کو مزید موثر بنانے اور پولیس نظام کو مضبوط بنانے کے مقصد سے آسنسول-درگاپور پولیس کمشنریٹ (ADPC) میں ایک بڑا انتظامی ردوبدل کیا گیا ہے۔ پولیس کمشنر کے دفتر سے جاری کردہ حکم نامے کے مطابق 14 سب انسپکٹرز (SIs) اور پولیس افسران کا فوری اثر سے تبادلہ کر کے نئی ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔ جاری کردہ حکم نامے کے مطابق، ایس آئی بیجوئے دلاپتی کو کوک اوون پولیس اسٹیشن کے آفیسر انچارج (C/O) کے عہدے سے ہٹا کر محکمہ جاسوس (DD) کو بھیج دیا گیا ہے۔ ایس آئی انجن منڈل نے ان کی جگہ لی ہے۔ ایس آئی بدھ دیو گین کو ہیراپور تھانے سے تبدیل کر کے کوک اوون تھانے کا نیا انچارج مقرر کیا گیا۔ ایس آئی شرف الدین منڈل کو درگاپور پولیس اسٹیشن سے چورلیا او پی کا انچارج مقرر کیا گیا ہے۔ اسی طرح، ایس آئی سکانتا داس کو بدھان نگر او پی سے تبدیل کر کے جموڑیہ ٹی گارڈ کا انچارج بنایا گیا ہے، جبکہ ایس آئی سومین کنڈو کو محکمہ جاسوس سے بدھان نگر منتقل کیا گیا ہے۔ ایس آئی سوروپ مکھرجی کو اسپیشل برانچ سے ہیراپور پولیس اسٹیشن بھیج دیا گیا ہے ایس آئی انوپ کمار ہٹی کو جموڑیہ ٹی گارڈ سے درگاپور ای ایف لائنز میں تبدیل کر دیا گیا ہے اور ایس آئی سرجیت سرکار کو درگاپور پولیس اسٹیشن سے اسپیشل برانچ میں تعینات کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ایس آئی دیباشیش پنڈت کو ہیراپور پولیس اسٹیشن سے اور ایس آئی سبھاشیش بنرجی کو پنڈ ویشور تھانے سے محکمہ جاسوسی میں بھیجا گیا ہے۔ ایس آئی دیوداس مکھرجی کو اسپیشل برانچ سے پنڈ ویشور پولیس اسٹیشن اور ایس آئی کھانڈیکر کو بارہ بونی تھانے سے اسپیشل برانچ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ حکم کے مطابق، پی ایس آئی سوپن ناگ کے سابقہ تبادلے کا حکم (CO نمبر 2024/2771، مورخہ 2 اگست 2024) کو منسوخ کر دیا گیا ہے اور اب انہیں درگاپور پولیس اسٹیشن میں تعینات کر دیا گیا ہے۔ پولیس کمشنر آفس نے تمام ٹرانسفر شدہ افسران کو بغیر کسی تاخیر کے اپنی نئی تعیناتیوں کا چارج سنبھالنے کی ہدایت کی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس انتظامی ردوبدل سے کمشنریٹ کے علاقے میں امن و امان کو مزید موثر اور ہموار بنانے میں مدد ملے گی۔

ای سی ایل ڈی او ہولڈرز نے بھتہ خوری کا الزام لگایا

آسنسول:29/جولائی،(عوامی نیوز سروس):ایسٹرن کول فیلڈز لمیٹڈ (ای سی ایل) کے مختلف علاقوں میں کام کرنے والے کول ڈیو (ڈی او) ہولڈرز نے مبینہ طور پر بھتہ خوری، دھمکیوں اور حملہ کے سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ ڈی آئی او ہولڈرز کا کہنا ہے کہ ان سے زبردستی بھتہ طلب کیا جا رہا ہے اور اگر وہ رقم ادا نہیں کرتے تو کوئلے سے لدے ٹرکوں کی آمدورفت بند کر دی جاتی ہے مزید برآں، اگر وہ احتجاج کرتے ہیں تو انہیں مارا پیٹا جاتا ہے اور جان سے مارنے کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ ڈی آئی او ہولڈرز کے مطابق ای سی ایل کے جھانجھرا ایریا، سون پور بازاری ایریا، پنڈ ویشور ایریا اور بنکولہ ایریا کی مختلف کولیریز میں یہ مسئلہ درپیش ہے۔ ان کا الزام ہے کہ کچھ سماج دشمن عناصر کوئلے کی نقل و حمل میں رکاوٹیں ڈال رہے ہیں اور پیسے بٹورنے کی کوشش کر رہے ہیں جس سے کاروبار متاثر ہو رہا ہے۔ ذرائع کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ مبینہ طور پر جاری بھتہ خوری کے واقعات سے پریشان، ڈی آئی او ہولڈرز نے حال ہی میں ایک میٹنگ کی اور متحد ہو کر بھتہ کی رقم ادا نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اجلاس میں تمام ڈی آئی او ہولڈرز پر زور دیا گیا کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں اور قانونی ذرائع سے اس مبینہ بھتہ خوری کی مخالفت کریں۔ کوئلہ ہولڈرز نے مطالبہ کیا ہے کہ مقامی انتظامیہ اور پولیس سیکورٹی فراہم کرے، غیر جانبدارانہ تحقیقات کرے اور اگر الزامات درست ثابت ہوئے تو ملزمان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔ ان کا کہنا ہے کہ خوف کی یہ فضا کوئلے کی نقل و حمل اور کاروبار کو مشکل بنا رہی ہے۔ فی الحال اس معاملے پر پولیس کی جانب سے کوئی سرکاری بیان جاری نہیں کیا گیا ہے۔ تحقیقات کے بعد ہی الزامات کی تصدیق ہو سکے گی۔

ڈی وائی ایف آئی کی جموڑیہ تھانہ کو میمورنڈم

آسنسول:29/جولائی،(عوامی نیوز سروس): کولکاتا میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے مبینہ کارکنوں کی طرف سے ڈی وائی ایف آئی (ڈیموکریٹک یوتھ فیڈریشن آف انڈیا) کے جھنڈے کو جلائے جانے کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے پورے مغربی بنگال میں ڈی وائی ایف آئی کی طرف سے ریاست گیر میمورنڈم پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس سلسلہ میں ڈی وائی ایف آئی اجے ویسٹ ایریا کمیٹی کے ممبران جموڑیہ پولیس اسٹیشن پہنچے اور ایک میمورنڈم پیش کیا اور قصورواروں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا۔ ڈی وائی ایف آئی اجے ویسٹ ایریا کمیٹی کے سکریٹری کامریڈ ارونا مکھرجی نے کہا کہ جموڑیہ پولیس اسٹیشن میں میمورنڈم پیش کرنے کا مقصد علاقے میں امن و امان کو برقرار رکھنا اور مستقبل میں اس طرح کے واقعات کی تکرار کو روکنا ہے۔ انہوں نے انتظامیہ سے کولکتہ واقعہ کے ذمہ داروں کے خلاف فوری کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر بروقت مناسب اقدامات نہیں اٹھائے گئے تو تنظیم ایک بڑی تحریک چلانے پر مجبور ہوگی اس دوران کامریڈ بدھ دیو راجک نے کہا کہ DYFI جھنڈا صرف کپڑے کا ٹکڑا نہیں ہے بلکہ لاکھوں نوجوانوں کی جدوجہد اور امنگوں کی علامت ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جمہوری تحریکوں کو دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن تنظیم پیچھے نہیں ہٹے گی میمورنڈم پروگرام کی قیادت کامریڈ ارونا مکھرجی نے کی۔ میٹنگ میں کامریڈ بدھ دیو راجک، مکرم انصاری، چندن رویداس، منتھن بوری، طاہر انصاری، بھوشن نے شرکت کی۔

کول مائننگ کمپنی سی ایم اے ٹی کے ملازم کی موت، لاش کے ہمراہ احتجاج

آسنسول:29/جولائی،(عوامی نیوز سروس):40 سالہ سریش کمار نونیا عرف تولو، جو گاگھٹا کے رہنے والے تھے صبح کو پنڈ ویشور اسمبلی حلقہ کے سون پور بازاری پروجیکٹ میں کوئلے کی کان کنی کی ایک نجی کمپنی کول مائنز ایسوسی ایٹڈ ٹریڈرز (سی ایم اے ٹی) میں دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے اس واقعے سے متوفی کے اہل خانہ، مقامی رہائشیوں اور کان کے مزدوروں میں غم و غصہ پھیل گیا سریش تقریباً 14 سال سے کوئلے کی کان کنی کی تنظیم سے وابستہ تھے حادثے کے بعد شام کے وقت مقامی لوگوں کی بڑی تعداد سی ایم اے ٹی آفس پہنچی اور شدید احتجاج کیا مظاہرین کا الزام ہے کہ واقعے کو کئی گھنٹے گزر جانے کے باوجود انتظامیہ نے کوئی تسلی بخش جواب یا معاوضے کے حوالے سے واضح یقین دہانی نہیں کرائی انہوں نے متوفی کے خاندان کے لیے 5.4 ملین روپے کا معاوضہ، خاندان کے ایک فرد کو مستقل ملازمت اور پورے معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے واقعہ کی اطلاع ملتے ہی مقامی انتظامیہ اور متعلقہ حکام جائے وقوعہ پر پہنچے اور مظاہرین سے بات چیت کر کے صورتحال کو پرامن کرنے کی کوشش کی بتایا جاتا ہے کہ کام کے دوران ان کی صحت خراب ہو گئی۔ ان کے زیر کفالت افراد کے لیے معاوضے کا مطالبہ کیا گیا ہیمو فی کے بھائی کا کہنا تھا کہ کمپنی کے پاس ایمبولینس نہیں تھی اس لیے اسے نجی گاڑی میں اسپتال لے جایا گیا۔ ہسپتال پہنچنے پر ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ اسے دیر سے لایا گیا تھا اور بروقت ملنے سے اس کی جان بچ سکتی تھی انہوں نے کہا کہ معاوضے کا مطالبہ کیا گیا لیکن کمپنی کبھی چار لاکھ روپے اور کبھی سات لاکھ روپے کی پیشکش کر رہی ہے۔

ہوٹلوں کے باہر مالک کا نام اور کھانے کی معلومات ظاہر کرنے کا مطالبہ

آسنسول: 29/ جولائی،(عوامی نیوز سروس):ساون کے مہینے میں عقیدت مندوں اور عام صارفین کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے آسنسول ضلع کی اہم سڑک کی تزئین و آرائش کی گئی ہے۔ وفد نے مغربی بردوان کے ضلع مجسٹریٹ (ڈی ایم) کو ایک میمورنڈم پیش کیا۔ میمورنڈم میں مطالبہ کیا گیا کہ ضلع کے تمام ہوٹلوں کو ہوٹل کے مالک کا نام اور دستیاب کھانے کی قسم کو واضح طور پر ظاہر کرنے کی ضرورت ہے تنظیم نے کہا کہ فی الحال، ضلع کے بہت سے ہوٹلوں میں صرف ہوٹل کا نام ظاہر ہوتا ہے، جب کہ مالک کا نام اور سبزی خور، سبزی خور اور سبزی خور پکوان واضح طور پر ظاہر نہیں ہوتے ہیں اس بارے میں معلومات نہیں دی گئی ہیں کہ آیا نان ویجیٹیرین یا دونوں قسم کا کھانا دستیاب ہے۔ اس کی وجہ سے بہت سے گاہک خاص طور پر مذہبی عقائد رکھنے والے غیر دانستہ طور پر ایسے ہوٹلوں میں چلے جاتے ہیں جہاں ان کے غذائی عقائد کے مطابق کھانا دستیاب نہیں ہوتا۔ میمورنڈم میں انتظامیہ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ اسے تمام ہوٹل آپریٹروں کو ہدایت جاری کیا جائے اور ہوٹل کے نام کے ساتھ مالک کا نام بڑے اور واضح حروف میں ظاہر کرنا لازمی قرار دیا جائے۔ اس کے علاوہ ہوٹل کے باہر واضح طور پر لکھا جانا چاہیے کہ سبزی خور، نان ویجیٹیرین یا دونوں قسم کے کھانے وہاں دستیاب ہیں، تاکہ گاہک آپ اپنی سہولت، پسند اور مذہبی عقائد کے مطابق فیصلے کر سکتے ہیں۔ آسنسول ضلع مین روڈ کی پبلسٹی چیف پائل رائے نے کہا کہ اس وقت ساون کا مقدس مہینہ چل رہا ہے۔ اس وقت کے دوران، بڑی تعداد میں عقیدت مند بھگوان شیو کی پوجا کرتے ہیں وہ جلبھیشیک کے لیے سفر کرتے ہیں۔ اگر ہوٹلوں کے باہر کھانے کے حوالے سے واضح معلومات دستیاب نہ ہوں تو عقیدت مندوں کو غیر ضروری الجھن اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے انہوں نے واضح کیا کہ تنظیم کے مطالبے کا مقصد کسی خاص کمیونٹی کے لیے نہیں ہے اس کا مقصد لوگوں کو نشانہ بنانا نہیں ہے بلکہ تمام مذاہب کے لوگوں کے مذہبی جذبات کے احترام اور کھانے پینے کی عادات کی آزادی کو یقینی بنانا ہے۔ تنظیم نے مطالبہ کیا ہے کہ ضلعی انتظامیہ اس سلسلے میں ضروری ہدایات جاری کر کے موثر کارروائی کرے۔

بنگال ہومیوپیتھک کالج کیمپس میں مبینہ طور پر 35 درختوں کی کٹائی پر تنازعہ

آسنسول: 29/ جولائی،(عوامی نیوز سروس): آسنسول میں ماحولیاتی تحفظ کے حوالے سے ایک سنجیدہ اقدام ایک کیس سامنے آیا ہے شہر کے بنگال ہومیوپیتھک کالج کیمپس میں تقریباً 35 بڑے درخت مبینہ طور پر بغیر اجازت کے کاٹے گئے ہیں۔ مقامی افراد اور ماہرین ماحولیات اس واقعہ سے سخت پریشان ہیں۔ مغربی بنگال آلودگی کنٹرول بورڈ میں تحریری شکایت درج کرائی گئی ہے شکایت کے بعد پورے واقعہ کی تحقیقات کا مطالبہ تیز ہو گیا ہے حکام سے پوچھا جا رہا ہے کہ کیا درختوں کی کٹائی کے لیے ضروری اجازت لی گئی تھی۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ کالج کا کیمپس طویل عرصے سے گھنے اور پرانے درختوں سے ڈھکا ہوا ہے بڑی تعداد میں درختوں کی اچانک کٹائی سے علاقے کی ہریالی متاثر ہوئی ہے۔ لوگوں نے سوال اٹھایا ہے کہ درخت کاٹنے کی اجازت کس محکمے سے حاصل کی گئی اور یہ کیوں ضروری تھی۔ ماہرین ماحولیات کا الزام ہے کہ ترقیاتی کاموں کے نام پر ہریالی کو نقصان پہنچایا گیا ہے، جب کہ کچھ کا خیال ہے کہ یہ انتظامی لاپرواہی کا معاملہ ہو سکتا ہے تاہم کالج انتظامیہ یا متعلقہ محکمے کی جانب سے ابھی تک کوئی باضابطہ بیان جاری نہیں کیا گیا ہے شکایت کے بعد تحقیقات پر سب کی نظر ہے۔ بغیر اجازت درختوں کی کٹائی کی تصدیق ہوئی تو ملوث افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔

☆

قاضی نذرال یونیورسٹی کی طالبہ صبا آفرین پر اسرار طور پر لاپتہ، اہل خانہ نے عوام سے مدد کی اپیل کی

آسنسول 29 جولائی(عوامی نیوز سروس): قاضی نذرال یونیورسٹی کی ایل ایل بی (LLB) کی طالبہ صبا آفرین کے پراسرار طور پر لاپتہ ہونے کی خبر سے علاقے میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے اہل خانہ ان کی سلامتی کے حوالے سے شدید فکر مند ہیں اور انہوں نے عوام سے ان کی تلاش میں تعاون کی اپیل کی ہے۔ تفصیلات کے مطابق صبا آفرین 27 جولائی 2026 کو رات تقریباً 10:34 بجے ٹرین نمبر 28182 میں سفر کر رہی تھیں وہ کٹیہار سے آسنسول آ رہی تھی اسی دوران بہار کے کیول ریلوے اسٹیشن سے وہ پراسرار حالات میں لاپتہ ہو گئیں اس واقعے کے بعد سے ان کا اپنے اہل خانہ سے کوئی رابطہ نہیں ہو سکا ہے اور نہ ہی اب تک ان کا کوئی سراغ مل پایا ہے۔ صبا آفرین کے والد محمد ریاض کا تعلق ریل پار، او کے روڈ، آسنسول (ضلع پچھم بردوان، مغربی بنگال) سے ہے۔ اہل خانہ اور رشتہ دار مسلسل اپنے طور پر اور انتظامیہ کی مدد سے صبا کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔

عوام سے اپیل: اہل خانہ نے تمام شہریوں اور مسافروں سے پرزور اپیل کی ہے کہ اگر کسی شخص کو صبا آفرین کے بارے میں کوئی بھی خبر، تصویر یا سراغ ملے تو انسانیت کے ناطے فوراً درج ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ قائم کریں: 7797678426 / 7318952603۔

کھنڈرا، انڈال میں ایک اور کان کے گرنے کا خطرہ

آسنسول:29/جولائی،(عوامی نیوز سروس): انڈال کے کھنڈرا گرام پنچایت کے نیل کنٹھ تلہ سے متصل دھوبا پاڑہ علاقے میں ایک بار پھر کان کے گرنے کے خوف سے خوف و ہراس پھیل گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ ایسٹرن کول فیلڈز لمیٹڈ کے بنکولا علاقے میں وشویشوری کوئلے کی کان سے تقریباً 200 میٹر کے فاصلے پر واقع رہائشی علاقے میں اچانک کئی مکانات میں دراڑیں نمودار ہوئیں اور کئی بار زمینی جھٹکے محسوس کیے گئے واقعے سے پورے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ مقامی لوگوں نے بتایا کہ اچانک شدید زلزلے سے مکانات لرز اٹھے۔ چند ہی لمحوں میں کئی گھروں کی دیواروں اور فرشوں میں دراڑیں نمودار ہوئیں۔ لوگ اپنی جان بچانے کے لیے فوری طور پر گھروں سے باہر نکل آئے۔ بہت سے خاندان ضروری سامان چھوڑ کر کھلے میدانوں میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے۔ مقامی لوگوں نے انتظامیہ اور مشرقی سے اپیل کی۔ کول فیلڈز لمیٹڈ سے کہا گیا ہے کہ وہ فوری طور پر علاقے کا معائنہ کرے اور اس کے کم ہونے کے امکان کی تحقیقات کرے اور متاثرہ خاندانوں کی حفاظت اور بحالی کے انتظامات کرے۔

آدھار، پین، ووٹر کارڈ شہریت کا حتمی ثبوت نہیں، ہائی کورٹ کا اہم مشاہدہ

کولکاتا،29/جولائی: (عوامی نیوز سروس) آدھار کارڈ، پین کارڈ، ووٹر شناختی کارڈ یا بینک اکاؤنٹ، یہ دستاویزات ہی کسی شخص کی ہندستانی شہریت کا حتمی ثبوت نہیں ہیں۔ کلکتہ ہائی کورٹ نے بنگلہ دیشی شہری ہونے کے الزام میں ایک شخص کی حراست کو چیلنج کرتے ہوئے دائر ہیبیس کارپس کیس میں اتنا اہم مشاہدہ کیا۔ واضح ہو کہ جسٹس دیبانگشو باسک اور اجے کمار گپتا کی ڈویژن بنچ نے کہا کہ درخواست گزار امیگریشن اینڈ فارنرز ایکٹ 2025 کے تحت زیر حراست شخص کی ہندستانی شہریت ثابت کرنے کی قانونی ذمہ داری کو پورا کرنے میں ناکام رہا ہے۔ کیس میں درخواست گزار سمن ملا نے دعویٰ کیا کہ حراست میں لیا گیا شخص اس کا بھتیجا ہے اور ہندستانی شہری ہے۔ 2026 کے اسپیشل انٹینسیو ریویو (SIR) کے دوران ان کا نام ووٹر لسٹ سے ہٹا دیا گیا تھا۔ شہریت کے ثبوت کے طور پر آدھار کارڈ، ووٹر آئی ڈی، پین کارڈ، بینک کے دستاویزات اور آبائی زمین کے کاغذات عدالت میں پیش کیے گئے۔ دوسری جانب ریاستی حکومت نے بتایا کہ زیر حراست شخص نے خود تسلیم کیا کہ وہ بنگلہ دیشی شہری ہے۔ اس کے علاوہ اسے 2 مئی 2025 کو مرکزی وزارت داخلہ کی ہدایت کے مطابق حراست میں لیا گیا تھا۔ دونوں فریقوں کے بیانات اور دستاویزات کی جانچ کرنے کے بعد، عدالت نے کہا کہ درخواست گزار کی طرف سے جمع کرائے گئے دستاویزات میں کئی تضادات ہیں۔ ان سے، شہریت ایکٹ 1955 کے مطابق پیدائش، نسب یا رجسٹریشن کے لحاظ سے ہندستانی شہریت یقینی طور پر ثابت نہیں ہے۔

صفحہ اول کا بقیہ

بقیہ: آسام میں قدرت

اہلکار اور سول رضا کاروں سمیت متعدد ایجنسیاں بچاؤ اور راحت کے کاموں میں مصروف ہیں۔ تقریباً 45,341.98 ہیکٹر فصلی زمین زیر آب آ گئی ہے، جب کہ مکانات، مویشیوں کے شیڈ، اسکولوں اور آنگن واڑی مراکز کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ بلاتعطل موبائل کنیکٹیویٹی کو یقینی بنانے کے لیے، سیبواساگر کے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں انٹرا سرکل رومنگ کی سہولت کو 30 جولائی کی رات 11.59 بجے تک یا اگلے احکامات تک بڑھا دیا گیا ہے۔ یہ سہولت مختلف ٹیلی کام فراہم کنندگان کے صارفین کو منسلک رہنے کی اجازت دیتی ہے چاہے ان کا اپنا نیٹ ورک دستیاب نہ ہو۔ چیف منسٹر ہمانتا بسوا سرما نے کہا کہ سیلاب سے متاثرہ بچوں پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے تاکہ انہیں صورتحال سے نمٹنے میں مدد مل سکے۔ "امدادی کیمپوں میں بچوں کے لیے سازگار ماحول بنانا ہماری توجہ کا مرکز ہے۔ سیکھنے اور کھیلنے کے لیے وقف جگہیں اس بات کو یقینی بنانے میں مدد کر رہی ہیں کہ سیلاب کے اثرات ان کے بچپن میں خلل نہ ڈالیں،" سرمانے بدھ کو ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں، امدادی کیمپوں میں سیکھنے کی سرگرمیوں میں حصہ لینے والے بچوں کی تصویریں شیئر کرتے ہوئے کہا۔ منگل کی شام کو ایک فیس بک لائیو کے دوران، سرمانے سیلاب میں ہلاک یا لاپتہ ہونے والوں کے لواحقین کو ایکس گریشیا امداد فراہم کرنے کے لیے اصولوں میں نرمی کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک وقتی گرانٹ حاصل کرنے کے لیے پوسٹ مارٹم رپورٹس کو لازمی جمع کروانا چھوڑ دیا گیا ہے، سرکل آفیسر کی طرف سے جاری کردہ سرٹیفکیٹ کافی ہے۔ سرمانے کہا، "فی متاثرین کو 4 لاکھ روپے سے زیادہ کی اضافی رقم جو فی الحال ادا کی جاتی ہے، ہم نے چیف منسٹر کے ریلیف فنڈ سے مرنے والوں کے خاندانوں کو اضافی 5 لاکھ روپے دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ "سیلاب میں لاپتہ ہونے والے افراد کے لیے، حکومت ان کے لواحقین کو 9 لاکھ روپے فراہم کرے گی اگر ان کی لاشیں ایک ماہ کے اندر برآمد نہ ہوئیں۔ سرکل آفیسر مطلوبہ سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا مجاز ہوگا۔ سب سے زیادہ متاثرہ چار اضلاع - شیواساگر، چرائیڈیو، جورہاٹ اور گولاگھاٹ میں شدید متاثر ہونے والے خاندانوں کو گھریلو ضروریات کے لیے 15,000 روپے کی عبوری امداد ملے گی۔ شیواساگر اور چرائیدیو میں طلباء کو مفت یونیفارم اور نصابی کتب کے لیے دوبارہ تعاون حاصل ہوگا۔ ہائر سیکنڈری، انڈر گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ طلباء کو کتابیں خریدنے کے لیے مالی مدد بھی فراہم کی جائے گی۔

بقیہ: مظاہرین طلبا

بارے میں لوک سبھا میں بات رکھنے کی کوشش ہوئی تو موقع ہی نہیں دیا گیا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ "میں نے اسپیکر سے کئی بار گزارش کی اور بی جے پی کے سینئر لیڈران سے بھی کہا، لیکن پھر بھی مجھے بولنے نہیں دیا گیا۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "میں نے امت شاہ کا نام لیا تھا۔ طلبا پر بربریت کے لیے امت شاہ ذمہ دار ہیں۔ اس پر مجھ سے معافی کے لیے کہا گیا۔ میں بی جے پی اور آر ایس ایس سے کبھی معافی نہیں مانگوں گا۔" پریس کانفرنس میں میڈیا سے مخاطب ہوتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ "جیسا کہ آپ نے آج دیکھا، لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد کو بولنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ حکومت کے دیگر اراکین کو بولنے کی اجازت دی گئی، لیکن مجھے بولنے نہیں دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی کہ میں نے امت شاہ کے بارے میں کچھ کہا تھا۔ میں نے صرف یہ کہا تھا کہ طلبا کے خلاف کی گئی بربریت کے ذمہ دار امت شاہ ہیں۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "مجھے یہ یقین دہانی بھی کرائی گئی کہ اگر میں معذرت کر لوں تو مجھے اپنی بات جاری رکھنے کی اجازت دے دی جائے گی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں کبھی بھی، کسی بھی صورت میں بی جے پی، آر ایس ایس یا ان سے وابستہ کسی بھی شخص سے معافی نہیں مانگوں گا۔ دوسری بات یہ کہ حزب اختلاف کے قائد کی حیثیت سے ملک کے اہم مسائل اٹھانا میرا حق ہے۔" کانگریس رکن پارلیمنٹ نے واضح لفظوں میں کہا کہ ان کے نزدیک آج سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ دہلی کی سڑکوں پر طلبا کے ساتھ بربریت کی گئی۔ انھوں نے بربریت کے 5 طریقوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ "ان پر پیلیٹ گنوں سے فائرنگ کی گئی۔ ان پر صرف عام لاٹھیاں نہیں برسائی گئیں بلکہ کیل لگی لاٹھیوں اور برقی شاک دینے والے ڈنڈوں کا بھی استعمال کیا گیا۔ خواتین و بچوں کی پٹائی کی گئی اور سادہ وردی والوں نے بھی طلبا کی پٹائی کی۔" وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ "مظاہرین کے خلاف چہرہ شناخت کرنے والی ٹیکنالوجی (فیشیل ریکگنیشن) استعمال کی جا رہی ہے۔ انہیں دوبارہ آواز اٹھانے سے روکنے کے لیے بجرنگ دل کو متحرک کیا جا رہا ہے تاکہ انہیں خوف زدہ کیا جا سکے۔" امت شاہ کو ہدف تنقید بناتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ وہ مظاہرین طلبا پر بربریت کے ذمہ دار ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ "صرف دو ہی امکانات ہیں۔ وزیر داخلہ امت شاہ نے پیلیٹ گنوں کے استعمال، لاٹھی چارج اور برقی شاک دینے والے ڈنڈوں کے استعمال کا حکم دیا تھا۔ یا پھر امت شاہ کو معلوم ہی نہیں تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔ اگر ایسا ہے تو یہ ان کی نااہلی ہے۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "دونوں ہی صورتوں میں انہیں اپنے عہدے سے جانا چاہیے۔"

بقیہ: مینو میں انڈے

یہ خبر موصول ہوئی ہے اور اب تک دستیاب معلومات شیئر کر رہے ہیں۔ ہم جلد ہی تمام تفصیلات سمیت ایک تفصیلی رپورٹ فراہم کریں گے۔ مکمل کہانی اور مزید تفصیلات تک رسائی کے لیے براہ کرم تھوڑی دیر میں اس صفحہ کو ریفریش کریں۔ ہم آپ کے صبر کی تعریف کرتے ہیں۔ یہ آن لائن جعلی خبروں کے حالیہ پھیلاؤ کو بھی قابل توجہ ہے۔ ہم رپورٹنگ کرتے وقت ہر ممکن حد تک چوکس رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کسی بھی خبر کو آپ کے سامنے پیش کرنے سے پہلے اس کی صداقت کی تصدیق کرنا ہمارا فرض ہے۔ براہ کرم ہمارے ساتھ رہیں؛ درست اور حقائق پر مبنی معلومات فراہم کرنے کی ہماری کوششوں میں، ہم آپ کے تعاون کی مخلصانہ قدر کرتے ہیں۔

بقیہ: ایودھیا میں اب

کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ فاؤنڈیشن کا کہنا ہے کہ ترمیم شدہ نقشہ آئندہ 20 دنوں کے اندر منظوری کے لیے جمع کر دیا جائے گا۔ 'انڈو اسلامک کلچرل فاؤنڈیشن' کے سربراہ ظفر احمد فاروقی کے مطابق نئی مسجد کا نام 'محمد بن عبداللہ' رکھا جائے گا۔ مسجد تقریباً 15 ہزار اسکوائر فیٹ رقبہ میں ہوگا، جبکہ اس کا احاطہ تقریباً 3500 اسکوائر فیٹ رہے گا۔ نقشہ میں ضروری تبدیلی کے بعد تعمیری عمل شروع کرنے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ ابتدائی منصوبہ میں صرف مسجد ہی نہیں بلکہ اسپتال، میوزیم، کمیونٹی کچن، لائبریری اور دیگر سماجی اصلاحات سے مزین ایک بڑا احاطہ تیار کرنے کا ارادہ تھا۔ اس پر ممکنہ خرچ تقریباً 300 کروڑ روپے ہونے کا اندازہ کیا گیا تھا۔ حالانکہ امید کے مطابق معاشی تعاون نہ ملنے اور کئی دیگر چیلنجز کے سبب فاؤنڈیشن نے فی الحال صرف مسجد تعمیر پر توجہ مرکوز کرنے کا فیصلہ لیا ہے۔ فاو?نڈیشن کے مطابق منصوبہ کو شروع سے ہی کئی طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مسلم سماج کے ایک طبقہ نے روایتی گنبد والی مسجد کا مطالبہ کیا، جبکہ ممبئی سمیت دیگر شہروں کے صنعت کاروں اور ممکنہ فنڈ دینے والوں سے امید کے مطابق معاشی مدد نہیں مل سکی۔ ان وجوہات سے تعمیری کام لگاتار ٹلتا رہا اور بالآخر منصوبہ کی شکل بدلنی پڑی۔ فاو?نڈیشن نے بتایا کہ فی الحال ٹرسٹ کے پاس تقریباً 1.5 کروڑ روپے دستیاب ہیں۔ اسی رقم سے نقشہ منظور کرایا جائے گا اور ابتدائی تعمیری کام شروع ہوگا۔ بقیہ تقریباً 3.5 کروڑ روپے لکھنو?، ایودھیا اور ا?س پاس کے اضلاع کے لوگوں سے امداد جمع کرنے کا منصوبہ ہے۔ اس کے لیے جلد ہی 'عوامی تعاون مہم' بھی شروع کی جائے گی۔ ٹرسٹ کا یہ بھی کہنا ہے کہ سبھی ضروری انتظامی و قانونی عمل پورا ہوتے ہی مسجد تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ فی الحال مسجد کے لیے الاٹ دھنی پور کی زمین کا استعمال مقامی بچے کرکٹ کھیلنے کے لیے کرتے ہیں۔ مقامی لوگوں کے مطابق پہلے اس احاطہ میں 15 اگست اور 26 جنوری کے موقع پر پرچم کشائی کا پروگرام بھی منعقد کیا جاتا تھا، لیکن اب وہ پروگرام بند ہو چکے ہیں۔

بقیہ: مودی حکومت نے

گوگوئی تجربے سے بول رہے تھے، کیونکہ آسام میں، 1979 سے 1984 تک ، طلباء کے احتجاج کے خلاف پولیس کی کارروائی میں 860 لوگ مارے گئے، جن میں زیادہ تر طلباء تھے۔ "اس وقت آسام میں کانگریس کی حکومت تھی۔ سنگھ نے کہا کہ کانگریس لیڈر پرینکا گاندھی نے دعویٰ کیا کہ ملک میں گزشتہ چند سالوں میں 152 بار سوالیہ پرچہ لیک ہوا ہے، جس سے 7.5 بلین بچے متاثر ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا، "مجھے نہیں معلوم کہ پرینکا گاندھی کے پاس یہ اعداد و شمار کہاں سے آئے۔" سنگھ نے کہا کہ پرینکا گاندھی نے دعویٰ کیا کہ 2024 میں ایف آئی آر درج ہونے کے بعد کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ مرکزی وزیر جتیندر سنگھ نے لوک سبھا کو بتایا کہ "نیٹ (غیر منصفانہ طریقوں کی روک تھام) ترمیمی بل، "2026 کو مسابقتی امتحانات کے تقدس اور اعتبار کو بحال کرنے کے مقصد سے پیش کیا گیا ہے۔ اس نئی ترمیم کے ذریعے مجرموں اور خدمات فراہم کرنے والوں کے خلاف مالی اور جیل کی سزاؤں کی دفعات کو دوگنا کر دیا گیا ہے۔

انفرادی مجرموں کے خلاف کارروائی

سزا: پہلے 3-5 سال قید، اب 5-10 سال قید، جرمانہ: پہلے 10? لاکھ تک، اب 50? لاکھ تک، سروس فراہم کرنے والوں (ایجنسیوں) کے خلاف سختی، سزا: پہلے 1 کروڑ تک، اب 5 کروڑ تک، بلیک لسٹنگ: پہلے 4 سال کی پابندی تھی، اب 8 سال کی پابندی، پیپر لیک مافیا کے خلاف کریک ڈاؤن، سزا: پہلے 5-10 سال قید، اب 7-10 سال قید، جرمانہ: پہلے 1 کروڑ تک، اب 10 کروڑ تک فاسٹ ٹریک عدالتیں اور سخت ٹائم لائنز، مقدمات کو جلد نمٹانے کے لیے خصوصی فاسٹ ٹریک عدالتیں قائم کی جائیں گی۔ مرکزی ایجنسی یا اسپیشل ٹاسک فورس کو 2 ماہ میں تحقیقات مکمل کرنے کی ضرورت ہوگی۔ کرن رجیجو نے اپوزیشن جماعتوں پر بل پر بحث سے توجہ ہٹانے کا الزام لگایا۔ بحث کے دوران مرکزی پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو نے اپوزیشن پارٹیوں پر الزام لگایا کہ وہ لوک سبھا میں سوالیہ پرچہ لیک ہونے سے روکنے کے بل پر بحث سے توجہ ہٹانے کے لیے دیگر مسائل اٹھا رہی ہیں۔ رجیجو نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر بحث کے دوران سیاست کھیلنے میں مصروف تھے۔ منگل کو لوک سبھا میں بل پر بحث شروع ہوئی۔ حکومت نے اسے ایک ایسا قدم قرار دیا جو طلباء کے مفادات کے تحفظ کے اپنے عزم کا اعادہ کرتا ہے۔

Aawami news
Kolkata
Thursday, 30th July 2026
Also published from Ranchi & Patna

National
قومی

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا
جمعرات، ۳۰؍جولائی ۲۰۲۶ء

پیلٹ گن چلانے کا حکم کس نے دیا؟ گورو گوگوئی کا لوک سبھا میں مرکزی حکومت پر سخت حملہ

نئی دہلی29جولائی: لوک سبھا میں اینٹی پیپر لیک بل پر منگل کو ہونے والی بحث کے دوران کانگریس کے رکن پارلیمنٹ اور ایوان میں حزب اختلاف کے نائب قائد گورو گوگوئی نے مرکزی حکومت پر شدید تنقید کرتے ہوئے جنتر منتر پر طلبہ کے احتجاج کے دوران ہوئی پولیس کارروائی پر کئی سنگین سوالات اٹھائے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مرکزی وزیر داخلہ واضح کریں کہ مظاہرین کے خلاف پیلٹ گن، آنسو گیس اور لاٹھی چارج کے استعمال کا حکم کس نے دیا تھا۔

گورو گوگوئی نے اپنی تقریر میں کہا کہ 20 جولائی کو پیپر لیک کے خلاف جنتر منتر پر ہونے والا احتجاج نوجوانوں کے مستقبل کی لڑائی تھا، جہاں والدین اپنے بچوں کو دعاؤں کے ساتھ احتجاج میں بھیج رہے تھے۔ ان کے مطابق اس موقع پر حکومت نے جمہوری آواز کو دبانے کے لیے طاقت کا بے دریغ استعمال کیا۔

انہوں نے الزام لگایا کہ احتجاج کے دوران پولیس نے پیلٹ گن چلائی، ایک خاتون مظاہرہ کرنے والی کو تھپڑ مارا گیا، خواتین کے ساتھ بدسلوکی کی گئی اور ان کے کپڑے تک پھاڑے گئے۔ گوگوئی نے کہا کہ یہ واقعات جمہوریت پر بدنما داغ ہیں اور ان کو کبھی فراموش نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ پورا ملک جاننا چاہتا ہے کہ اس کارروائی کا حکم کس نے دیا اور وزیر داخلہ کو اس بارے میں پارلیمنٹ میں جواب دینا چاہیے۔

کانگریس رکن نے سابق وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ ان کے دورِ وزارت میں متعدد امتحانات کے پرچے لیک ہوئے اور طلبہ کو شدید ذہنی دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ گوگوئی نے دعویٰ کیا کہ ان کے دور میں 21 طلبہ نے خودکشی کی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ استعفیٰ دینے کے بعد جب دھرمیندر پردھان پارلیمنٹ پہنچے تو بی جے پی اراکین نے ان کا ایسا استقبال کیا جیسے وہ کوئی بڑی جنگ جیت کر آئے ہوں۔

اینٹی پیپر لیک بل پر بات کرتے ہوئے گوگوئی نے کہا کہ مجوزہ ترمیمی قانون حقیقی اصلاحات کے بجائے محض دکھاوا ہے۔ ان کے مطابق حکومت دو سال قبل بھی "پبلک ایگزامینیشن (پریوینشن آف انفیئر مینز) ایکٹ، 2024" نافذ کر چکی ہے، لیکن اس کے باوجود یو جی سی اور نیٹ سمیت کئی اہم امتحانات میں پرچہ لیک ہونے کے واقعات پیش آئے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حکومت مؤثر اصلاحات کرنے میں ناکام رہی ہے۔

انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کو بھی تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ حکومت کو سوشل میڈیا اور تشہیر کے بجائے تعلیم کے شعبے کی بہتری، پیپر لیک پر قابو پانے، کوچنگ مافیا کے خلاف کارروائی اور امتحانی نظام میں شفافیت یقینی بنانے پر توجہ دینی چاہیے۔ گوگوئی نے دعویٰ کیا کہ تعلیمی نظام میں بدانتظامی اور مسلسل دباؤ کے باعث ملک میں ایک لاکھ سے زیادہ طلبہ خودکشی کر چکے ہیں۔

لوک سبھا میں گوگوئی کی تقریر کے دوران حزب اختلاف کے اراکین نے حکومت کے خلاف نعرے بھی لگائے، جبکہ حکمراں جماعت نے ان کے الزامات کی مخالفت کی۔ اینٹی پیپر لیک بل پر بحث کے دوران حکومت اور حزب اختلاف کے درمیان تعلیم، امتحانی شفافیت اور طلبہ کے مستقبل کے مسائل ایک بار پھر سیاسی کشمکش کا مرکز بن گئے۔

مدھیہ پردیش: ہزاروں کسانوں کا بھوپال میں سی ایم ہاؤس کی جانب مارچ، پولیس سے جھڑپ

بھوپال29جولائی: مدھیہ پردیش میں مونگ کی فصل کی سو فیصد سرکاری خرید اور کھاد کی تقسیم کے نظام میں بہتری کے مطالبے پر ریاست بھر سے ہزاروں کسان منگل کو دارالحکومت بھوپال پہنچ گئے۔ 19 کسان تنظیموں کے مشترکہ بینر تلے جمع ہونے والے کسان وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ (سی ایم ہاؤس) کا گھیراؤ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جس کے پیش نظر شہر میں سکیورٹی کے غیر معمولی انتظامات کیے گئے ہیں۔

کسانوں کے قافلے میں بڑی تعداد میں ٹریکٹر ٹرالیاں اور دیگر گاڑیاں شامل ہیں۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ وہ اپنے ساتھ سات دن کا راشن اور پانی لے کر آئے ہیں اور جب تک ان کے مطالبات پورے نہیں کیے جاتے، تب تک بھوپال سے واپس نہیں جائیں گے۔

پولیس نے کسانوں کو سی ایم ہاؤس کی طرف بڑھنے سے روکنے کے لیے برکت اللہ پل کے قریب سخت ناکہ بندی کر دی۔ راستوں پر بیریکیڈ لگائے گئے، بسیں کھڑی کر کے سڑکیں بند کی گئیں، جبکہ واٹر کینن، وجر گاڑیاں، اسپیشل آرمڈ فورس (ایس اے ایف)، ریپڈ ایکشن فورس (آر اے ایف) اور 20 سے زائد تھانوں کی پولیس کو تعینات کیا گیا ہے۔ اس کے باوجود کئی مقامات پر کسانوں نے بیریکیڈ توڑ کر آگے بڑھنے کی کوشش کی، جس کے دوران پولیس اور مظاہرین کے درمیان دھکا مکی بھی ہوئی۔

کسان رہنماؤں کا الزام ہے کہ انتظامیہ نے احتجاج کو کمزور کرنے کے لیے کئی تنظیمی رہنماؤں کو حراست میں لیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ حکومت کسانوں کے مسائل سننے کے بجائے انہیں دبانے کی کوشش کر رہی ہے۔ بھارتیہ کسان یونین کے ریاستی نائب صدر سنتوش پٹوارے نے الزام لگایا کہ حکومت مونگ کی پوری فصل خریدنے کے اپنے وعدے پر عمل نہیں کر رہی۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے پر زرعی وزیر کے ساتھ ہونے والی بات چیت بھی بے نتیجہ رہی، جس کے بعد کسانوں میں ناراضگی مزید بڑھ گئی۔

احتجاج کے باعث بھوپال اور اس سے ملحقہ علاقوں میں ٹریفک شدید متاثر ہوئی ہے۔ عبید اللہ گنج سے بھوپال آنے والی قومی شاہراہ کو بند کر دیا گیا، جبکہ جبل پور کی سمت سے سلطان پور روڈ پر بھی آمد ورفت متاثر ہوئی۔ شہر کے کئی اہم راستوں پر کئی کلومیٹر طویل گاڑیوں کی قطاریں دیکھنے میں آئیں، جس سے عام شہریوں کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

پولیس اور ضلعی انتظامیہ کے اعلیٰ افسران مسلسل صورت حال پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے نمٹنے کے لیے تمام ضروری انتظامات کیے گئے ہیں اور کوشش کی جا رہی ہے کہ احتجاج پرامن رہے۔ یہ احتجاج ایسے وقت میں شدت اختیار کر گیا ہے جب مدھیہ پردیش میں مونگ کی کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) پر سو فیصد خرید کے مطالبے کو لے کر گزشتہ کئی دنوں سے کسان مسلسل احتجاج کر رہے ہیں۔ کسان تنظیموں نے واضح کیا ہے کہ اگر حکومت نے جلد ان کے مطالبات تسلیم نہ کیے تو ریاست گیر تحریک کو مزید وسیع کیا جائے گا۔

طلبہ پر پیلٹ گن چلانے اور بغیر وردی، بغیر شناختی بیج والے اہلکاروں کی تعیناتی کا حکم کس نے دیا؟ کانگریس کا امت شاہ سے سوال

نئی دہلی29جولائی: کانگریس نے نیٹ پیپر لیک کے خلاف احتجاج کرنے والے طلبہ کے خلاف پولیس کارروائی کو لے کر مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ پر سخت حملہ کیا ہے۔ پارٹی نے سوال اٹھایا ہے کہ احتجاج کے دوران طلبہ پر پیلٹ گن کے استعمال، اے کے-47 سے لیس سکیورٹی اہلکاروں کی تعیناتی اور بغیر شناختی بیج یا وردی کے اہلکاروں کی موجودگی کی اجازت آخر کس نے دی۔

ایک نیوز چینل کی مباحثہ میں کانگریس رہنما گردیپ سنگھ سپل نے کہا کہ طلبہ کے خلاف طاقت کے استعمال میں بھیڑ پر قابو پانے سے متعلق سپریم کورٹ کی ہدایات کی خلاف ورزی کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو اس پورے معاملے پر جواب دینا چاہیے اور ذمہ داری طے کی جانی چاہیے۔

سپل نے انڈین ایکسپریس کی ایک رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ احتجاج کے دوران سی آر پی ایف کی ریپڈ ایکشن فورس (آر اے ایف) نے پیلٹ گن سے کم از کم 5 راؤنڈ فائرنگ کی۔ ان کا کہنا تھا کہ ممکن ہے دہلی پولیس نے پیلٹ گن استعمال نہ کی ہو، لیکن موقع پر موجود ریپڈ ایکشن فورس نے ایسا کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ راہل گاندھی زخمی طلبہ میں سے ایک کو میڈیا کے سامنے لا چکے ہیں، اس لیے اصل سوالوں سے توجہ نہیں ہٹائی جانی چاہیے۔

کانگریس رہنما نے مزید کہا کہ بہار اور پارلیمنٹ کے باہر طلبہ کے احتجاج کے دوران اسالٹ رائفل (اے کے-47) سے لیس اہلکار تعینات کیے گئے تھے۔ ان کے مطابق مختلف ویڈیوز میں ایسے اہلکار واضح طور پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ طلبہ کے احتجاج میں اس نوعیت کے ہتھیاروں کی موجودگی کی ضرورت کیوں پیش آئی، جبکہ مظاہرین دہشت گرد نہیں بلکہ اپنے مستقبل کے لیے آواز بلند کرنے والے نوجوان تھے۔

گردیپ سنگھ سپل نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ احتجاج کے دوران بغیر شناختی بیج والے اور سادہ لباس میں موجود اہلکار بھی بھیڑ کو منتشر کرنے اور لاٹھی چارج کی کارروائی میں شریک تھے۔ انہوں نے سپریم کورٹ کے 2006 کے پرکاش سنگھ مقدمہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ پولیس اہلکاروں کے لیے شناختی بیج پہننا لازمی ہے اور سادہ لباس میں لاٹھی چارج کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

انہوں نے مزید الزام لگایا کہ بعض پولیس افسران نے سادہ لباس میں کارروائی کا حصہ بننے سے انکار کیا، جس کے بعد انہیں عہدوں سے ہٹا دیا گیا، تاہم اس دعوے کے حق میں انہوں نے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔

سپل نے حکومت پر یہ الزام بھی عائد کیا کہ وہ طلبہ کے اصل مسائل حل کرنے کے بجائے اینٹی پیپر لیک قانون میں ترمیم جیسے اقدامات کے ذریعے توجہ ہٹانے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فاسٹ ٹریک عدالت میں نیٹ پیپر لیک کیس کی پہلی سماعت کے دوران سی بی آئی کے وکیل کی غیر موجودگی حکومت کی سنجیدگی پر سوال کھڑے کرتی ہے۔

کانگریس رہنما نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ حکومت نے احتجاج ختم کرانے کے لیے طلبہ کو یقین دہانی کرائی تھی کہ ان کے خلاف درج تمام ایف آئی آر واپس لی جائیں گی اور پرامن مظاہرین کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوگی۔ ان کے مطابق اگر حکومت اپنے وعدے سے پیچھے ہٹی تو پارلیمنٹ کا معمول کے مطابق چلنا مشکل ہو جائے گا۔

'ثبوت ملے تو ملزم کی جائیداد ضبط کرنے کا التزام ہو'، ڈیجیٹل اریسٹ فراڈ پر بولے سی جے آئی سوریہ کانت

آج کل 'ڈیجیٹل اریسٹ اسکیم' سے منسلک معاملے ملک بھر میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ اس کو لے کر سپریم کورٹ نے از خود نوٹس لیا ہے۔ سی جے آئی سوریہ کانت نے کہا کہ ہم معاملے میں کل تک ہدایات جاری کریں گے۔ ایمیکس کیوری نے سپریم کورٹ کو بتایا کہ یہ معاملہ صرف واٹس ایپ تک محدود نہیں ہے بلکہ تمام چیٹ ایپس پر عائد ہوتا ہے۔ اگر ان پلیٹ فارمز کا استعمال فراڈ کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے تو ایک مقررہ وقت کے بعد 'کل سوئچ' (کنکشن کاٹنے کی سہولت) ہونا چاہیے۔

ایمیکس کیوری نے کہا کہ "یہ وقت ایک یا 2 گھنٹے کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ جیسا کہ واٹس ایپ کا اے آئی تجویز کر رہا ہے، ہماری تجویز ایسی نہیں ہے۔ تجویز یہ ہے کہ صحیح وقت کی حد طے کرنے کے لیے اے آئی کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ پہلا مرحلہ کال کے دوران پاپ-اپ وارننگ ہو سکتا ہے، جو صارف کو باخبر کرے کہ وہ کسی فراڈ کا شکار ہو سکتے ہیں۔ دوسرا مرحلہ اصل 'کل سوئچ' ہو سکتا ہے، جو کال کو کاٹ دے تاکہ ممکنہ متاثرہ شخص کو رکنے، صورتحال کو سمجھنے اور دوسروں کو مداخلت کرنے کا موقع مل سکے۔"

اس دوران سپریم کورٹ نے 'ڈیجیٹل اریسٹ' کے لیے قانون میں ایک الگ تعریف مقرر کرنے کی تجویز دی، تاکہ اسے ایک علیحدہ جرم کے طور پر قانونی حیثیت دی جا سکے۔ سی جے آئی سوریہ کانت نے پوچھا کہ کیا کوئی اعلیٰ سطح کی ایجنسی اس معاملے کو نہیں دیکھ سکتی؟ دوسری بات یہ ہے کہ کیا آپ کو مجرمانہ قوانین میں ڈیجیٹل اریسٹ کے معاملات کو باضابطہ طور پر واضح کرنے کی ضرورت ہے؟ اس میں جبراً وصولی اور لوٹ جیسی باتیں شامل ہیں۔ کیا آپ کو اسے سنگین نتائج والے ایک الگ جرم کے طور پر متعین کرنے کی ضرورت ہے؟ ساتھ ہی ایسا التزام بھی ہو کہ جب کسی ملزم کے خلاف کچھ پایا جائے تو اس کی جائیداد ضبط کر لی جائے۔

اس معاملے پر بات کرتے ہوئے جسٹس باغچی نے کہا کہ اب ہمارے پاس 'ڈیپ فیک' ہے، جس کا استعمال دھوکہ دہی اور کسی اور کی شکل اختیار کرنے کے لیے کیا جا سکتا ہے۔ آپ موجودہ قوانین کے ساتھ لڑتے تو ہیں، لیکن آپ کو ان میں بہتری لانے یا تبدیلی کرنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئین کے آرٹیکل 142 کے تحت ہم کسی جرم کی تعریف نہیں کر سکتے۔

بین الاقوامی

ایران جنگ نہیں چاہتا، لیکن مسلط کی گئی تو پوری طاقت سے دفاع کریں گے: محمد رضا عارف

تہران 29 جولائی: ایران کے پہلے نائب صدر محمد رضا عارف نے کہا ہے کہ اسلامی جمہوریہ ایران کسی بھی ملک کے ساتھ جنگ یا تصادم کا خواہاں نہیں، بلکہ اختلافات کو مذاکرات اور سفارتی ذرائع سے حل کرنے پر یقین رکھتا ہے۔ تاہم اگر ایران پر جنگ مسلط کی گئی تو ملک اپنی خودمختاری اور عوام کے دفاع کے لیے پوری طاقت کے ساتھ جواب دے گا۔

ایرانی سرکاری خبر رساں ایجنسی ارنا کے مطابق محمد رضا عارف نے یہ بات منگل کے روز تہران میں قومی مہارت ہفتہ اور قومی یومِ صنعت کاری وفنی و پیشہ ورانہ تربیت کے موقع پر منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔

انہوں نے کہا کہ حالیہ کشیدگی کے دوران اسرائیل اور امریکہ کی قیادت میں سرگرم قوتیں اپنے کسی بھی مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکیں۔ ان کے بقول اس کی بنیادی وجہ ایرانی عوام کی ہزاروں سال پرانی تہذیب، قومی اتحاد، عزم اور استقامت ہے، جس نے ہر مشکل وقت میں ملک کو مضبوط رکھا۔

محمد رضا عارف نے کہا، "ہم جنگ یا محاذ آرائی نہیں چاہتے۔ ہم چاہتے ہیں کہ تمام مسائل اور اختلافات کا حل بات چیت اور مذاکرات کے ذریعے نکالا جائے، لیکن اگر ہم پر جنگ مسلط کی گئی تو ہم پوری قوت کے ساتھ اپنا دفاع کریں گے۔"

انہوں نے اپنی تقریر میں 1980 کی دہائی میں ایران اور عراق کے درمیان ہونے والی 8 سالہ جنگ کا بھی حوالہ دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اس وقت امریکہ کی قیادت میں بعض طاقتوں نے خطے کے چند عرب ممالک کے وسائل کی مدد سے نو قائم اسلامی جمہوریہ ایران پر جنگ مسلط کی تھی، لیکن اس جنگ کے نتائج پوری دنیا کے سامنے ہیں اور اس کے باوجود مخالف قوتوں نے اس سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔

نائب صدر نے کہا کہ ایران گزشتہ کئی برسوں سے مختلف بین الاقوامی پابندیوں اور اقتصادی دباؤ کا سامنا کر رہا ہے، تاہم ایرانی قوم نے ثابت کیا ہے کہ وہ ان مشکلات کا مقابلہ کرنے اور ان پر قابو پانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ ایرانی عوام مضبوط اعصاب کے مالک ہیں اور وہ کسی بھی قسم کی پابندی، دباؤ یا زبردستی سے خوفزدہ ہونے والے نہیں۔ ان کے مطابق پابندیوں اور معاشی ناکہ بندی سے وقتی مشکلات ضرور پیدا ہوتی ہیں، لیکن طویل مدت میں ایسے اقدامات خود انہیں نافذ کرنے والوں کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔

محمد رضا عارف نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ ایران امن، استحکام اور باہمی احترام پر مبنی خارجہ پالیسی جاری رکھے گا، تاہم قومی سلامتی، خودمختاری اور علاقائی مفادات پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایران کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہوا تو ملک اپنی دفاعی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کرتے ہوئے ہر چیلنج کا مقابلہ کرے گا۔

امریکہ سے معاوضہ لینے والے جہازوں کو آبنائے ہرمز سے گزرنے کی اجازت نہیں دیں گے: ایران

تہران29جولائی: ایران نے امریکہ کے اس اعلان پر سخت ردعمل ظاہر کیا ہے کہ خلیجی کشیدگی کے دوران متاثر ہونے والے جہازوں کو معاوضہ ایران کے منجمد اثاثوں سے ادا کیا جائے گا۔ ایرانی فوج کی مرکزی کمان خاتم الانبیاء ؑ سینٹرل ہیڈکوارٹرز نے خبردار کیا ہے کہ جو بھی ملک یا شپنگ کمپنی ایران کے منجمد اثاثوں سے معاوضہ قبول کرے گی، اس کے جہازوں کو آبنائے ہرمز سے گزرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

ایران کے سرکاری نشریاتی ادارے آئی آر آئی بی کے مطابق، فوجی کمان کے ایک ترجمان نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے اس بیان کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ایران ان دعوؤں کو غیر قانونی اور ناقابل قبول سمجھتا ہے۔ ان کے مطابق خلیجی علاقے میں جہازوں کو پہنچنے والا نقصان ایران کی کارروائیوں کا نتیجہ نہیں بلکہ امریکہ کی فوجی سرگرمیاں غیر یقینی اور غیر محفوظ صورتحال کا باعث بنیں۔

ترجمان نے کہا کہ متعلقہ جہاز آبنائے ہرمز کے جنوبی حصے میں ایسے بحری راستے استعمال کر رہے تھے جنہیں ایران غیر قانونی اور غیر محفوظ تصور کرتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر کسی ملک یا کمپنی نے ایران کے منجمد اثاثوں سے معاوضہ وصول کیا تو ایرانی مسلح افواج ایسے تمام جہازوں کو آبنائے ہرمز سے گزرنے سے روکنے کے لیے اقدامات کریں گی۔

اس سے ایک روز قبل امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا تھا کہ امریکہ اپنے زیرِ کنٹرول موجود ایرانی فنڈز کو ان جہازوں کے نقصانات کی تلافی کے لیے استعمال کرے گا جو آبنائے ہرمز میں کشیدگی کے دوران متاثر ہوئے تھے۔ انہوں نے ایئر فورس ون میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے واضح کیا کہ امریکی حکومت اپنے خزانے سے شپنگ کمپنیوں کو معاوضہ ادا نہیں کرے گی بلکہ اس مقصد کے لیے ایران کے منجمد اثاثے استعمال کیے جائیں گے۔

ٹرمپ نے کہا، "ہم ایران کے پیسے سے وہ نقصان پورا کریں گے جو ان کی وجہ سے ہوا ہے۔" تاہم انہوں نے یہ واضح نہیں کیا کہ امریکہ کے پاس ایران کے کتنے اثاثے موجود ہیں، کن شپنگ کمپنیوں کو معاوضہ دیا جائے گا یا ادائیگی کا طریقہ کار کیا ہوگا۔ امریکی صدر نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ امریکی فوجی کارروائیوں کے بعد آبنائے ہرمز کی صورتحال پہلے کے مقابلے میں بہتر ہو چکی ہے۔ ان کے مطابق واشنگٹن اور تہران کے درمیان مذاکرات بھی جاری ہیں اور ایران نے بات چیت کے دوران حملے روکنے کی درخواست کی تھی۔

ٹرمپ اور نیتن یاہو کے درمیان مثبت اور نتیجہ خیز مذاکرات

اسرائیل 29 جولائی: وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو نے منگل کو وائٹ ہاؤس کا دورہ کیا جس میں ایران جنگ شروع ہونے کے بعد صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے ساتھ پہلی ذاتی بات چیت کی گئی، اسرائیلی رہنما نے کہا کہ انہوں نے اس بات کو یقینی بنانے پر بات چیت کی کہ تہران جوہری ہتھیار حاصل نہ کرے۔

بند کمرے کی بات چیت، جسے وائٹ ہاؤس نے "مثبت اور نتیجہ خیز" قرار دیا ہے، تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی اور اس وقت ہوئی جب نیتن یاہو اور ٹرمپ نے جنگ پر عوامی اختلاف کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ نیتن یاہو نے ملاقات کے بعد ایک ویڈیو پیغام میں کہا کہ یہ "امریکہ کے صدر کے ساتھ میری اب تک کی بہترین بات چیت میں سے ایک تھی" اور اس نے "ہمارے مشترکہ مقصد کو چھو لیا ہے، اس بات کو یقینی بنانا کہ ایران جوہری ہتھیار حاصل نہ کرے۔" ایران کی جنگ فروری کے آخر میں امریکی-اسرائیلی حملوں کے ساتھ شروع ہوئی تھی لیکن اس لڑائی میں حالیہ وقفہ دیکھنے میں آیا ہے، واشنگٹن کا کہنا ہے کہ وہ مذاکرات کو ایک موقع دینا چاہتا ہے۔ اسرائیل نے امریکہ اور ایران کے درمیان دشمنی کے تازہ ترین دور میں حصہ نہیں لیا ہے، جو اس ماہ کے شروع میں اپریل کی جنگ بندی کے خاتمے کے بعد بھڑک اٹھی تھی۔ 2025 کے اوائل میں ٹرمپ کے دفتر میں واپسی کے بعد سے دونوں رہنماؤں کے درمیان یہ آٹھویں ملاقات تھی اور یہ اس سال کے آخر میں نیتن یاہو اور امریکی صدر دونوں کے لیے اہم انتخابی امتحانات سے پہلے ہوئی تھی: اسرائیل میں قومی انتخابات اور ریاستہائے متحدہ میں وسط مدتی انتخابات۔ ٹرمپ اور نیتن یاہو کے درمیان تعلقات اپریل میں ایران کے ساتھ جنگ ؟؟ بندی پر بات چیت کے دوران نچلی سطح پر پہنچ گئے تھے، ٹرمپ نے اسرائیلی وزیر اعظم کے خلاف توہین آمیز جملے بازی کی تھی۔

پاکستان نے مقبوضہ کشمیر میں مظاہرین پر اے کے 47 سے برسائیں گولیاں، 11 افراد ہلاک

اسلام آباد 29 جولائی: پاکستان مقبوضہ کشمیر (پی او کے) میں پیر کے روز یعنی 27 جولائی 2026 کو سورش کے 48ویں روز پاکستانی حکومت کے ساتھ مذاکرات اور مطالبات ناکام ہو گئے۔ اس کے نتیجے میں راولا کوٹ عیدگاہ گراؤنڈ میں 9 جون 2026 سے بیٹھے مظاہرین سمیت مختلف علاقوں سے راولا کوٹ میں جمع 2 لاکھ افراد شام 4 بجے مظفر آباد کی جانب روانہ ہوئے۔ اسی دوران دیگر شہروں سے راولا کوٹ کی طرف جمع ہونے والا گروپ جونہی عیدگاہ گراؤنڈ سے ڈیڑھ کلومیٹر پہلے چنار چوک پر پہنچا، تو پاکستانی رینجرز اور ایف سی کے جوانوں نے مظاہرین پر فائرنگ شروع کر دی۔

اس کے ساتھ ہی جہاں ایک طرف پاکستانی رینجرز اور ایف سی کے جوان پاکستان مقبوضہ کشمیر کے غیر مسلح مظاہرین پر فائرنگ کر رہے تھے، تو دوسری جانب پنجاب پولیس اور پی او کے پولیس کے جوان آنسو گیس کے گولے داغ رہے تھے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹوں تک رک رک کر پاکستانی رینجرز اور ایف سی نے مظاہرین پر اے کے-47 سے گولیاں برسائیں اور آنسو گیس کے گولے داغے۔ اس فائرنگ میں گزشتہ شب ساڑھے 8 بجے تک 11 افراد کی اموات کی تصدیق ہوئی ہے۔ اموات کی تعداد میں مزید اضافے کا بھی امکان ہے۔ گولیوں کی آواز کے درمیان 'پی او کے' کے مظاہرین میں شامل محمد عقیل نے روتے ہوئے پاکستانی رینجرز کی بربریت بتائی۔ ساتھ ہی بین الاقوامی میڈیا اور انسانی حقوق کی تنظیموں سے مدد طلب کی۔ مظاہرین میں عاصم منیر نے بھی پاکستانی فوج کی ظلم و بربریت بیان کی۔

راولا کوٹ سے آئی تصاویر بھی پاکستانی رینجرز کی بربریت کی گواہی دے رہی ہیں کہ کس طرح ایمبولنسوں میں زخمیوں کو لے جایا جا رہا ہے، اور متوفیوں کی لاشیں ایک ساتھ چارپائی پر نماز جنازہ کے لیے عیدگاہ میدان میں رکھی جا رہی ہیں۔ اس حوالے سے مظاہرین کا الزام ہے کہ کمبائنڈ ملٹری اسپتال (سی ایم ایچ) راولا کوٹ میں رینجرز اور ایف سی نے قبضہ کر رکھا ہے اور زخمی مظاہرین کو اسپتال میں داخل نہیں ہونے دے رہے ہیں۔ فائرنگ کے واقعے کے بعد تمام مظاہرین ایک بار پھر راولا کوٹ کے عیدگاہ گراؤنڈ میں جمع ہو گئے ہیں۔ پورے پی او کے میں 5 جون سے انٹرنیٹ خدمات بند ہیں اور جون سے جاری فائرنگ میں اب تک 85 افراد سے زیادہ لوگوں کی جان جا چکی ہے۔ پیر کے روز ہوئی فائرنگ میں 38 سے زیادہ افراد کے زخمی ہونے کی بھی تصدیق ہوئی ہے۔

☆☆

قرآنی تصورِ وقت و موت اور انسان کی اخلاقی و روحانی تشکیل

پروفیسر ابو زاہد شاہ سید وحید اللہ حسینی القادری الملتانی
کامل الحدیث جامعہ نظامیہ، (OsmM.A M.Com)

جدید انسانی معاشرے میں مادہ پرستی، صارفیت، ڈیجیٹل مصروفیات اور تیز رفتار طرزِ زندگی نے انسان کو مقصدِ حیات، خود احتسابی، روحانی شعور اور وقت کی حقیقی قدر سے بڑی حد تک غافل کر دیا ہے۔ ایسے حالات میں قرآن مجید، سنت نبویؐ، اور ائمہ اسلام کی تعلیمات انسان کو اس کی حقیقت وجود، مقصد تخلیق اور منزل آخرت کا شعور بخش کر اسے اپنے خالق کی معرفت، بندگی اور رضائے الٰہی کے حصول کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ قرآن مجید انسان کو یہ شعور دیتا ہے کہ دنیا عارضی اور آزمائش کی جگہ ہے اور زندگی کا ہر لمحہ اسے اپنے خالق کی طرف لے جا رہا ہے۔ اس لیے وقت، زندگی اور موت محض طبعی حقائق نہیں بلکہ اخلاقی و روحانی ذمہ داری کا احساس دلانے والے قطعی امور ہیں جن کے پیش نظر انسان کو اپنی آخرت کی تیاری کرنی چاہیے۔ امام فخر الدین رازیؒ (544۔606/1149۔1209) اور امام طبریؒ (224۔310/839۔923) قرآن مجید کی متعدد آیات کی روشنی میں بیان کرتے ہیں وقت محض ایک زمانی پیمانہ (Chronological Measure) نہیں بلکہ انسان کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے بطور امانت عطا فرمایا ہے۔ اس کا درست استعمال ایمان، عملِ صالح اور اطاعتِ الٰہی میں ابدی کامیابی کا باعث بنتا ہے، جبکہ اس کا ضیاع دائمی خسارے کا سبب ہے۔ انسانی زندگی درحقیقت انہی لمحوں کا مجموعہ ہے جو ایک بار گزر جائیں تو کبھی واپس نہیں آتے، لہٰذا قرآنی تعلیمات انسان میں محاسبۂ نفس، اخلاقی ذمہ داری اور آخرت کی تیاری کا شعور پیدا کرتی ہیں۔ رسول اللہؐ نے وقت، صحت، فراغت، جوانی اور عمر کو اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتیں قرار دیتے ہوئے ان سے بھرپور استفادہ کرنے کی تلقین فرمائی اور واضح کیا کہ قیامت کے دن انسان سے اس کی عمر اور جوانی کے استعمال کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ یہ ارشادِ رسالت مآبؐ تمام مسلمانوں بالخصوص اُن نوجوانوں کے لیے نہایت فکر انگیز، چشم کشا اور دعوتِ عمل ہے جو اپنی قیمتی عمر اور نوجوانی کے بیش بہا لمحات سوشل میڈیا اور دیگر غیر مفید سرگرمیوں میں ضائع کر رہے ہیں، حالانکہ یہی ایام ان کے علمی، اخلاقی، روحانی اور عملی ارتقا کا حقیقی سرمایہ ہیں۔ امام ابن حجر عسقلانیؒ (773۔852/1372۔1449) کے مطابق وقت اور فراغت کا بہترین مصرف عبادت، علم، نیکی اور اصلاحِ نفس ہے، جبکہ ان کا ضیاع حقیقی خسارے کا سبب بنتا ہے۔ ابن سینا (370۔428/980۔1037) اور ملا صدرا (979۔1050/1571۔1640) موت کو فنا نہیں بلکہ انسانی وجود کی تکمیل اور عالم آخرت کی طرف انتقال قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک نفس انسانی جسمانی موت کے بعد بھی باقی رہتا ہے اور اپنے علمی، اخلاقی اور روحانی کمالات کے مطابق مراتبِ وجود حاصل کرتا ہے۔ یوں زندگی کا ہر لمحہ تزکیۂ نفس، معرفتِ الٰہی، روحانی ارتقاء اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تیاری کا ایک قیمتی موقع اور ذریعہ ہے، اور موت اسی ابدی سفر کا آغاز ہے۔ صوفیانہ روایات میں ہر غروبِ آفتاب اس حقیقت کی یاد دہانی ہے کہ عمر کا ایک اور باب ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا اور انسان اپنے رب سے ملاقات کے مزید قریب آ گیا۔ یہی احساس ہر دن انسان کو توبہ، مراقبہ، محاسبۂ نفس اور اصلاحِ اعمال کی دعوت دیتا ہے۔ صوفیہ کرام کے مطابق زندگی کا ہر گزرتا لمحہ اللہ تعالیٰ کی طرف سفر کا ایک مرحلہ ہے، اسے غفلت میں ضائع کرنا حقیقی خسارہ، جبکہ عبادت، خدمتِ خلق اور تزکیۂ نفس میں صرف کرنا حقیقی کامیابی ہے۔ حضرت سیدنا بشر حافیؒ (150۔227/767۔841) کا ارشاد ہے اگر لوگ موت کو اسی طرح یاد کریں جیسے رزق کی فکر کرتے ہیں، تو ان کے دل دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی طرف راغب ہو جائیں گے۔ سید الطائفہ حضرت سیدنا جنید بغدادیؒ (215۔298/830۔910) ارشاد فرماتے ہیں جو شخص موت کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھتا ہے، اس کے لیے ترکِ دنیا اور آخرت کی تیاری بہت آسان اور محبوب بن جاتی ہے۔ دیگر ائمہ تصوف جیسے حضرت علی ہجویریؒ (400۔465/1010۔1073) اور امام غزالیؒ (450۔505/1058۔1111) کے نزدیک بھی انسان کی اصلاح کا نقطۂ آغاز یہی شعور ہے کہ دنیا عارضی، زندگی محدود، وقت مختصر اور موت یقینی ہے۔ یہی احساس انسان کو غفلت، نفسانی خواہشات، دنیا پرستی، طویل آرزوؤں سے نکال کر اخلاص، تقویٰ، زہد، توکل اور رضائے الٰہی کی طرف مائل کرتا ہے جس کی وجہ سے انسان کی زندگی کا ہر لمحہ عبادت، ذکر، فکر اور خدمتِ خلق کا وسیلہ بن جاتا ہے۔ اس بناء پر صوفیہ کرام موت کو خوف، محرومی یا فنا کی علامت نہیں، بلکہ لقائے الٰہی، حیاتِ ابدی اور قربِ ربانی کی جانب ایک مبارک انتقال تصور کرتے ہیں۔ مذکورہ بالا صوفیہ کرام کے ارشادات و تعلیمات سے واضح ہو جاتا ہے کہ تصوف میں یادِ موت خوف و یاس پیدا کرنے کے لیے نہیں، بلکہ روحانی بیداری، اخلاقی تزکیہ، محاسبۂ نفس اور معرفتِ الٰہی کے فروغ کے لیے ہے۔ یہی شعور انسان کو اپنی خواہشات پر قابو پانے، ہر لمحے کو رضائے الٰہی کے مطابق گزارنے اور اپنے رب سے ملاقات کے لیے مسلسل تیار رہنے کی ترغیب دیتا ہے۔ ان تمام افکار کا جامع اظہار امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزیؒ (510۔597/1116۔1201) کی شہرہ آفاق تصنیف حفظ العمر میں ملتا ہے، جہاں آپ نے وقت کو انسان کا سب سے قیمتی سرمایہ قرار دیتے ہوئے اس کی حفاظت کو اسلامی اخلاقیات اور روحانی تربیت کی بنیاد بتایا ہے۔ علامہ ابن جوزیؒ نے اپنی کتاب میں جو حکیمانہ قول نقل کیا ہے وہ انسانی زندگی کی حقیقت کو نہایت بلیغ انداز میں واضح کرتا ہے۔ ایک حکیم نے کہا: انسان دنیاوی زندگی پر کیسے مسرور ہو سکتا ہے، جبکہ اس کا ہر گزرتا دن اس کے مہینے کو کم کر رہا ہے، ہر مہینہ اس کے سال کو گھٹا رہا ہے، اور ہر سال اس کی عمر کو ختم کیے جا رہا ہے، وہ دنیا کی لذتوں پر کیسے مطمئن ہو سکتا ہے؟ جبکہ اس کی عمر مسلسل اسے اس کی مقررہ اجل کی طرف لے جا رہی ہے، اور اس کی زندگی ہر آن اسے ناگزیر طور پر موت کے قریب کیے جا رہی ہے۔ علامہ ابن جوزیؒ کے نقل کردہ اس حکیمانہ قول کی روشنی میں یہ واضح ہوتا ہے کہ وقت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ عظیم امانت، زندگی ایک محدود مہلت اور موت ابدی حیات کی طرف انتقال ہے۔ علامہ ابن جوزیؒ وقت کی قدر و قیمت کو ایک نہایت مؤثر تمثیل کے ذریعہ واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وقت کو ضائع کرنے والا شخص اس تاجر کی مانند ہے جو ہر روز اپنا اصل سرمایہ کھوتا جا رہا ہو، مگر فریبِ نفس میں اسے نفع و کامیابی کا گمان ہو۔ حالاں کہ جس طرح سرمایہ ختم ہو جانے کے بعد تجارت باقی نہیں رہتی، اسی طرح عمر کی مہلت ختم ہونے کے بعد عمل اور تدارک کا ہر دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ اس لیے زندگی کا ہر لمحہ انسان کے لیے ایک امانت، ایک آزمائش اور ایک فیصلہ کن موقع ہے کہ اسے اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کے ذریعہ ابدی سعادت میں ڈھالے یا غفلت و معصیت کے باعث دائمی خسارے کا سبب بنا لے۔ علامہ ابن جوزیؒ کا یہ تصور قرآن مجید بالخصوص سورۃ العصر کی تعلیمات کا آئینہ دار ہے، جہاں اللہ تعالیٰ نے زمانے کی قسم کھا کر واضح فرمایا کہ حقیقی خسارہ وقت کے گزرنے میں نہیں، بلکہ ایمان، عمل، صالح، تواصی بالحق اور تواصی بالصبر سے محروم زندگی گزارنے میں ہے۔ اسی حقیقت کو رسول اللہؐ نے اس ارشاد مبارک میں نہایت جامع انداز میں بیان فرمایا کہ دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں اکثر لوگ خسارے میں رہتے ہیں۔ صحت اور فراغت۔ محولہ بالا قرآنی و نبوی ارشادات سے یہ رہنمائی ملتی ہے کہ وقت انسان کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے، جس کا ہر لمحہ اس کی دنیا و آخرت کی کامیابی یا ناکامی کا فیصلہ کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات انسان کو دنیا سے بے رغبتی یا مایوسی کی نہیں، بلکہ وقت کے بہترین استعمال، اصلاحِ نفس، اخلاقی ذمہداری، روحانی بیداری اور رضائے الٰہی کے حصول کے ذریعہ بامقصد اور کامیاب زندگی اختیار کرنے کی دعوت دیتی ہے۔ یہ حکیمانہ قول اسلامی روحانیت اور اسلامی فکر کے چند بنیادی تصورات کا نہایت جامع اور بلیغ خلاصہ پیش کرتا ہے، جن میں دنیاوی زندگی کی ناپائیداری، وقت کی بے بہا قدر، موت کی حتمیت اور آخرت کی تیاری کی ناگزیر ضرورت نمایاں ہیں۔ تاہم اس کا مقصد انسان کو مایوسی، قنوطیت یا دنیا سے کنارہ کشی کی دعوت دینا نہیں، بلکہ اس کے اندر خود احتسابی، اخلاقی ذمہ داری، روحانی بیداری اور بامقصد زندگی کا شعور پیدا کرنا ہے۔ یہی شعور انسان کو اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ وہ اپنی محدود عمر اور ہر گزرتے لمحے کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور ابدی کامیابی کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ جدید تہذیب کا سب سے بڑا المیہ امرِ مقدس کو فراموش کر دینا ہے، جبکہ اسلامی روحانیت انسان کو دوبارہ اس کے حقیقی مقصدِ وجود سے وابستہ کرتی ہے۔ قرآن مجید، سنت نبویؐ، اسلامی فلسفہ اور تصوف اس امر پر متفق ہیں کہ حقیقی کامیابی عمر کی طوالت میں نہیں بلکہ ایمان، اعمال صالحہ، تزکیۂ نفس اور وقت کے بہترین استعمال میں مضمر ہے۔ چنانچہ اگر انسان اس شعور کو اپنی زندگی کا محور بنا لے تو وہ اپنی محدود مہلت کو دنیا و آخرت کی دائمی کامیابی کا ذریعہ بنا سکتا ہے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ بطفیل نعلین پاک مصطفیٰ ﷺ ہمیں قرآن اور صاحب قرآن ﷺ کی تعلیمات کے مزاج کو سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین طٰہٰ و یٰسین۔

عہدِ حاضر میں پریم چند کے افکار و نظریات کی معنویت

پروفیسر مشتاق احمد
پرنسپل سی۔ایم۔کالج، دربھنگہ، بہار
ای میل:
rm.meezan@gmail.com

آج کا زمانہ مصنوعی ذہانت، سوشل میڈیا، مختصر ویڈیوز، تیز رفتار اطلاعات اور ڈیجیٹل رابطوں کا زمانہ ہے۔ انسانی زندگی پہلے کے مقابلے میں کہیں زیادہ سہل، تیز اور معلومات سے بھرپور ضرور ہوئی ہے، مگر اس کے ساتھ ایک تلخ حقیقت بھی جڑی ہوئی ہے کہ انسان کا ادب، کتاب، مطالعہ اور گہرے فکری مکالمے سے تعلق کمزور پڑتا جا رہا ہے۔ کتاب کی جگہ موبائل نے لے لی ہے، مطالعے کی جگہ اسکرولنگ نے، اور غور و فکر کی جگہ فوری ردِعمل نے۔ ایسے ماحول میں یہ سوال بے حد اہم ہو جاتا ہے کہ کیا پریم چند جیسے ادیب کی فکر آج بھی ہمارے لیے معنویت رکھتی ہے؟ کیا ان کے افسانے اور ناول صرف اپنے عہد کی داستان ہیں، یا وہ آج کے انسان کی بھی ترجمانی کرتے ہیں؟ کیا پریم چند کے مضامین کی عصری معنویت برقرار ہے؟ اس سوال کا جواب پورے اعتماد کے ساتھ "ہاں" میں دیا جا سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ پریم چند کی معنویت میں کمی نہیں بلکہ اضافہ ہوا ہے، کیونکہ انہوں نے انسان کو موضوع بنایا، اور انسان کے بنیادی مسائل آج بھی وہی ہیں، اگرچہ ان کی صورتیں بدل گئی ہیں۔ ہمارے معاشرے میں اب بھی سماجی برائیاں موجود ہیں ، سیاسی استحصال جاری ہے، فرقہ واریت کا زور قائم ہے اور طبقاتی نظام کی قبیح تصویریں موجود ہیں۔ اس لئے پریم چند کی تحریریں اسی وقت بے وقت کی راگنی قرار پائیں گی جب ہمارے معاشرے سے مذکورہ مسائل ختم ہو جائیں گے اور جب تک ہمارے سماج کی تصویر اور تقدیر نہیں بدلے گی اس وقت تک پریم چند کے افکار و نظریات کی معنویت برقرار رہے گی۔ واضح ہو کہ پریم چند (31ر جولائی 1880۔ 8ر اکتوبر 1936ء) اردو اور ہندی ادب کے وہ عظیم افسانہ نگار ہیں جنہوں نے ادب کو محض تفریح یا حسنِ بیان کا ذریعہ نہیں سمجھا بلکہ اسے معاشرتی بیداری، انسانی ہمدردی اور اخلاقی شعور کی قوت بنایا۔ انہوں نے ہندوستان کے دیہات، کسان، مزدور، عورت، نچلے طبقات، محروم انسانوں اور استحصال کے شکار لوگوں کو اپنی تخلیقات کا مرکز بنایا۔ ان کا ادب محلوں اور درباروں کا نہیں بلکہ جھونپڑیوں، کھیتوں اور گلی کوچوں کا ادب ہے۔ عصرِ حاضر یعنی ڈیجیٹل عہد کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ انسان مسلسل معلومات حاصل کر رہا ہے، مگر حکمت سے دور ہوتا جا رہا ہے۔ معلومات کا انبار موجود ہے، لیکن انسانی احساس کمزور پڑ رہا ہے۔ ایسے وقت میں پریم چند کی تحریریں ہمیں یاد دلاتی ہیں کہ ترقی صرف ٹیکنالوجی سے نہیں بلکہ انسان دوستی، انصاف اور اخلاقی شعور سے حاصل ہوتی ہے۔ پریم چند کا مشہور ناول "گئودان" صرف ایک کسان ہوری کی کہانی نہیں بلکہ ایک ایسے سماج کی تصویر ہے جہاں محنت کرنے والا سب سے زیادہ محروم ہے۔ اگرچہ آج کا کسان ٹریکٹر، موبائل اور انٹرنیٹ استعمال کرتا ہے، لیکن قرض، معاشی عدم تحفظ اور استحصال کے مسائل اب بھی موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ "گئودان" کے کردار آج بھی زندہ محسوس ہوتے ہیں۔ اسی طرح "کفن" کو دیکھیے۔ یہ افسانہ صرف غربت کی داستان نہیں بلکہ اس سماجی نظام پر شدید طنز ہے جو انسان سے اس کی حساسیت بھی چھین لیتا ہے۔ آج جب دنیا میں معاشی عدم مساوات بڑھ رہا ہے، تو "کفن" کی معنویت پہلے سے کہیں زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔ پریم چند کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے مذہب، ذات، طبقے اور زبان سے اوپر اٹھ کر انسان کو دیکھا۔ ان کے نزدیک انسان کی عزت، انصاف اور ہمدردی سب سے بڑی قدریں تھیں۔ آج جب دنیا نفرت، تعصب، مذہبی انتہا پسندی اور سماجی تقسیم کے مسائل سے دوچار ہے، تو پریم چند کی فکر امن، رواداری اور مشترکہ انسانی قدروں کا سبق دیتی ہے۔ عہدِ حاضر میں ڈیجیٹل میڈیا نے جہاں اظہار کی آزادی کو وسعت دی ہے، وہیں جھوٹی خبروں، نفرت انگیز مہمات اور سطحی مباحث کو بھی فروغ دیا ہے۔ ایسے ماحول میں پریم چند کا حقیقت پسندانہ طرزِ فکر ہمیں سکھاتا ہے کہ ہر مسئلے کو انسانی زاویے سے دیکھنا چاہیے، نہ کہ جذباتی یا تعصبانہ انداز سے۔ پریم چند کا یہ قول آج بھی رہنمائی کرتا ہے: "ادب زندگی کی تنقید ہے۔" یہ ایک مختصر جملہ نہیں بلکہ ادب کا مکمل فلسفہ ہے۔ ادب اگر زندگی کے مسائل، خوشیوں، دکھوں، ناانصافیوں اور امیدوں کی ترجمانی نہ کرے تو وہ محض الفاظ کا کھیل بن کر رہ جاتا ہے۔ یہی تصور آج بھی ادیبوں، صحافیوں اور دانش وروں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ آج کے نوجوان زیادہ تر مختصر ویڈیوز، ریلز اور مصنوعی ذہانت سے تیار شدہ مواد کے درمیان زندگی گزار رہے ہیں۔ اس ماحول میں پریم چند کا مطالعہ انہیں یہ احساس دلاتا ہے کہ حقیقی انسانی تجربہ کسی مصنوعی ذہانت سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ انسانی احساس، مشاہدے اور درد سے جنم لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی کہانیاں پڑھنے والا محض لطف اندوز نہیں ہوتا بلکہ اپنے معاشرے پر بھی غور کرنے لگتا ہے۔ پریم چند کا ادب ہمیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ ترقی صرف اقتصادی ترقی کا نام نہیں۔ اگر سماج میں انصاف، مساوات، تعلیم اور انسانی وقار موجود نہ ہو تو ترقی ادھوری رہتی ہے۔ آج جب دنیا مصنوعی ذہانت، روبوٹکس اور ڈیجیٹل انقلاب کی بات کر رہی ہے، تب بھی غربت، بھوک، بے روزگاری ، فرقہ واریت اور سماجی ناانصافی جیسے مسائل باقی ہیں۔ ان مسائل کی طرف توجہ دلانے کے لیے پریم چند کا ادب آج بھی زندہ اور متحرک ہے۔ مختصر یہ کہ ڈیجیٹل عہد میں پریم چند کی معنویت صرف ایک ادبی شخصیت کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک سماجی مفکر، انسان دوست، دانشور اور اخلاقی رہنما کے طور پر بھی قائم ہے۔ ان کی تحریریں ہمیں یاد دلاتی ہیں کہ مشینیں زندگی کو آسان بنا سکتی ہیں، مگر انسان کو انسان بنانا صرف ادب ہی کا کام ہے۔ پریم چند کی عظمت کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ انہوں نے ادب کو محض الفاظ کی آرائش یا جذبات کی عکاسی تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے سماج کی تعمیر اور انسان کی اصلاح کا مؤثر ذریعہ بنایا۔ ان کی ہر تحریر اپنے عہد کے مسائل سے جڑی ہوئی ہے، لیکن اس کے اندر ایسی آفاقی انسانی قدریں موجود ہیں جو ہر زمانے میں اپنی تازگی برقرار رکھتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک صدی گزر جانے کے باوجود ان کی کہانیاں اور ناول آج بھی قاری کو اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں۔ عہدِ حاضر کا ڈیجیٹل معاشرہ بظاہر بہت مربوط نظر آتا ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ انسان پہلے سے زیادہ تنہا ہوتا جا رہا ہے۔ ہزاروں "دوست" رکھنے والا فرد بھی اندر سے بے سکون اور بے تعلق محسوس کرتا ہے۔ سوشل میڈیا نے تعلقات کی وسعت تو پیدا کی ہے، مگر ان میں حساسیت کم کر دی ہے۔ ایسے ماحول میں پریم چند کے کردار ہمیں انسان سے انسان کے حقیقی رشتے کی اہمیت یاد دلاتے ہیں۔ ان کے افسانوں میں محبت، ہمدردی، ایثار، قربانی، دیانت اور اجتماعی احساس نمایاں ہیں، جو آج کے معاشرے کی سب سے بڑی ضرورت ہیں۔ پریم چند نے عورت کے مسائل کو بھی نہایت حساسیت کے ساتھ پیش کیا۔ "نرملا" جیسے ناول میں انہوں نے جہیز، کم عمری کی شادی، خاندانی ناانصافی اور عورت کی بے بسی کو جس انداز سے بیان کیا، وہ آج بھی ہمارے معاشرے کے لیے ایک آئینہ ہے۔ اگرچہ تعلیم اور قانون میں بہت سی اصلاحات ہوئی ہیں، لیکن خواتین کے خلاف تشدد، امتیازی رویے اور معاشرتی دباؤ اب بھی موجود ہیں۔ اس لیے پریم چند کی تحریریں آج بھی اصلاحِ معاشرہ کا مؤثر وسیلہ بن سکتی ہیں۔ پریم چند نے نسوانی کرداروں کے ذریعہ نہ صرف خواتین کے مسائل کو اجاگر کیا بلکہ اس کی احتجاجی آواز کو بھی نئی سمت دی اور بقول وقار عظیم:

"پریم چند کے اکثر افسانوں میں عورت کی فطرت میں قربانی کا جذبہ دکھایا گیا ہے۔ وہ اپنے شوہر، اپنے بھائی اور اپنے ملک کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کو اپنا اہم فرض جانتی ہے۔ اس میں حسن ہے، نظر کا جادو ہے، اداؤں کا فریب ہے، موسیقی کا ترنم ہے، لیکن ان سب سے زیادہ ایثار و قربانی ہے" (فنِ افسانہ نگاری۔ وقار عظیم، ص:329)

پریم چند کا ایک مشہور افسانہ "عیدگاہ" ہے جس میں حامد کا کردار صرف ایک بچے کی کہانی نہیں بلکہ ایثار، محبت اور خاندانی ذمہ داری کی لازوال علامت ہے۔ آج جب صارفیت اور مادّی خواہشات انسانی اقدار پر غالب آ رہی ہیں، حامد کا چمٹا ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ حقیقی خوشی دوسروں کی تکلیف کو کم کرنے میں ہے، نہ کہ صرف اپنی خواہشات پوری کرنے میں۔ ڈیجیٹل دور میں مصنوعی ذہانت نے لکھنے، پڑھنے، تحقیق اور تدریس کے انداز بدل دیے ہیں۔ معلومات تک رسائی پہلے سے کہیں زیادہ آسان ہو گئی ہے، مگر یہ سوال بھی پیدا ہوا ہے کہ کیا مشین انسانی احساسات، تخلیقی بصیرت اور اخلاقی شعور کی جگہ لے سکتی ہے؟ اس سوال کا جواب پریم چند کی تخلیقات خود دیتی ہیں۔ ان کے کردار صرف واقعات کا مجموعہ نہیں بلکہ جیتے جاگتے انسان ہیں، جن کے دکھ، امیدیں، خواب اور داخلی کشمکش قاری کے دل میں اتر جاتی ہے۔ یہی وہ عنصر ہے جو کسی بھی عظیم ادب کو محض معلومات سے ممتاز بناتا ہے۔ آج تعلیم کے میدان میں بھی پریم چند کی فکر کی معنویت نمایاں ہے۔ نئی تعلیمی پالیسیوں میں تنقیدی فکر، اخلاقی تعلیم، سماجی شعور اور ہمہ جہت شخصیت سازی پر زور دیا جا رہا ہے۔ پریم چند کی تحریریں ان تمام مقاصد کی تکمیل میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں، کیونکہ وہ طلبہ کو صرف زبان نہیں سکھاتیں بلکہ زندگی کو سمجھنے کا سلیقہ بھی عطا کرتی ہیں۔ صحافت کے میدان میں بھی پریم چند کا تصورِ ادب اور سماج بے حد اہم ہے۔ انہوں نے سچائی، دیانت داری اور عوامی مسائل کو ہمیشہ ترجیح دی۔ ان کے مختلف النوع موضوعات پر تحریر کردہ مضامین نے غور و فکر کی ایک نئی دنیا آباد کی۔ خصوصی طور پر قومی یکجہتی، لسانی تعصب اور سماجی استحصال کو انہوں نے اپنے غور و فکر کا موضوع بنایا۔ ہندوستانی تہذیب و تمدن کی ترجمانی کے ساتھ ساتھ ملک کے ادبا اور شعرا پر بھی اپنی تنقیدی و تحقیقی رائے پیش کی۔ مثلاً سور داس، بھوشن، کبیر، رحیم خان خاناں، غالب، میر کو بھی اپنا موضوع بنایا۔ آج جب اطلاعات کی فراوانی کے باوجود افواہوں، سنسنی خیزی اور تجارتی مفادات کا غلبہ بڑھتا جا رہا ہے، تو پریم چند کی فکر صحافیوں اور قلم کاروں کو یہ یاد دلاتی ہے کہ قلم کی اصل ذمہ داری عوام کے دکھ درد کی ترجمانی اور معاشرے میں انصاف کی آواز بلند کرنا ہے۔ پریم چند کا قوم پرستی کا تصور بھی قابلِ غور ہے۔ ان کے نزدیک وطن سے محبت صرف جذباتی نعروں کا نام نہیں بلکہ ایسا سماج تشکیل دینا ہے جہاں ہر انسان کو عزت، انصاف اور مساوی مواقع حاصل ہوں۔ آج جب دنیا شناختی سیاست، لسانی کشیدگی اور سماجی تقسیم کے مسائل سے نبرد آزما ہے، تو پریم چند کا انسان دوست پہلے سے کہیں زیادہ اہم محسوس ہوتا ہے۔ ان کا افسانہ "دنیا کا سب سے انمول رتن" آج بھی ایک شاہکار اور مثالی سمجھا جاتا ہے۔ ہاں یہ حقیقت ہے کہ نئی نسل کا ایک بڑا طبقہ کلاسیکی ادب سے دور ہوتا جا رہا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ادب کی تدریس کو دلچسپ اور عصری انداز میں پیش نہیں کیا گیا۔ اگر پریم چند کی کہانیوں کو ڈیجیٹل پلیٹ فارم، آڈیو بکس، اینی میشن، ویب سیریز اور جدید تدریسی وسائل کے ذریعے نوجوانوں تک پہنچایا جائے تو ان کی فکر نئی نسل کے لیے بھی اتنی ہی مؤثر ثابت ہو سکتی ہے جتنی ایک صدی پہلے تھی۔ ٹیکنالوجی ادب کی حریف نہیں بلکہ اس کی معاون بن سکتی ہے، بشرطیکہ اسے صحیح مقصد کے لیے استعمال کیا جائے۔ مختصراً، پریم چند کا ادب ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ زمانے بدلتے رہتے ہیں، وسائل تبدیل ہوتے رہتے ہیں، مگر انسان کی بنیادی قدریں، عدل، محبت، دیانت، ہمدردی اور سماجی ذمہ داری ہمیشہ زندہ رہتی ہیں۔ یہی وہ قدریں ہیں جن پر ایک مہذب اور پائیدار معاشرہ قائم ہوتا ہے، اور یہی پریم چند کی فکر کا سب سے بڑا پیغام ہے۔ پریم چند کی ادبی عظمت کا سب سے روشن پہلو یہ ہے کہ انہوں نے ادب کو انسان دوستی کا منشور بنایا۔ انہوں نے نہ کسی مخصوص طبقے کی نمائندگی کی، نہ کسی خاص نظریے کی تبلیغ کو اپنا مقصد بنایا، بلکہ ان کی پوری تخلیقی زندگی انسان کی عزت، سماجی انصاف، اخلاقی تطہیر اور قومی بیداری کے لیے وقف رہی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تخلیقات وقت کی گرد سے محفوظ ہیں اور ہر نئے عہد میں نئی معنویت کے ساتھ ہمارے سامنے آتی ہیں۔ آج جب مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل پلیٹ فارم اور عالمی مواصلاتی نظام نے انسانی زندگی کو غیر معمولی طور پر تبدیل کر دیا ہے، تو ایک خطرہ یہ بھی پیدا ہوا ہے کہ انسان کی توجہ فکر کی گہرائی سے ہٹ کر سطحیت کی طرف منتقل ہو رہی ہے۔ مطالعے کی جگہ مختصر ویڈیوز، سنجیدہ مکالمے کی جگہ فوری تبصرے اور کتابوں کی جگہ اسکرین نے لے لی ہے۔ اس صورتِ حال میں پریم چند کا ادب ہمیں توقف، تفکر اور خود احتسابی کی دعوت دیتا ہے۔ وہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ترقی صرف رفتار کا نام نہیں بلکہ شعور، اخلاق اور انسانیت کا سفر بھی ہے۔ پریم چند کی فکر کی ایک اہم خصوصیت ان کی حقیقت نگاری ہے۔ انہوں نے سماج کے تلخ حقائق سے نظریں نہیں چرائیں بلکہ انہیں پوری دیانت داری کے ساتھ پیش کیا۔ غربت، استحصال، طبقاتی تفاوت، مذہبی منافرت، جہالت، خواتین کے مسائل، کسانوں کی بدحالی اور سماجی ناانصافیاں ان کے ادب کے بنیادی موضوعات ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ایک صدی بعد بھی ان میں سے اکثر مسائل کسی نہ کسی صورت میں ہمارے معاشرے میں موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پریم چند کو پڑھتے ہوئے محسوس ہوتا ہے جیسے وہ ہمارے آج کی کہانی لکھ رہے ہوں۔ ہندوستان جیسے کثیر الثقافتی اور کثیر المذاہبی ملک میں پریم چند کی فکر قومی یکجہتی کا ایک مضبوط حوالہ ہے۔ ان کے کردار مذہب، زبان اور ذات سے پہلے انسان ہیں۔ وہ اختلاف کے باوجود باہمی احترام، رواداری اور سماجی ہم آہنگی پر یقین رکھتے ہیں۔ موجودہ دور میں جب معاشرتی تقسیم اور عدم برداشت کے رجحانات بڑھ رہے ہیں، پریم چند کا پیغام ہمیں مشترکہ تہذیب اور مشترکہ انسانیت کی طرف واپس بلاتا ہے۔ اردو اور ہندی ادب کے تعلق سے بھی پریم چند کی شخصیت منفرد ہے۔ وہ دونوں زبانوں کے مشترکہ ادبی ورثے کی علامت ہیں۔ ان کی تخلیقات اس حقیقت کا ثبوت ہیں کہ زبانیں دیواریں نہیں بلکہ دلوں کو جوڑنے والے پل ہوتے ہیں۔ ان کا ادب ہندوستان کی اس گنگا جمنی تہذیب کا آئینہ ہے جس میں مختلف ثقافتیں ایک دوسرے کو تقویت دیتی ہیں۔ اس لئے تعلیمی اداروں میں پریم چند کا مطالعہ صرف ادبی ذوق پیدا کرنے کے لیے نہیں بلکہ اخلاقی اور سماجی تربیت کے لیے بھی ضروری ہے۔ نئی نسل کو اگر صرف پیشہ ورانہ مہارتیں دی جائیں اور انسانی اقدار سے محروم رکھا جائے تو ترقی کا سفر ادھورا رہ جائے گا۔ پریم چند کی تحریریں طلبہ کو تنقیدی شعور، سماجی حساسیت، انصاف پسندی اور انسانی ہمدردی کی تعلیم دیتی ہیں، اور یہی کسی بھی مہذب معاشرے کی بنیاد ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ ہم پریم چند کو صرف نصابی مصنف کے طور پر نہ پڑھیں بلکہ ان کی فکر کو عصرِ حاضر کے تناظر میں سمجھیں۔ ان کے افسانوں پر مباحثے ہوں، ان کے ناولوں کی نئی تشریحات سامنے آئیں، ان کی تخلیقات پر فلمیں، آڈیو بکس، پوڈکاسٹس اور ڈیجیٹل کورسز تیار کیے جائیں تاکہ نئی نسل ان کے پیغام سے براہِ راست استفادہ کر سکے۔ ٹیکنالوجی اگر ادب کی ترویج کے لیے استعمال ہو تو وہ پریم چند جیسے ادیبوں کے افکار کو دنیا کے ہر گوشے تک پہنچا سکتی ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ ڈیجیٹل انقلاب نے انسان کو بے شمار سہولتیں عطا کی ہیں، لیکن یہ انقلاب اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک اس کے ساتھ اخلاقی شعور، انسانی ہمدردی اور سماجی ذمہ داری بھی شامل نہ ہو۔ یہی وہ اقدار ہیں جنہیں پریم چند نے اپنی پوری ادبی زندگی میں فروغ دیا۔ ان کا ادب ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ معاشرہ صرف مشینوں، عمارتوں اور معاشی ترقی سے عظیم نہیں بنتا بلکہ اس کی اصل عظمت انسان کے کردار، انصاف کے نظام اور باہمی محبت میں مضمر ہے۔ پریم چند کی فکر دراصل ایک چراغ ہے جو ہر عہد کے اندھیروں میں روشنی دیتا ہے۔ اگر بیسویں صدی میں انہوں نے استحصال زدہ انسان کی آواز بلند کی تھی تو اکیسویں صدی میں بھی ان کی آواز اتنی ہی توانا، اتنی ہی معتبر اور اتنی ہی ضروری ہے۔ اس لیے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ڈیجیٹل دور میں پریم چند کو پڑھنا ماضی کی طرف لوٹنا نہیں بلکہ مستقبل کو زیادہ انسانی، زیادہ عادلانہ اور زیادہ باوقار بنانے کی ایک سنجیدہ کوشش ہے۔ پریم چند کا ادب وقت کی قید سے آزاد ادب ہے۔ ان کی فکر انسان، سماج اور تہذیب کی تعمیر کا ایسا سرچشمہ ہے جو ہر دور میں نئی نسل کو روشنی فراہم کرتا رہے گا۔ آج جب دنیا تیزی سے ڈیجیٹل تبدیلیوں کے دور سے گزر رہی ہے، تو پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ٹیکنالوجی کے ساتھ انسانیت بھی زندہ رہے، ترقی کے ساتھ اخلاق بھی قائم رہے، اور معلومات کے ساتھ بصیرت بھی پروان چڑھے۔ یہی پریم چند کی فکر کا حقیقی پیغام اور ان کی ابدی معنویت ہے۔ راقم الحروف نے اپنی کتاب "احتسابِ فکر و نظر" مطبوعہ 2014ء میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا تھا کہ:

"ایک عظیم فنکار کی سب سے بڑی خوبی یہ ہوتی ہے کہ زمان و مکان کی قید سے آزاد ہوتا ہے اور گزرتے ہوئے وقت کے ساتھ ساتھ اس کی تخلیقی معنویت اور بڑھتی جاتی ہے۔ پریم چند اردو کے واحد فکشن نگار ہیں جن کی فکر کا سورج ہر زمانے میں عدمِ مساوات، ظلم و جبر، فرقہ پرستی، تعصب پرستی، تنگ ذہنی و تنگ نظری اور ہر طرح کی ناانصافیوں کی تاریکیوں کو مٹانے کی قوت رکھتا ہے" (ص:55)

غرض کہ عہدِ حاضر جسے ڈیجیٹل عہد کہا جاتا ہے اس میں بھی پریم چند کی تخلیقی شناخت اتنی ہی مستحکم ہے جتنی کہ بیسویں صدی میں تھی۔ کیوں کہ جس طرح "پوس کی رات" کا ہلکو شدت کے جاڑے کی رات میں زمینداروں کے قرض اور جبریہ مزدوری کے خوف سے بغیر گرم کپڑے کے اذیت ناک زندگی گزارنے پر مجبور تھا، آج بھی لاکھوں کسان قرض کے بوجھ سے دبے ہوئے ہیں اور ہر سال ہزاروں خودکشی کر رہے ہیں۔ اس لئے پریم چند کی عصری معنویت اور ان کے افکار و نظریات کی اہمیت و افادیت ابدی و ازلی ہے۔

رابطہ:9431414586

نہ جانے کیا کشش ہے ممبئی تیرے شبستاں میں!

26، جولائی 2005

جاوید جمال الدین

نہ جانے کیا کشش ہے ممبئی تیرے شبستاں میں!
کہ ہم شامِ اودھ، صبحِ بنارس چھوڑ آئے ہیں۔
علی سردار جعفری

ممبئی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ شہر بحرِ عرب کے سات جزیروں کو آپس میں ملا کر بسایا گیا ہے، لیکن منگل 26 جولائی 2005 کی شام قدرت نے جیسے اس کی پوری تاریخ کو پلٹ کر رکھ دیا۔ صرف چند گھنٹوں کی موسلا دھار بارش نے اس شہر کو دوبارہ بحرِ عرب کا حصہ بنا دیا۔ ممبئی کی سڑکیں، گلیاں، ریلوے لائنیں اور نشیبی علاقے سمندر کا منظر پیش کرنے لگے۔ اس دن ممبئی کے سانتا کروز موسمیاتی مرکز میں 944 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی، جو اس وقت ہندوستان میں چوبیس گھنٹوں کے دوران ہونے والی غیر معمولی بارشوں میں شمار کی گئی۔ چند گھنٹوں میں برسنے والا یہ پانی صرف بارش نہیں بلکہ ایک ایسا سیلاب تھا جس نے شہر کی رفتار، اس کی معیشت اور اس کے اعتماد کو یک لخت روک دیا۔ انتظامیہ کی آنکھ اس وقت کھلی جب پانی سر سے گزر چکا تھا، مگر تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ شام ہوتے ہوتے ممبئی کا بیشتر حصہ پانی میں ڈوب چکا تھا۔ اس آفت میں امیر و غریب، جھونپڑی میں رہنے والا مزدور ہو یا بلند و بالا عمارتوں میں بسنے والا خوش حال شہری، سب برابر کے متاثر ہوئے۔ سمندر میں مدّ و جزر کے بجائے بلند مد (ہائی ٹائیڈ) کی وجہ سے برساتی پانی پرانی نکاسیٔ آب کی لائنوں سے بحرِ عرب میں جانے کے بجائے واپس شہر میں بھرنے لگا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ سڑکیں دریا بن گئیں، لوکل ٹرینیں رک گئیں، بسیں، ٹیکسیاں اور نجی گاڑیاں پانی میں محصور ہو گئیں۔ لاکھوں افراد اپنے گھروں تک پہنچنے کے لیے کئی کئی کلومیٹر پیدل چلنے پر مجبور ہوئے۔ اس وقت نہ کوئی سرکاری امداد دکھائی دے رہی تھی اور نہ ہی شہری انتظامیہ کے پاس اس ہنگامی صورتِ حال سے نمٹنے کا کوئی مؤثر منصوبہ تھا۔ اس سے بھی زیادہ حیرت کی بات یہ تھی کہ نہ حکومت نے اور نہ ہی محکمۂ موسمیات نے ایسی غیر معمولی بارش کی پیشگی وارننگ دی تھی۔ چند ہی گھنٹوں میں ممبئی کا نقشہ بدل چکا تھا۔ یہاں مناسب ہوگا کہ ممبئی کے جغرافیے پر بھی ایک نظر ڈال لی جائے۔ یہ شہر جنوب سے شمال کی طرف ایک طویل پٹی کی صورت میں پھیلا ہوا ہے، جس کے مشرق اور مغرب دونوں جانب بحرِ عرب واقع ہے۔ کولابہ سے ماہم اور مشرق میں سیون تک کا علاقہ دراصل قدیم جزیرہ نما ممبئی ہے، جس کی لمبائی تقریباً پندرہ کلومیٹر ہے۔ اس کے بعد ماہم کی کھاڑی شہر کو مضافاتی ممبئی سے جدا کرتی ہے، جہاں گزشتہ چند دہائیوں میں آبادی کا بے پناہ دباؤ پیدا ہوا۔ جزیرہ نما ممبئی کو انگریزوں نے منصوبہ بندی کے ساتھ تعمیر کیا تھا۔ اس کی بندرگاہ، سڑکیں، نکاسیٔ آب، ریلوے اور شہری ڈھانچے کی تشکیل میں پارسی، گجراتی، مسلم میمن اور بوہرہ برادریوں نے بھی تاریخی کردار ادا کیا۔ امپیریل گزیٹیر آف انڈیا میں ممبئی کو "مشرق کا خوبصورت ترین تجارتی شہر" قرار دیتے ہوئے اسے "شہروں کی دلہن" کہا گیا ہے۔ سرسید احمد خان جب 1869ء میں انگلستان روانگی کے لیے ممبئی آئے تو اس شہر کی ترقی دیکھ کر حیران رہ گئے۔ انہوں نے لکھا: "بمبئی نہایت بڑی تجارت گاہ ہے۔ کوئی بات بھی اس شہر میں ہندوستانی شہر کی نہیں ہے، بلکہ بالکل ایک انگریزی شہر معلوم ہوتا ہے۔ تصویروں میں انگریزی شہروں اور بازاروں کے جو نقشے دیکھے ہیں، یہ شہر بالکل ویسا ہی ہے۔" لیکن آزادی کے بعد خصوصاً 1970ء کی دہائی سے ممبئی کی آبادی میں غیر معمولی اضافہ ہونے لگا۔ چونکہ جزیرہ نما شہر میں مزید گنجائش باقی نہیں تھی، اس لیے باندرہ، سیون، کرلا، اندھیری، بوریولی، تھانہ اور بعد میں نوی ممبئی کی طرف تیزی سے آبادیاں پھیلتی گئیں۔ روزگار کی تلاش میں اتر پردیش، بہار، آندھرا پردیش، تمل ناڈو اور ملک کے دوسرے حصوں سے آنے والے لاکھوں افراد نے ان مضافاتی علاقوں کو اپنا مسکن بنایا۔ اسی لیے 26 جولائی کے سیلاب کا سب سے زیادہ اثر بھی انہی علاقوں پر پڑا۔ اس سانحے نے یہ حقیقت بھی آشکار کر دی کہ ممبئی کا بنیادی شہری ڈھانچہ آج بھی بڑی حد تک انگریزوں کے دور کی میراث پر قائم ہے۔ نکاسیٔ آب کا سو برس سے زیادہ پرانا نظام، پینے کے پانی کی پائپ لائنیں، ریلوے اور سڑکوں کا بنیادی ڈھانچہ وقت کے ساتھ آبادی کے بڑھتے ہوئے دباؤ کا ساتھ نہ دے سکا۔ عمارتوں کی تعداد تو بڑھتی گئی، مگر بنیادی شہری سہولتوں میں اسی تناسب سے بہتری نہیں آئی۔ مینگروز کی کٹائی، ندی نالوں پر تجاوزات، غیر منصوبہ بند تعمیرات اور قدرتی آبی گزرگاہوں کی بندش نے اس بحران کو مزید سنگین بنا دیا۔ بارش ایک قدرتی آفت تھی، لیکن اسے قومی سانحہ بنانے میں انسانی غفلت بھی کم ذمہ دار نہیں تھی۔ یہ کہنا بھی غلط نہ ہوگا کہ دہلی میں بیٹھی مرکزی حکومتوں نے ہمیشہ ملک کے سب سے زیادہ ٹیکس ادا کرنے والے اس شہر کی بنیادی ضروریات پر وہ توجہ نہیں دی جس کا وہ مستحق تھا۔ ممبئی نے ہمیشہ ملک کی معیشت کو سہارا دیا، مگر اس کے شہری بنیادی ڈھانچے کو اسی رفتار سے مضبوط نہیں کیا گیا۔ لیکن ممبئی کی ایک ایسی خصوصیت ہے جو اسے دنیا کے دوسرے شہروں سے ممتاز کرتی ہے۔ یہ شہر ہر بڑے سانحے کے بعد خود کو سنبھال لیتا ہے۔ دہشت گرد حملے ہوں، بم دھماکے، سیلاب یا وبائیں، ممبئی کچھ دیر کے لیے ضرور رکتا ہے، مگر شکست قبول نہیں کرتا۔ اگلی صبح لاکھوں لوگ پھر اپنے کام پر نکل پڑتے ہیں، جیسے زندگی نے انہیں ہار ماننا سکھایا ہی نہ ہو۔ شاید یہی وہ جذبہ ہے جسے علی سردار جعفری نے ان دو مصرعوں میں ہمیشہ کے لیے امر کر دیا:

نہ جانے کیا کشش ہے ممبئی تیرے شبستاں میں!
کہ ہم شامِ اودھ، صبحِ بنارس چھوڑ آئے ہیں۔

واقعی، ممبئی صرف ایک شہر نہیں، ایک کیفیت ہے؛ ایک ایسی کیفیت جو آزمائشوں میں ڈوبتی ضرور ہے، مگر ہر بار پہلے سے زیادہ حوصلے کے ساتھ ابھر آتی ہے۔

Aawami news Kolkata
Also published from Ranchi & Patna
Thursday, 30th July 2026
روزنامہ عوامی نیوز کولکاتا
جمعرات، ۳۰/جولائی ۲۰۲۶ء

آج پریمیئر ڈویژن میں محمڈن کا میچ سروچی سنگھ کے ساتھ، کھلاڑیوں کی سخت پریکٹس

کولکاتا، 29/جولائی: محمڈن اسپورٹنگ نے پریمیئر ڈویژن لیگ میں 3 میچوں میں دو جیت اور ایک ڈرا کے ساتھ 7 پوائنٹ بنا لئے ہیں اور اس درمیان ڈورنڈ کپ کے میچ میں اس نے گروپ بی میں اپنے پہلے میچ میں باغیت ایف سی کے خلاف پہلا میچ کھیلا اور اسے چار گول نل سے شکست فاش دے کر پورے تین پوائنٹ حاصل کر لئے۔ اب کل 30 جولائی کو اس کا میچ پریمیئر ڈویژن لیگ میں سروچی سنگھ کے ساتھ ہوگا۔ سروچی سنگھ ایک مضبوط ٹیم ہے اور اس میچ میں محمڈن کے شیدائیوں کی زبردست بھیڑ متوقع ہے۔ محمڈن اور سروچی سنگھ کے درمیان میچ محمڈن گراؤنڈ میں سہ پہر 3 بجے سے ہوگا۔

محمڈن نے پریمیئر ڈویژن لگ میں رینبو ایف سی 3-1 اور ایریم کلب 1-3 گول سے شکست دی پھر واری کے خلاف میچ 1-1 گول کی برابری پر ختم ہوا۔ محمڈن کے کھلاڑیوں سے واری کے میچ میں چند غلطیاں ہوئی تھیں اور اس کا ازالہ اس نے ڈورنڈ کے میچ میں کر لیا تھا لیکن سالٹ لیک اسٹیڈیم اور محمڈن گراؤنڈ میں بڑا فرق ہے اور محمڈن گراؤنڈ میں بارش ہونے کی صورت میں آؤٹ فیلڈ میں کافی پھسلن ہوجاتی ہے اور ونگروں کے لئے گیند لے کر نکلنا کافی مشکل ہوجاتا ہے۔ بہرکیف اس مرتبہ محمڈن کی ٹیم پورے طور پر سنبھل کر کھیلے گی اگرچہ سروچی سنگھ کافی مضبوط ٹیم ہے لیکن محمڈن اسے دبوچنے کے لئے تیار ہے۔ محمڈن کے کھلاڑیوں نے گزشتہ تین دنوں سے سخت ترین پریکٹس میں حصہ لیا ہے۔

ویسٹ انڈیز نے پہلے ٹسٹ میں پاکستان کو 90 رنوں سے ذلیل شکست دے دی

دوسری اننگ میں پاکستانی ٹیم صرف 120/رن بنا کر آل آؤٹ

پورٹ آف اسپین، 29/جولائی: ویسٹ انڈیز نے پہلے کرکٹ ٹسٹ میں پاکستان کو 90/رنوں سے ذلیل شکست دے کر دو ٹسٹ سیریز میں 1-صفر کی برتری حاصل کرلی ہے۔ ویسٹ انڈیز نے پہلی اننگ میں 311/اور دوسری اننگ میں 181/رن بنائے۔ جب کہ پاکستان نے پہلی اننگ میں 282/اور دوسری اننگ میں 120 رن بنا کر آؤٹ ہوگئی۔ دوسری اننگ میں صرف کپتان بابر اعظم نے غیر مفتوح 58/رن بنائے جب کہ اولیس نے 3، امام الحق 3، سلمان آغا صفر، محمد رضوان 11، جمال صفر، عثمان 2 مسعود 3، شہزاد 4، ایم علی صفر، محمد عباس 23 جب کہ پاکستان کا تیسرا بڑا اسکور ایکسٹرا میں 13/رن رہا جس میں 4 نوبال اور 9 لیگ بائی شامل ہیں۔ ویسٹ انڈیز کی جانب سے کیمر روچ نے 2/27، سیلس 5/20، جوزف 1/44، گریوز 2/12، پاکستان کی پہلی اننگ میں ایک وقت میں پاکستان نے 3 وکٹوں پر 244 رن بنائے تھے پھر 38 رن پر بقیہ 7 وکٹیں گنوادیں اس سے صاف اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستانی سلیکٹروں نے گلی ڈنڈا کھیلنے والوں کو پکڑ کر ٹسٹ ٹیم میں شامل کر دیا تھا۔ پاکستان نے جس طرح سے دوسری اننگ میں 120 رن پر خود کو آؤٹ کرلیا، اسے دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ کھلاڑی ٹی-20 کھیلنے آئے تھے اور ٹسٹ میچ کی باریکیوں سے انہیں کوئی دلچسپی نہیں۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ اس ٹسٹ میں پاکستان کو ڈیڑھ دنوں میں صرف 200 رنوں کی ضرورت تھی اور ٹسٹ میں 200 رن بنانا کوئی مشکل نہیں ہے جب ہاتھ میں ڈیڑھ دنوں سے زائد کا وقفہ رہے۔ ویسٹ انڈیز کی اننگ کھیل کے تیسرے دن لنچ تک ختم ہوگئی تھی اور پاکستان کی پوری ٹیم چائے کے وقفے تک الٹ گئی اور اس سے صاف اندازہ ہوتا ہے کہ سلیکٹروں نے کیسے کیسے کھلاڑیوں کو موقع دیا تھا۔ پاکستان کے سلیکٹروں نے دوسری مرتبہ بابر اعظم کو کپتانی سونپی تھی اور سابق کپتان سلمان علی آغا جس طرح سے دونوں اننگوں میں آؤٹ ہوئے اسے دیکھ کر اندازہ ہوگیا کہ وہ بابر اعظم سے بدلہ لینے کی خاطر کھیل رہے ہیں پاکستانی ٹیم ہمیشہ سے اسی انداز میں آپسی انا کی لڑائی میں الجھی رہی ہے اور کھلاڑیوں کو شرم نہیں آتی کہ پاکستانی شیدائی انہیں کس طرح کے گندے القابات سے نوازتے ہیں اور پھر بابر کا پرانا دشمن وکٹ کیپر محمد رضوان بھی ٹیم میں ہے اور دونوں اننگوں میں اس کا 12 رن اور 14 رن میں آؤٹ ہونا ثابت کرتا ہے کہ یہ کھلاڑی کس نیت سے کھیلتے آئے ہیں۔

سرفراز احمد کا ٹیم کی کارکردگی پر مایوسی کا اظہار، تبدیلیوں کا اشارہ

کراچی، 29/جولائی: پاکستان ریڈ بال ٹیم کے ہیڈ کوچ سرفراز احمد نے ویسٹ انڈیز کے خلاف پہلے ٹیسٹ میں 90 رنز کی شکست کے بعد دوسرے میچ کے لیے پلیئنگ الیون میں تبدیلیوں کا عندیہ دیا ہے۔ میچ کے بعد پریس کانفرنس میں انہوں نے کہا کہ ٹیم کی بیٹنگ کارکردگی مایوس کن رہی، خاص طور پر دوسری اننگز میں ٹیم ایک بار پھر توقعات پر پورا نہیں اتری اور یہی شکست کی بڑی وجہ بنی۔ سرفراز کا کہنا تھا کہ ٹیم کو پہلی اننگز میں برتری حاصل کرنی چاہیے تھی لیکن موقع ضائع کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ امام الحق اچھی بیٹنگ کر رہے تھے اگر وہ کچھ مزید صبر سے کھیلتے تو ٹیم بہتر پوزیشن میں آسکتی تھی۔ ہیڈ کوچ نے تیسرے روز بولرز کی کارکردگی پر بھی مایوسی کا اظہار کیا اور کہا کہ ویسٹ انڈیز کو آٹھویں وکٹ کے لیے 61 رنز کی شراکت بنانے کا موقع نہیں دینا چاہیے تھا۔ انہوں نے پانچ بولرز کے ساتھ میدان میں اترنے کے فیصلے کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ ٹیم نے کنڈیشنز کو درست انداز میں دیکھا تھا۔ سرفراز نے مزید بتایا کہ سعود شکیل اور عبداللہ شفیق بدستور انتخاب کے لیے زیرِ غور ہیں تاہم حتمی فیصلہ میچ کی صورتحال اور وکٹ کو دیکھ کر کیا جائے گا۔

فیفا کا ورلڈکپ کیلیے 20 ارب ڈالر کی ذیلی کمپنی بنانے کا منصوبہ، یوئیفا کی شدید مخالفت

29/جولائی: عالمی فٹبال تنظیم فیفا کو ورلڈکپ اور دیگر بڑے ایونٹس کے تجارتی و انتظامی امور کے لیے 20 ارب ڈالر مالیت کی ایک ذیلی کمپنی قائم کرنے کے منصوبے پر مخالفت کا سامنا ہے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کے مطابق فیفا کے منصوبے پر یورپی فٹبال تنظیم یوئیفا نے سخت ردعمل دیتے ہوئے اسے کھیل کی روح فروخت کرنے کے مترادف قرار دیا ہے۔ فیفا کے مطابق نئی کمپنی 'فیفا فارورڈ انٹرپرائز (ایف ایف ای)' کے نام سے قائم کی جائے گی جو ورلڈکپ سمیت بڑے ٹورنامنٹس کے کمرشل اور ایونٹ آپریشنز سنبھالے گی۔ فیفا اس کمپنی کا مکمل کنٹرول اپنے پاس رکھے گا تاہم 20 فیصد تک حصص بیرونی سرمایہ کاروں کو فروخت کیے جائیں گے جس کے ذریعے تقریباً 4.2 ارب ڈالر جمع کرنے کا ہدف رکھا گیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق سرمایہ کاروں کے مجوزہ گروپ کی قیادت جوشوا کشنر کے سرمایہ کاری پلیٹ فارم کی جانب سے کیے جانے کا امکان ہے۔ فیفا کا کہنا ہے کہ حاصل ہونے والی رقم عالمی سطح پر فٹبال کی ترقی، انفراسٹرکچر، کوچنگ، قومی ٹیموں، خواتین کے فٹبال اور گراس روٹ پروگرامز پر خرچ کی جائے گی تاکہ رکن ممالک کو زیادہ مالی معاونت فراہم کی جاسکے۔

فیفا کے صدر جیانی انفانٹینو نے کہا کہ تنظیم کا مقصد دنیا بھر میں فٹبال کی مساوی ترقی کو یقینی بنانا ہے اور اس منصوبے سے حاصل ہونے والا تمام خالص منافع دوبارہ کھیل کی بہتری پر خرچ کیا جائے گا۔ ان کے مطابق فیفا فٹبال کی گورننس، قوانین، مقابلوں اور میچ کیلنڈر پر مکمل اختیار برقرار رکھے گی۔

دوسری جانب یوئیفا نے اس تجویز کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ فٹبال کی حکمرانی اور اس کی روح کوئی تجارتی اثاثہ نہیں جسے سرمایہ کاروں کے حوالے کیا جائے۔ برطانیہ کے وزیراعظم اینڈی برنہم سمیت کئی شخصیات نے بھی منصوبے پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ ورلڈکپ کسی کی فروخت کی چیز نہیں بلکہ دنیا کا سب سے بڑا کھیلوں کا مقابلہ ہے۔ فیفا نے واضح کیا ہے کہ اس منصوبے کو حتمی منظوری سے قبل 211 رکن ممالک اور فیفا کونسل کے سامنے پیش کیا جائے گا جہاں اس پر آخری فیصلہ کیا جائے گا۔

15 سالہ ویبھو کی آئی سی سی ٹی-20 رینکنگ میں دھماکہ خیز انٹری، ونڈے میں شبھمن گل کا پہلے مقام پر قبضہ

29/جولائی: ہندوستانی کرکٹ کے نئے ستارہ ویبھو سوریہ ونشی محض 15 برس کی عمر میں مسلسل بڑے اسٹیج پر اپنی چھاپ چھوڑتے دکھائی دے رہے ہیں۔ زمبابوے کے دورے پر بلے سے شاندار کارکردگی کا صلہ اب انھیں آئی سی سی رینکنگ میں بھی ملا ہے۔ ٹی-20 انٹرنیشنل بلے بازوں کی تازہ رینکنگ میں ویبھو نے 230 درجات کی زبردست چھلانگ لگاتے ہوئے براہ راست 48 ویں مقام پر دھماکہ خیز انٹری کی ہے۔ اتنی بڑی چھلانگ اس بات کا اشارہ ہے کہ اب دنیا اس نوجوان بلے باز کو سنجیدگی سے لینے کو مجبور ہوگی۔

زمبابوے کے خلاف 3 میچوں کی ٹی-20 سیریز میں ویبھو نے 2 نصف سنچریاں اسکور کیں اور مجموعی طور پر 151 رنز بنائے۔ ان کی اوسط 50.33 رہی اور ہندوستان نے سیریز 0-3 سے اپنے نام کی۔ اس شاندار کارکردگی کا اثر آئی سی سی رینکنگ میں بھی نظر آیا، جہاں ان کے ریٹنگ پوائنٹس بڑھ کر 536 ہو گئے۔

ویبھو ابھی ہندوستانی بلے بازوں میں سرفہرست نہیں ہیں، لیکن ان کا سفر انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھ رہا ہے۔ ٹی-20 انٹرنیشنل بلے بازوں کی رینکنگ میں ہندوستان کے ایشان کشن اب بھی 910 ریٹنگ پوائنٹس کے ساتھ پہلے نمبر پر برقرار ہیں۔ تلک ورما 2 درجات کی ترقی کے ساتھ چھٹے نمبر پر پہنچ گئے ہیں، جبکہ کپتان شریئس ایئر 7 درجات کی چھلانگ لگا کر 24 ویں مقام پر آ گئے ہیں۔ اگر گیند بازوں کی بات کریں تو لیگ اسپنر روی بشنوئی نے 31 درجات کی چھلانگ لگا کر 41 واں مقام حاصل کیا ہے۔ دوسری جانب انجری کے باعث زمبابوے کے دورے سے باہر رہنے والے ورون چکرورتی 3 درجات نیچے کھسک گئے، تاہم وہ اب بھی ٹاپ 10 میں برقرار ہیں۔ وَنڈے کرکٹ میں بھی ہندوستان کے لیے بڑی خوشخبری آئی ہے۔ کپتان شبھمن گل نے 801 ریٹنگ پوائنٹس حاصل کر نیوزی لینڈ کے ڈیرل مچل کو پیچھے چھوڑتے ہوئے آئی سی سی ونڈے بلے بازوں کی رینکنگ میں دوبارہ پہلا مقام حاصل کر لیا ہے۔ مچل اس سال جنوری سے سرفہرست تھے۔ اس رینکنگ میں وراٹ کوہلی 767 ریٹنگ پوائنٹس کے ساتھ تیسرے مقام پر اور روہت شرما 758 ریٹنگ پوائنٹس کے ساتھ چوتھے مقام پر قابض ہیں۔

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor-Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804
پرنٹر و پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30/چترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا۔ 12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیوٹ لمیٹڈ۔ 789، چوبھاگا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتہ۔ 105 سے شائع۔ ایڈیٹر: پریم شنکر، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی۔ (پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804